SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 28, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس ولکن اکثرالناس لا یعلمونO وما یستوی الاعمی والبصیرO والذین امنو وعملو الصلحت ولا المسئی قلیلاً ما تتذکرونO ان الساعة لاتیة لاریب فیھا ولکن اکثر الناس لا یومنونO

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنیکی نسبت بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔ اور نہ ایمان لانے والے نیکو کار اور نہ بدکار برابر ہیں(حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت تو آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب' راجہ صاحب' پوائنٹ آف آرڈر۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 28, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمٰن الرحيم

لخلق السموات والارض اكبر من خلق الناس ولكن اكثرالناس لا يعلمونO وما يستوى الاعمى والبصيرO والذين امنو وعملو الصلحت ولا المسنى قليلاً ما تتذكرونO ان الساعة لاتية لاريب فيها ولكن اكثر الناس لا يومنونO

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنیکی نسبت بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں۔ اور نہ ایمان لانے والے نیکو کار اور نہ بدکار برابر ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) تم بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت تو آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب، راجہ صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! آج آپ نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ حکومت سندھ نے اپوزیشن کے راہنماؤں کا ، اکتوبر تک سندھ میں داخلہ بند کر دیا ہے۔ کوئی دن نہیں گزرتا کہ حکومت انتہائی غیر جمہوری اور غیر آئینی اقدامات نہ کرتی ہو جس سے ملک میں جمہوری فضا دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ پچھلے دنوں جو احتجاج ہوا اس میں مختلف شہروں میں پولیس نے حکومت کی ایماء پر وہ زیادتیاں کی ہیں کہ جاوید ہاشمی' ایم این اے، کو جو کہ پارلیمنٹ کے رکن ہیں' لاہور میں سڑک پر انہیں لٹا کر مارا گیا۔

جناب چیئرمین۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔ راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں آپ کے نوٹس میں لایا ہوں اگر ہمیں ہاؤس کے اندر بھی آواز اٹھانے کی اجازت نہ دی گئی تو اس کے بعد اپوزیشن فیصلہ کرے گی کہ کیا کرنا ہے۔

جناب شفقت محمود۔ راجہ صاحب کی تقریر irrelevant ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس حد تک تو صحیح کہہ رہے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ اگر ہاؤس کے اندر بھی یہ بات کرنے کی اجازت نہ دی گئی تو پھر اپوزیشن کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ ہاؤس کے اندر بیٹھے یا نہ بیٹھے۔ اگر اتنا بھی گوارا نہیں ہے کہ ہم اپنی بات کرسکیں تو پھر گورنمنٹ کو حق نہیں ہوگا کہ وہ ہمیں یہ کہے کہ ہاؤس میں واپس آجاؤ۔ ------

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ کل ایوان ختم ہو رہا ہے کل آخری دن ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اگر اس پر by consent کوئی چیز آجائے پھر تو اور بات ہے لیکن اس حد تک وہ صحیح کہتے ہیں کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی - I want to make statement as Leader of the Opposition میں نے پوائنٹ آف آرڈر کے لئے نہیں کہا۔ ہاؤس کی یہ traditions ہیں کہ اگر لیڈر آف دی ہاؤس یا لیڈر آف دی اپوزیشن کھڑے ہوتے ہیں تو ان کو سنا جاتا ہے۔ ان کی بات کو دھیان سے سنا جاتا ہے۔

جناب شفقت محمود۔ یہ صوبائی معاملہ ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ صوبائی معاملہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ وہ تو بعد کی بات ہے basically یہ بات ہے کہ if you raise an objection and that is not a point of order تو that is correct ۔ یہ تو بعد کی باتیں ہیں کہ whether it can come from the other side or not but it should be a point of order under the rules. .

راجہ محمد ظفر الحق ۔ میں صرف یہی کہتا ہوں کہ میں یہ سٹیٹمنٹ دینا چاہتا ہوں اور اگر یہ سٹیٹمنٹ دینے کا بھی یہاں ایوان میں موقع نہیں ملتا تو پھر ہمارا یہاں ایوان میں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔actually میرے لئے راجہ صاحب یہ مجبوری ہوتی ہے کہ اگر واقعی---

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! سیالکوٹ میں ایم پی اے کا بیٹا پولیس کی گولی سے شہید ہو گیا ہے۔ آج اخبار میں ہے۔ پشاور میں خواتین کے جلوس کے اوپر وہ ظلم کیاگیا ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملتی ------

جناب چیئرمین۔راجہ صاحب میرے لئے دقت یہ آجاتی ہے کہ اگر واقعی رول کو دیکھا جائے تو ایک مجبوری ہوتی ہے یا تو یہ ہے کہ آپ بیٹھ کر اس کا کوئی طریقہ وضع کریں important issue جو آپ لانا چاہتے ہیں وہ کس طریقے سے لایا جا سکے ۔اگر مجھے کوئی کہے کہ رول کے مطابق یہ نہیں ہو سکتا تو میں مجبور ہوں ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔جب کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو کوئی منسٹر صاحب کھڑے ہوکر ایک statement دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔نہیں وہ provision تو رولز میں موجود ہے۔

راجہ محمدظفر الحق ۔ یہ بھی tradition ہاؤس میں موجود ہے کہ Leader of the House or Leader of the Opposition اگر کوئی بیان دینا چاہے Statement دینا چاہے تو ان کو سنا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیونکہ منسٹر تو statement رولز کے مطابق دے سکتا ہے۔

As I said that in the light of our experience we should sit down and work out some procedure.

راجہ محمد ظفر الحق ۔ کیا Leader of the House and Leader of the Opposition نہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین۔رول بتائیں۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔رول میں نہیں ہے کیا ویسے statementنہیں دے سکتے۔

جناب چیئرمین۔نہیں ویسے تو دے سکتے ہیں لیکن if somebody points out کہ کس رول کے تحت۔

راجہ محمدظفر الحق ۔اگر ان میں اتنا بھی حوصلہ نہیں ہے اور اتنی بھی cooperation نہیں ہے کہ دوسرے کی بات سن لیں تو پھر یہ ہاؤس کیسے چلے گا آخر tradition بھی کوئی چیز ہے ۔ کیا آج تک ایسا نہیں ہوتا رہا یعنی ایک تجویز یہاں سے آتی ہے 'لیڈر آف دی ہاؤس کہتے ہیں کہ جی سیشن شام کو ہونا چاہیئے یا کوئی ایسی کارروائی ہونی چاہیئے اور ادھر سے تجویز آئے تو الگ بات ہو جاتی ہے۔

جناب چیئرمین۔بہرحال آپ نے پوائنٹ توraise کر لیا ہے۔

راجہ محمدظفر الحق ۔میں نے ابھی پوائنٹ raise نہیں کیا ۔میں یہ کہتا ہو ں کہ موجودہ حکومت اپنے غیر جمہوری ہتھکنڈوں کی وجہ سے اپنے غیر آئینی اقدامات کی وجہ سے ملک کے اندر جمہوری اداروں کوکمزور کر رہی ہے ۔ملک کو تقسیم کر رہی ہے ۔ملک کے اندرجمہوری عمل کو چلنے نہیں دے رہی اور ایسی uncivilized کارروائی کر رہی ہے ۔جس کا کوئی جواز نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی Anybody want to respond to this from this side? نہیں۔ جی محترمہ نسرین جلیل صاحبہ آپ کا کیا point ہے۔

بیگم نسرین جلیل۔میرا بھی یہی پوائنٹ ہے کہ اس ایوان نے طے کیا تھا کہ سندھ میں امن و امان کی صورتحال دن بدن خراب ہو رہی ہے اس پر بحث ہو گی اور اس کا جواب دیا

جانے گا ۔ جناب اس کو take up نہیں کیا گیا ۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ حالات بجائے بہتر ہونے کے اور خراب ہو گئے ہیں اور جو بھی recommendations یا suggestions اس سلسلے میں رہی ہیں ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ جناب میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ حکومت جمہوریت کی بات کرتی ہے لیکن وہاں public representatives (سندھ اربن ایریا کے)' کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جا رہا ہے اس کو بھی لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ بس جی کافی ہو گئی ہے میرا خیال ہے کہ let us proceed with the Question Hour. دیکھیں اس میں یا تو اس طرح کریں کہ Leader of the House and Leader of the Opposition دونوں بیٹھ کر کوئی طریقہ وضع کریں کہ there are sometimes issues which both sides want to raise. تو پھر کوئی طریقہ ہونا چاہیئے کیونکہ اگر آپ رولز کے مطابق جاتے ہیں تو This is Question Hour and I do not think we should take away any time from the Question Hour.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب محمد اجمل صاحب ہمارے اپوزیشن کے ممبر ہیں ۔ ان کا داخلہ بھی جناب والا! بند کر دیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر motion move کر دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں تو موشن نہیں لاؤں گا میں تو privilege motion کے لئے عرض کر رہا ہوں اسی وقت یہ صورتحال پیدا ہوئی ہے اور اسی وقت جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین - privilege motion تو ابھی move ہی نہیں ہوا ۔ Why are you going to the next stage that who can move it? دیکھیں اس کا تو ایک طریقہ ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کئی ایسے معاملات ہوتے ہیں جو فوری طور پر پیدا ہوتے ہیں ۔ یہ معاملہ فوری طور پر پیدا ہوا ہے۔

Mian Raza Rabbani: It cannot be raised by a point of order. This is not correct.

جناب چیئرمین۔جہاں تک اجمل خٹک صاحب کا تعلق ہے ان کا تو موشن move ہو سکتا ہے ۔ Can you bring it? ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں immediate intervention کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت پیدا ہوا ہے۔ کل اس کا معلوم نہیں تھا ورنہ میں اس کا نوٹس دیتا جناب۔

جناب چیئرمین۔ آپ کوئی چیز رول کے مطابق لائیں گے تو اس پر غور ہو گا۔ دیکھیں کل سیشن ختم ہو رہا ہے۔

It is important and I think we should get together and see how can we improve our functioning in the light of our experience.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ وہ تو جناب بات کرنا ہی نہیں چاہتے ۔وہ تو کہتے ہیں کہ بات ہی نہ کرو۔

جناب چیئرمین۔ وہ اس لئے کہ رول کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ جی اس پر بات نہیں ہو سکتی ۔ اسی طرح جب ان کی طرف سے کوئی issue آتا ہے تو کئی دفعہ رولز رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ Let us work on something more important. ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔میں تو رولز کے مطابق عرض کر رہا ہوں ۔جناب کے نوٹس میں لا رہا ہوں۔

میاں رضا ربانی ۔مگر وہ privilege motion کی بھی بات کر رہے ہیں تو he cannot move on behalf of him.

Mr.Chairman: I am not even going into that ,

جب آئے گا تو دیکھیں گے ۔جی آفتاب شیخ صاحب' پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ابھی تک آپ نے Zero Hour کی پوزیشن کو follow کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ نے اب تک یہ جو tradition رکھی ہے جب آپ تشریف لاتے ہیں تو جن کو بھی جو بات point of order پر کہنی ہوتی ہے وہ کہتے ہیں ۔

Mr. Chairman: Normally I allow a few minutes after the question hour.

جناب آفتاب احمد شیخ۔اب میری عرض یہ ہے کہ کیونکہ آپ نے zero hour کی پوزیشن کو قائم رکھا ہے------

جناب چیئرمین۔نہیں zero hour ہر وقت تو نہیں ہوتا ہے ' normally میں کوشش کرتا ہوں کہ جبھی question hour ختم ہو گیا ' چلیں ایک دو کو point of order پر سن لیا جائے ۔پھر آپ کی تقریر ختم ہو گئی ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔آپ جیسے ہی تشریف لاتے ہیں ' تلاوت کے بعد آپ سب کو allow کرتے ہیں کہ آپ پوائنٹ raise کریں ۔ اب میرا کہنا جناب والا! یہ ہے کہ سندھ میں ۱۷ ستمبر کی تقریب ' جس میں ہم نے جلسے کی اجازت مانگی اور جلسے کی اجازت نہیں دی گئی یہ کس قسم کی جمہوریت ہے۔

جناب چیئرمین۔یہ point of order کیسے بنتا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔یہ point of order کی بات نہیں جناب ' میں zero hour کی بات کر رہا ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے ۔ بہرحال I would agree with the honourable member that we should have some procedure according to which issues can be raised لیکن بنائیں ناں ' میری تو مجبوری ہے ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Leader of the Opposition has not been permitted to enter a Province.

جناب چیئرمین۔نہیں ' ٹھیک ہے ' وہ مسئلہ اپنی جگہ ہے ۔ جی بھنڈر صاحب رول 61 کیا ہے۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: A member wishing to raise a question of privilege shall give notice in writing to the Secretary before the

commencement of the sitting on the day the question is proposed to be raised. If the question raised is based on a document, the notice shall be accompanied by the document or its copy indicating the specific breach of privilege of the member or the House or its Committee. Provided that the Chairman may, if he is satisfied about the urgency of the matter, allow a question of privilege to be raised at any time during the course of the sitting after the disposal of questions.

Sir my humble submission is that this question has arisen....

جناب چیئرمین۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ Question Hour ابھی dispose of نہیں ہوا جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: How is he invoking Rule 61? Rule 61 cannot be invoked just like this. Where has he moved the privilege motion that he is asking for leave to move it? The Secretariat has not received the privilege motion. Where is the privilege motion that had been moved?

Mr. Chairman: Let us proceed with the Question Hour and then we will see.

لیکن I honestly feel کہ واقعی ایسے issues ہوتے ہیں ، مثلاً ہم بہت سارے adjournment motions لے آتے ہیں یعنی بیشمار پڑے ہوئے ہیں ۔ issues کئی دفعہ ایک دم آتے ہیں اور ہاؤس کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ urgent issues کو لایا جائے ، لیکن کیسے لایا جائے ۔ یا تو پھر وہ zero hour بنائیں۔ zero hour کا بھی ایک ٹائم ہوتا ہے we will take up these issues at such and such time۔ وہ ٹھیک ہے لیکن let us see کہ کیسے ہوتا ہے ، کیوں ہوتا ہے ، کس وقت ہونا چاہئیے ، ہر ایک کو پتا ہونا چاہئیے کہ جی یہ zero hour ہے۔

سید مسعود کوثر۔ میں اپنے تجربے سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی میں جب بھی کوئی اس قسم کے معاملات ہوتے تھے ، ایک تو وہ چیز ہوتی ہے جو کہ non-controversial ہوتی ہے کہ اگر کوئی حادثہ ہوگیا اور کوئی کھڑا ہوگیا کہ جی حادثہ ہوگیا ہے

سیلاب آ گیا ہے ۔ بعض ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن پر issue کھڑا ہو سکتا ہے ' اس کا بہتر طریقہ یہ ہے آپ سے چیمبر میں ملاقات کی جائے ' آپ اپوزیشن کے اور حکومت کے دونوں لیڈرز کو بلا لیں ' اور وہ اپنے لئے ایک procedure طے کر لیں کہ آج ہم نے یہ بات کرنی ہے ۔ اگر یہ اتنی ہی ضروری بات تھی تو کم از کم دو گھنٹے پہلے دفتر میں ایک adjournment motion تو دیا جاتا ' لیکن جناب والا! اس ہاؤس میں جو کارروائی بھی ہو گی وہ رولز کے مطابق ہو گی ' مجھے بڑا افسوس ہے کہ اتنے senior Parliamentarian کہتے ہیں جی رولز کی کیا بات ہے ہم تو بات کریں گے ' یہاں تو آپ ہر لفظ رولز کے مطابق کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ ویسے یہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ میری یہ practice رہی ہے کہ not during Question Hour لیکن in between جو gaps آتے ہیں' تھوڑا بہت allow کر دیا کہ issues آئیں۔ because I feel that is the problem of the House and although strictly کئی point of order نہیں بنتے لیکن کسی نے منسٹر کو respond کرا کے issue raise کیا تو کچھ نہ کچھ تھوڑا بہت ' لیکن to institutionalize it , I think, we should look into it , how we can do. یعنی باہر کی Parliaments میں zero hour تو باقاعدہ ایک institution بن گیا ہے ' انڈیا میں وہ کرتے ہیں I have not studied it کہ وہ کس سٹیج پر آتا ہے یعنی Question Hour کے بعد آتا ہے یا آخر میں آتا ہے۔ ہمارے پاس اب یہ Call Attention Notice آ گئے ہیں this is another institution you can use جی privilege motion تو آ سکتا ہے لیکن اس کے بھی کچھ قواعد ہوتے ہیں۔ So any how I think we need to look in to this so that issues which peoplewant to take up and they are important اس کا کوئی طریقہ ہونا چاہئیے۔ جی صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : ۲۰ ستمبر کو بھی سارے پاکستان میں اپوزیشن کی ہڑتال تھی۔ اس دن بھی اس قسم کے point raise کئے گئے ۔ اس کے بعد حکومت راضی ہو گئی تھی اور چار چار بندوں نے دونوں طرف سے اس موضوع پر بات کی تھی ۔ راجہ صاحب تو کہتے ہیں کہ ہم ان کو بات نہیں کرنے دیتے ۔ میرے خیال میں راجہ صاحب نے زیادتی کی ہے کیونکہ اس دن انہوں نے خود اس issue پر بات کی تھی۔

(مداخلت)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، ۲۰ ستمبر کو راجہ صاحب نے کہا تھا کہ چار ممبر حکومت کے اور چار ممبر اپوزیشن کے اور اس کے بعد آزاد ارکان ، مندوخیل صاحب نے بولا ، سب نے اس سے اتفاق کیا تھا ۔ تو یہ کہتے کہ ہم ان کو بولنے نہیں دیں گے ، تو یہ کس procedure کے مطابق بات کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ، چلو Question Hour ختم کرکے اس پر بات کریں گے ۔

جناب الیاس احمد بلور ، جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے بولنے دیں ۔ چار چار آدمی بات کریں ۔

جناب چیئرمین ، بات بھی ہو گئی ہے ۔ issue بھی raise ہو گیا ہے ۔ and now let us proceed ahead,Ok . Question is No 42 . بشیر احمد خان ترین صاحب۔

QUESTIONS AND ANSWERS

42 *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to refer to Senate Starred Question No. 64, replied on 21st July, 1994 and state:

(a) the name of the owner/landlord of the newly constructed building hired for the National Bank, City branch, Quetta, with its location;

(b) whether there is any other building having the same covered area and rent in the vicinity;and

(c) the covered areas of the old and new buildings?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The newly acquired building for National Bank of Pakistan, City Branch is owned by Senator (Retd.) Syed Fasieh Iqbal.

(b) No other building having the same covered area and rent is available

in the vicinity.

(c) Total covered area is:

Old premises	:	5723 Sq. Ft
New premises	:	9520 Sq. Ft

جناب بشیر احمد خان ترین ، جناب والا ! یہاں پر انہوں نے جو اعداد و شمار دیئے ہے وہ بالکل غلط ہیں - میں اس کے متعلق عرض کروں گا کہ اگر وزیر خزانہ صاحب اس پر مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں تو وہ برائے مہربانی کہیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے یا غلط -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، میں گزارش کروں گا چیئرمین صاحب کہ particular question کریں تو I am prepared to answer.

جناب چیئرمین ، نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اعداد و شمار غلط ہیں -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، نہیں جناب والا ! بات یہ ہے کہ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں - بلکہ یہ ایسا سوال ہے کہ رول 85 کے تحت یہ public importance کا ہے اور اس میں بہت ساری باتیں expose ہوں گی - اگر half an hour discussion ہو - کیونکہ the name of the owner اب اس میں سابق سینیٹر ہیں - پھر ایک مسئلہ یہ ہے کہ اس میں جب ساری معلومات آئیں گی تو آپ حیران ہو جائیں گے کہ پہلے انہوں نے تیس ہزار ماہوار کرایہ پر ایک بلڈنگ لی ہوئی تھی، جب کہ اب وہ -/95,200 روپے ماہوار کرایہ پر لے لی ہے - بلڈنگ بھی اسی حیثیت میں نہیں ہے - کیونکہ اس میں basement کو شامل کر لیا گیا ہے - پھر اس میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ نیشنل بنک آف پاکستان نے ایک کروڑ روپے اس کی renovation , electrification, aircondioning پر لگانے ہیں - پھر اس میں یہ بھی شرط ہے کہ واپس نہیں ہو گی اور کرایہ سے مجرا نہیں ہو گی .It is a very serious thing. Very pertinent question.

جناب چیئرمین ، بشیر صاحب ، آپ کا سوال کیا تھا ، سوال کریں تا کہ وہ اس کا جواب دیں۔

جناب بشیر احمد خان ترین ،سوال یہ تھا کہ کیا وزیر خزانہ سینٹ کے نشاندار سوال نمبر ۶۴ جس کا جواب ۲۱ جولائی ۱۹۹۴، کو دیا گیا تھا ، کے حوالے سے بیان فرمائیں گے کہ آیا

نیشنل بینک ، سٹی برانچ کوئٹہ کے لئے نئی تعمیر شدہ عمارت کرایہ پر حاصل کی گئی ہے ، اس کے مالک کا نام کیا ہے اب بات یہ ہے کہ انہوں رقبہ جو دیا ہے ------

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! سپلیمنٹری ۔

جناب چیئرمین ، جی فرمائیے، سپلیمنٹری ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، اس بلڈنگ کے لئے کتنا کرایہ ایڈوانس دیا گیا ہے یہ ذرا وزیر صاحب بتائیں تفصیل کے ساتھ بتا دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب ، اس کا جو کرایہ مقرر کیا گیا ہے وہ 10 روپے فی مربع فٹ ہے جو رقبے کے حساب سے 95,200 روپے ماہانہ ادا کیا جا رہا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، ایڈوانس کتنا ملا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، ایڈوانس ملا ہے 3427200 روپے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔تو کیا اس سے حکومت اپنی بلڈنگ نہیں بنا سکتی تھی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اس سے یقیناً بن سکتی تھی اور پھر جو اس کی renovation پر خرچ ایک کروڑ روپیہ کیا جا رہا ہے اور یہ سابق حکومت کے دور میں سارا طے ہوا ہے یہ بالکل غلط ہے اور اس ایک کروڑ سے بلڈنگ بن سکتی تھی۔ بجائے اس کے کہ بقیہ جو یہ advance payment ہوئی ہے یا 95200 روپے کرایہ دیا جا رہا ہے۔ یہ قوم پر ایک بوجھ ہے اسی لئے State Bank نے Government of Pakistan کو اس کی انکوائری دے دی ہے ۔ It should be looked into it whether it has been permitted by the State Bank or not, so the enquiry is going on.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ کیا وزیر موصوف یقین دہانی کرائیں گے کہ وہ اس جرم کے مرتکب نیشنل بینک کے افسران کے خلاف انکوائری کریں گے اور ان کی رپورٹ اس ایوان میں پیش کریں گے اور کب تک۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یقیناً یہ اچھی بات ہے۔ اور میں یقین دلاتا ہوں کہ ان کے خلاف انکوائری بھی ہو گی' یہاں رپورٹ بھی ہو گی اور at least it will take three months تین چار ماہ ضرور لگ جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک inquiry سٹیٹ بینک کے پاس ہے they are inquiring about it اب ایک inquiry پہ دوسری inquiry ' یہ مناسب نہیں لگتا۔ سٹیٹ بینک اس کے خلاف propose کرے گا' جو رپورٹ آنے گی اس کے مطابق action will be taken against those people who are responsible

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ جی۔

جناب بشیر احمد خان ترین۔ جناب چیئرمین! یہ موجودہ وقت میں کیا کرایہ دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ بتایا ہے جی 10 روپے square feet کے حساب سے 95200 روپے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہاں' وہی تو 95200 روپے ماہوار دیا جا رہا ہے۔ جو سابق حکومت نے طے کیا تھا اور اب بات یہ ہے کہ پہلے 31000 روپے کرایہ تھا۔

جناب بشیر احمد خان ترین۔ تو اس وقت کتنا ہے۔ ابھی کیا دیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ 95200 روپے۔

جناب بشیر احمد خان ترین۔ 30000' 95000 یہ تبدیلی کیسے آئی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اگر آپ کہیں تو یہ ساری detail میرے پاس ہے۔ یہ اب پچھلی حکومت کو سوچنا تھا۔ انہوں نے جو صورتحال پیش کر دی ہے۔ اب چونکہ یہ اس حکومت کے دور میں ہوا تھا اس لیے ہم نے تو سٹیٹ بینک کو کیس دیا ہے کہ اس کی انکوائری کی جائے۔ we have noted the difference to be this much کہ ایک کروڑ روپے دیئے ہیں' کرایوں کے علاوہ۔ اخراجات کے علاوہ ایک کروڑ روپیہ جو اس کی renovation پہ وہاں لگایا جا رہا ہے اس سے تو ایک نئی بلڈنگ بن سکتی تھی۔ جب ہم نے یہ دیکھا تو ہم نے انکوائری دے دی ہے سٹیٹ بینک آف پاکستان کو کہ ان چیزوں کو آپ دیکھیں ان کے خلاف رپورٹ کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب خلیل الرحمٰن صاحب۔

Mr. Kahlil-ur-Rehman: Sir, these questions, which are from 40 to 73 were deferred yesterday because of the absence of the Finance Minister. So what has happened within the night to these question as they are being answered by Dr. Sahib today.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ طے ہوا تھا کہ ایک تو اس پہ تیاری نہیں ہو سکی۔ پوری information نہیں تھی۔ اب یہ طے پایا تھا کہ Finance Minister will come مگر وہ نہیں آ سکے ہیں اور کل بھی نہیں تھے، آج بھی نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے مجھے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی اور I gave my word to this august House, that I will reply with full information پوری تیاری سے جس چیز کی ضرورت ہو گی، میں مہیا کر دوں گا۔ یہ ہماری collective responsibility ہے۔

جناب چیئرمین۔ O.K، ٹھیک ہے۔ شکریہ جی۔

43. ***Mir Nabi Bakhsh Domki:** Will the Minister for Finance Revenue and Economic Affairs be pleased to state the number of persons working on daily wages in various branches of the National Bank in Balochistan province indicating also their names, age and place of domicile?

Makhdoom Shahab-ud-Din: In various branches of National Bank of Pakistan in Balochistan, 355 persons are working on daily wage basis. The designation-wise position is shown below:

Typist	32
Assistant	97
Cashier	54
Driver	19
Messenger	94

Guard	32
Mali	05
Farash	04
Chowkidar	05
Sweeper	13
	355

The details of names, age and place of domicile of the above mentioned persons have been placed in the Library of the House.

جناب منظور احمد گچکی - جناب والا! supplementary میرا یہ ہے کہ کیا
حکومت ان adhoc ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا ان تقرریوں کو کالعدم قرار
دے کر پھر دوبارہ advertise کیا جائے گا۔ ان دو میں سے کیا ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی- جناب والا! بات یہ ہے کہ چونکہ ban رہی ہے' آپ کو بھی
علم ہے - no recruitment has been made in the last three years or more than three
years. اب ban lift کیا جا رہا ہے ' تو they will be regularised according to the criteria
laid by the Bank. بہتر تو یہی ہے کہ جو وہاں پر ملازمت کرتے رہے ہیں' جن کو تجربہ ہو جاتا ہے' جن
کا حق ہو جاتا ہے۔ ایسے بھی ملازمین ہوتے ہیں جو کافی عرصہ سے کام کر رہے ہوتے ہیں اور over age ہو
جاتے ہیں' وہاں کام کرتے کرتے' تو حق انہی کا بنتا ہے۔ جیسے پچھلی دفعہ ہماری گورنمنٹ نے ۱۹۸۸-۸۹ء
میں یہ کیا تھا کہ جو کام کر رہے تھے پانچ سال سے' دس سال سے' دو سال سے' اڑھائی سال سے not on
permanent basis, temporarily, they were adjusted and they were confirmed. the
same. I have myself requested yesterday کہ یہ جو ملازمین ہیں ان کے بارے میں سوچیں اور
بینک کو instructions دیں کہ They should be accommodated on permanent basis. ان
کا تجربہ بھی ہو جاتا ہے اور حق بھی بنتا ہے - یہ غریب کام کر رہے ہیں۔ تو '
Why such a big number of the employees are on ad-hoc basis or daily wages. thererfore, I have asked the Ministry and I will tell the bank to do this. This is very

important.

Mr. Chairman: Dr. Rehan Sahib.

Dr. Muhammad Rehan: It is a good news that they are anxious to accommodate them against permanent vacancies or make their services permanent. Will the same steps be taken in the case of other Provinces as well, becasue there is a large number of persons in NWFP as well who have been working for the last so many years on daily wages basis?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! چونکہ نیشنل بینک ایک ملکی ادارہ ہے۔ آپ کو پتا ہے یہ federal institution ہے۔ تو،

Policy will not be laid down for one Province only but it will be for all the four federating units. Definitely the same criteria will be followed and it is good.

اور یہ نہ صرف بلوچستان میں ہیں، بلکہ سرحد میں، پنجاب میں اس سے دوگنا تین گنا ہیں اور سندھ میں بھی یقیناً ایسے ہوں گے جو عارضی طور پر کام کر رہے ہیں اور کافی عرصے سے کر رہے ہیں۔ ان کو substitute کے طور پر بھیجتے ہیں جب کسی دوسری جگہ پہ عملہ نہیں ہوتا۔ تو یقیناً The policy will be the same for all the four federating units۔

جناب چیئرمین۔ حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! جو سوال پوچھا گیا تھا اس کا جواب مکمل نہیں ہے۔ اس لئے اسے defer کر دیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ان افراد کے نام، عمر اور ڈومیسائل کے مقام کی تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں رکھ دی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ لائبریری میں رکھ دی گئی ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں یہاں لکھا ہے جب موصول ہوں گی تو ایوان کی لائبریری میں رکھ دی جائیں گی۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ کل ایوان prorogue ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ لکھا ہوا ہے کہ رکھ دی گئی ہیں ۔ have been placed اردو میں ہو سکتا ہے یہ لکھا ہوا ہو ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اردو میں غلط لکھا ہوا ہے ۔ انگریزی میں لکھا ہوا کہ یہ place کر دی گئی ہیں ۔ میرے پاس بھی موجود ہیں اور لائبریری میں بھی رکھ دی گئی ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ یہی بات ہم نے کل بھی کہی تھی کہ یہ بتایا جائے کہ اردو کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے یا انگریزی کا اردو میں ترجمہ ہو رہا ہے ؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سینٹ کا سارا کاروبار انگلش میں ہو رہا ہے اور اس کا اردو میں ترجمہ ہو رہا ہے ۔ کل بھی یہی صورت حال تھی کہ وہاں پندرہ سال تھا اور یہاں پانچ سال تھا ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی بات صحیح ہے ۔ اردو میں کچھ اور لکھا ہوا ہے اور انگریزی میں کچھ اور لکھا ہوا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ آپ کا سیکرٹریٹ ہے میں اس میں تجویز ہی دے سکتا ہوں اور نشاندہی بھی کر سکتا ہوں کہ وہاں بھی یہی مسئلہ ہے ۔ کہ permanent basis پر کچھ لوگ ہیں اور کچھ سٹاف آپ نے daily wages پر لیا ہے ۔ کچھ adhoc پر ہیں اور کچھ لوگ دوسرے محکموں سے یا منسٹریوں سے آپ نے منگوا کے یہاں عملہ رکھا ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے اسے دیکھتے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ problem ہے آپ کے ساتھ بھی ۔

جناب چیئرمین۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ جواب آ چکا ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جواب آ چکا ہے ۔ میرے پاس بھی موجود ہے اور لائبریری میں بھی پڑا ہوا ہے ۔ یہ حافظ صاحب لینا چاہیں تو میں اپنی فائل دے سکتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں کاپیاں موجود ہیں ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ اگر موجود ہیں تو ٹھیک ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ ایک غلطی ہے یا نہیں یہ تو ہو سکتا ہے کہ غلطی ہو گئی ہو ۔ لیکن یہاں لکھا گیا ہے کہ ان کے نام، عمر اور ڈومیسائل کے مقام کی تفصیلات اکٹھی کی جا رہی ہیں ، جب موصول ہوں گی تو ایوان کی لائبریری میں رکھ دی جائیں گی ۔ یہ کتابت کی غلطی نہیں ہو سکتی ۔

جناب چیئرمین۔ یہ صحیح بات ہے ۔ غلطی کہیں نہ کہیں پر ہے ۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ سیکرٹریٹ کی غلطی ہے یا کسی اور کی غلطی ہے۔ اگر سیکرٹریٹ کی غلطی ہے تو اس کو چیک کراتے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین، اگر میری وضاحت سن لیں تو مسئلہ واضح ہو جائے گا ۔ جناب والا! یہ اصل میں.....

جناب چیئرمین۔ بہرحال جی یہ غلطی ہے .We will look into it

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! یہ ایسے ہے مجھے بھی علم ہے اس کا۔ کل جب میں نے دیکھا تو میں نے کہا کہ اس کا جواب ہرصورت میں دیا جائے ۔ یہ میں نہیں دیکھنا نہیں چاہتا کہ یہ کاپی رکھ دی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ پھر غلطی یہاں سے شروع ہوئی ہے ناں کہ آپ نے جب insist کیا تو انہوں نے انگریزی میں تو بدل دیا۔ آپ نے انگریزی میں کہا ہو گا اردو میں ویسے کا ویسے رہ گیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں یہاں سے پھر انہوں نے نہیں بدلا ۔ اردو کا خیال نہیں رکھا اور یہ ہم نے رکھوایا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ تو غلطی سمجھ آ گئی کہ کہاں سے ہوئی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ کچھ آپ کی ہے کچھ ہماری ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ نمبر52 علی حیدر صاحب ۔

52. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the foreign investment made in the country during the last two years with province-wise break-up;

(b) the amount of foreign investment made in the province of Sindh with division-wise break-up during the aforesaid period;

(c) the expected investment to be made in Karachi in the near future; and

(d) the names of investing countries indicating also the amount invested so far?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Investment during last 2 years is as follows :-

1992-93	$	443.2 (M)
1993-94	$	642.6 (M)

Name of the investing countries and their investment are as under :-

Name	1992-93	1993-94
U.S.A.	162.6	148.5
U.K.	45.4	82.0
UAE.	10.4	10.1
Korea	92.6	---
Germany	36.2	12.4
France	5.7	11.1
U.K.	61.2	18.0
Italy	0.6	0.3
Japan	28.3	30.5
S. Arabia.	8.6	1.9
Canada.	4.3	10.0
N-Lands.	10.9	0.0

Others	69.0	261.3
Total:	443.2	642.6

Separate Date is not available

جناب چیئرمین۔ جناب آفتاب احمد شیخ ضمنی سوال۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! یہاں پر جواب تو دستیاب ہی نہیں ہے۔ (اے)، (بی)، (سی)، (ڈی) کسی کا بھی جواب یہاں پر نہیں ہے۔ (اے) کا بھی جواب نہیں

The foreign investment made in the country during the last two years. Province wise brake up.

کوئی جواب نہیں ہے اور اس کے بعد نمبر ۲ ہے The amount of Sindh divisionwise breakup اور یہاں of foreign investment with divisionwise breakup پوچھا گیا تھا پچھلے سالوں میں تو اس کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔

Expected investment to be made in Karachi in the near future. کوئی جواب نہیں ہے۔

The names of investing countries indicating also thecountries indicating also the amount invested so far.

تو یہ نمبر (ڈی) بھی ہے اور (اے)، (بی) اور (سی) ان کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب کیا پوزیشن ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! ان کو بھی پتا ہے اور آپ کو بھی علم ہے کہ جو foreign aid آتی ہے وہ Federal Government کے پاس آتی ہے پھر جب disburse ہوتی ہے تو صوبوں کو جاتی ہے۔ اب lower level divisions پر جو ہے وہ نہیں آتی۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے province wise مانگی تھی۔ پہلے تو province wise ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جواب میں (a) foreign investment made in the country during the last two years with provicewise breakup یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو اس کا جواب نہیں آیا وہ یہی کہہ رہے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ (اے)، (بی)، اور (ڈی) کسی کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا جواب نہیں آیا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین' یہ aid مکمل طور پر مرکزی حکومت کے پاس آتی ہے اور پھر allocation جو انہوں نے دو سال کی مانگی ہے۔ اس کے لئے اصل میں ٹائم کم تھا۔ اگر آپ وقت دیں تو میں جواب دے سکوں گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ تو اس طرح سیدھی بات کریں۔ پھر اس کو defer کر دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں' جناب والا! میں نے کافی تفصیل سے اپنی منسٹری سے discussion کی ہے' میں نے سب کو بلوایا تھا اس ضمن میں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔اسے defer کر دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ پروفیسر صاحب بات سن لیں تو میں جواب دے دیتا ہوں۔ جو صورت حال دستیاب تھی ہمارے پاس منسٹری میں ' اگر آپ اس کا ریکارڈ چیک کریں تو آپ کو محسوس ہو گا کہ اس میں صرف چھ سات دن ہمیں ملے ہیں اور صحیح معنوں میں یہ data collect نہیں ہو سکا۔ آپ اس کو defer کر دیں۔ حتیٰ کہ اگلے سیشن تک اسے defer کر دیں تاکہ صحیح معنوں میں پوری معلومات ہم حاصل کر سکیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ defer تو ہم کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہمارے پاس اس کے بارے میں مکمل data دستیاب نہیں تھا میں نے کوشش کی ' حتیٰ کہ کل سارا دن میں کوشش میں رہا کہ کوئی بھی سوال جس کا جواب نامکمل ہے وہ مکمل ہو اور کوشش کی ہے کہ صحیح جوابات یہاں دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد ۔جناب والا! ہم ہمیشہ تعاون کرتے رہے ہیں اور defer کرنے کی بات منسٹر صاحب کہتے ہیں ہم تیار ہیں۔ لیکن facts درست ہونے چاہئیں اور پہلی بات یہ ہے جناب کہ اوپر نوٹ دیکھیں یہ سوال نمبر ۴۲ ہے جو جواب کے لئے ۱۹ ستمبر کو یہاں آنا تھا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ۱۹ ستمبر سے کم از کم ایک ہفتے پہلے یہ آپ کو ملا ہو گا اور آج جو تاریخ ہے وہ ۲۸ ستمبر ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ پہلے کامرس منسٹری کو بھیج دیا گیا ۔ ادھر سے ہوتا ہوا پھر ہمارے پاس فنانس میں آیا ۔ اس میں ایک چیز میں گزارش کروں گا جناب چیئرمین کہ assignemnt of the question to the proper forum is very much required. There is something wrong with the Secretaries, with the Ministries. یہ بنیادی طور پر پہلے سوالات کو صحیح معنوں میں یہ allot نہیں کر سکتے ۔ نہ ہم ممبرز کر سکتے ہیں اور نہ منسٹریاں کر رہی ہیں ۔ پہلے یہ ایک منسٹری کے پاس جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم سے متعلقہ نہیں ہے ۔ پھر دوسری منسٹری کو بھیج دیتے ہیں ۔ اس طریقہ کار سے آپ کے سوالات جو کافی عرصہ پہلے بھیجے ہوئے ہوتے ہیں، اصل جگہ پر تاخیر سے پہنچتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ بنیادی طور پر ممبر جب سوال پوچھتا ہے تو وہ لکھتا ہے کہ will the Minister so and so answer this تو وہ اس طرف بھیج دیتے ہیں ۔ پھر بعد میں منسٹری کہتی ہے کہ ہم سے متعلقہ نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب کی بات سن لیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ان کی بات تو ہم کافی دیر سے سن رہے ہیں ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس سوال کے اوپر صاف لکھا ہوا ہے کہ will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state یہ تو سوال لکھنے والے نے یہ لکھا ہوا ہے پھر یہ ایک منسٹری سے دوسری منسٹری کو کیوں جاتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب بلور صاحب جذباتی ہو گئے ہیں ۔ یہاں پر تو لکھا ہوا ہے، آپ نے ریکارڈ نہیں دیکھا، فائلیں نہیں دیکھیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ اصل میں یہ سوال پہلے کامرس منسٹری کو گیا تھا۔ راجہ صاحب (جوائنٹ سیکریٹری سے مخاطب ہو کر) مجھے بتائیں کہ کیا یہ پہلے کامرس منسٹری کو گیا تھا؟ ذرا چیک کریں کہ کہاں گیا تھا ۔ اس کو چیک کر لیتے ہیں ۔ آگے چلیں کیوں کہ

وقت تھوڑا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ہماری کیا غلطی ہے اس میں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ انکوائری بعد میں کر لیں گے ۔ وقت نہ ضائع کریں آگے چلیں کیوں کہ بہت سارے سوالات ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جیسے مناسب سمجھیں میں چیمبر میں آ جاؤں گا۔ میں نے نشاندہی کرنی ہے ۔ میں پہلے بھی آیا تھا۔ میں نشاندہی کروں گا ۔

جناب چیئرمین۔ مجھے اور چیزوں پہ بھی آپ کا مشورہ چاہئیے ایک دو اور مسئلے بھی ہیں۔ پروفیسر صاحب آپ سوال پوچھنا چاہ رہے تھے ؟

پروفیسر خورشید احمد ۔میں سوال یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جو figures آپ نے دی ہیں آیا یہ disbursed investment کی ہیں یا investment committed کی ہیں ؟

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ repeat کر دیں سوال کو۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جو figures دی گئی ہیں آیا یہ disbursed investment کی ہیں یا investment committed کی ہیں ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ بھیج دی گئی ہیں جو خرچ کر دی گئی ہیں اور بھیج دینے کا مطلب یہ ہے کہ .They have come to Pakistan and they have been invested

جناب چیئرمین۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں disburse ہو گئی ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ disburse ہوگئی ہیں ' میں اس کو چیک کر لوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ لسٹ میں ۹۴-۱۹۹۳ میں ۲۶۱ ملین لکھا ہوا ہے جو total amount کا تقریباً "one third" بنتا ہے ۔ اس کی تفصیل کیوں نہیں دی گئی یہ ۲۶۱ ملین اتنی بڑی figure ہے کہ اس کو اس طریقے سے aggregate کرنا صحیح نہیں ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ کون سے item کے against آپ بات کر رہے

ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ صفحہ 3 پہ تفصیل دی گئی ہے اس کے آخر میں "others" لکھا ہوا ہے اور "others" سب سے زیادہ ہے یہ 261 لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ It is lacking

Mr. Chairman: This is deferred. Question No.65.

65. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the National Bank of Pakistan suffered a loss of 6.091 million Sterling because of the negligence and criminal involvement of Mrs. Zahid H. Khurshid, Senior Vice President of NBP, I.A. Perwaiz, former Vice President and Branch Manager of NBP, Glasgow Branch and Syed Miqdad Raza and I.U. Khan of NBP Audit and Inspection Division; and

(b) whether it is also a fact that a Special Judge in a complaint from Mr. Anwarul Inam Farooqi, Secretary NBP Officers' Association directed the bank to look into the matter and take departmental action, if so, the action taken in this regard with present position about recovery of this amount from those responsible for the fraud?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information is being collected and willbe placed before the House as soon-as received.

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ سوال originally 19 ستمبر کے لئے fix تھا اب بھی جواب وہی ہے۔ That the information is being collected and will be placed before the House as soon as received.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا کل میں نے نیشنل بینک کے صدر، قاضی

سعید صاحب سے پوری طرح رابطہ کیا انہوں نے مجھ سے تفصیلاً" بات کی ہے - ہمارا جو انگلینڈ میں بینک ہے اس میں discrepancies ہیں - قاضی صاحب سے بڑی تفصیلی بات ہوئی ہے - ان کے پاس جو ریکارڈ تھا وہ نامکمل تھا ورنہ وہ میں place کر دیتا - میرے پاس وہ ریکارڈ ہے لیکن It did not satisfy me. میں نے قاضی صاحب سے کہہ دیا ہے کہ آپ اس کا hundred per cent correct record پیش کریں ، چاہے لندن میں کوئی آدمی بھیجیں ، یا جیسے بھی ہو ، اس سوال کی مکمل تفصیلات فراہم کریں - لہذا اس سوال کو defer کریں - This is a very important question. یہ ہمارے concern کا سوال ہے - یہ next session پر لے جائیں - اس کی تمام صحیح معلومات میں ایوان کے سامنے پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین - defer تو کر دیتے ہیں لیکن آپ ان کو بھی ذرا کھینچیں کہ اتنے دن ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب میں نے بینک کے صدر سے ۱۵ ، ۲۰ منٹ تفصیلی بات کی ہے اور اس سے اصرار کیا ہے کہ یہ بہت important ہے اور ہمارے House کا مسئلہ ہے تو اس نے ایک بات پر معذرت کی اور بات صحیح کی کہ اگر آپ گول مول جواب چاہتے ہیں تو میں ابھی fax کر دیتا ہوں لیکن وہ بات درست نہیں ہوگی۔ اگر کل غلط نکلی تو آپ بھی میرے پیچھے پڑ جائیں گے اور کہیں گے کہ حکومت اس معزز ایوان کو صحیح معلومات فراہم نہیں کرتی۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے - So, it is deferred. اور جن سوالات کے بھی replies نہیں آئے ہیں They will be deferred to the next session. They will not lapse. اگلا -

سوال ۶۸ حافظ حسین احمد صاحب۔

68. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance Revenue and Economic Affairs be pleased to state the total number of employees in grade 1 to 22 in State Bank of Pakistan and National Bank of Pakistan with grade-wise and province-wise details?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Grade 1- 22 are meant for

Government servants and not banks . Banks have separate scale/grades equivalent to BPS-1 to 22. However, grade-wise and province-wise details of National Bank of Pakistan's employees have already been furnished. Position of State Bank of Pakistan is given at Annex- A.

Annex-A

The employees of State Bank of Pakistan are regulated by different pay structure/scales which are as under :-

(i) Non-Clerical Clerical Grades (Grade 1-7)

(1) 1140-40-1940

(2) 1235-47-2175

(3) 1315-75-2815

(4) 1500-104-3580

(5) 1700-114-3980

(6) 2015-120-4415

(7) 2260-131-4880

(ii) Officers/Executive Grades

Officer Gr. III	-	2370-200-6370	
Officer Gr. II	-	3625-270-8215	
Officer Gr. I	-	5220-345- 10395	
Senior Gr.III	-	6560-360-11960	Dy. Director/Dy. Chief
Senior Gr.II	-	7020-385-12795	Joint Director
Senior Gr.I	-	8160-405-14235	Addl.Director/Director.
Executive Grade	-	9510-505-16075	Executive Director/ Economic Adviser.

2. Grade/Province-wise details of Officers Grade-II and above is

given in the Annexure-I and position of clerical and non-clerical staff is given in Annex II.

3. At present a total No. of 8545 employees are working in the State Bank of Pakistan. Their cadre-wise position is given as under :-

Executives	8
Officers	3792
Clerical Staff	2671
Non-Clerical Staff	2074
Total	8545

4. The Province-wise details of State Bank of Pakistan employees is given as under :-

Punjab	2810
Sindh	4200
NWFP	1003
Balochistan	396
Azad Kashmir	89
FATA	34
Federal Capital Area	13
Total:	8545

Annex-I

STATEMENT SHOWING OFFICERS WORKING IN STATE BANK OF PAKISTAN GRADE/PROVINCE-WISE AS ON 31-8-1994

S. No.	Grade	Punjab	Sind	NWFP	Baluchistan	Azad Kashmir	FATA	FC Area*	Total
1.	Executive Grade	4	3	1					8
2.	Officers in Senior Gr. I	5	9						14
3.	Officers in Senior Gr. II	23	20	5		—	--		48
4.	Officers in Senior Gr. III	48	56	9	-	-			113
5.	Officers Gr. I	55	45	12	5		1		118
6.	Officers Gr. II	685	688	135	38	10	4	7	1567
7.	Officers Gr. III	336	1372	129	78	13	2	2	1932

*Federal Capital Area.

حافظ حسین احمد۔جناب والا! ضمنی سوال یہ ہے کہ سٹیٹ بینک میں کل 8545 ملازمین ہیں۔ ان میں سے بلوچستان کے 396 ہیں۔ یہ بتایا جائے کہ ہمارا کوٹہ کیا بنتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ کوٹے سے کم ہے یعنی جو ان کا حق ہے اس سے کم ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ جو executive کے 8 جانے ہیں، 3792 officers اس کے بعد clerical staff 2671, non-clerical staff 2074 تو اس میں Province-wise یہ بتا دیں کہ یہ جو 396 ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ سب چپڑاسی، چوکیدار ہیں۔ آیا executive میں بھی کوئی ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ ۳۹۶ تمام بلوچستان کے ہیں including officers and everybody.

سید محمد فضل آغا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ گزارش یہ ہے ابھی ڈاکٹر صاحب نے اس سوال سے پہلے ایک جواب میں کہا کہ پھر آپ کو شک گزرتا ہے کہ گورنمنٹ صحیح جواب نہیں دیتی ہے مگر ہم تو جواب لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے پہلے جتنے سوالات آتے رہے ہیں سب کے جوابات صحیح آتے رہے ہیں۔ آپ نے اگر نوٹ فرمایا ہو۔ سارے Question Hour میں مشکل سے 10% سوالات ایسے ہوتے ہیں جن کے جوابات موجود ہوتے ہیں یا صحیح ہوتے ہیں۔ آج کے سوالوں کی بھی یہی حالت ہے ابھی دوسرا ہی سوال ہے انھوں نے صاف پوچھا ہے کہ مجھے بھی Grade- 1 to 22 ہیں ان کا breakup دے دیں اور انھوں نے ساری بات کو گول کر

کے 396 افراد دے دیئے ہیں - یہ تو کوئی نئی بات نہیں ہے کہ ہاؤس کو یہ information نہیں provide کرنا چاہتے ہیں - شاید یہ لوگ چاہتے ہوں گے لیکن وہ لوگ جو field میں ہیں جو Ministry کے لوگ ہیں جو organization کے لوگ ہیں وہ ان سارے حقائق کو چھپانا چاہتے ہیں - میرا سوال یہ ہے کہ اس کی details دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی یہ Annex-I میں کچھ details دی ہوئی ہیں ذرا دیکھیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اگر ملاحظہ فرمائیں Annex-I جو آپ کے پاس ہے اس میں grade-wise details جانی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین - یہ تفصیل دی ہوئی ہے آپ دیکھیں کہ Annex-I میں انہوں نے فرمایا ہوا ہے کہ گریڈ I میں بلوچستان کے پانچ ہیں : گریڈ II میں 38 ہیں گریڈ III میں 78 ہیں -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں ذرا آپ کو نشان دہی کرنا چاہتا ہوں - Officer in senior grade-I کوئی نہیں ہے ' Officer in senior grade-2 کوئی نہیں ہے ' Officer in senior grade-III کوئی نہیں ہے - آفیسر گریڈ ون میں ۵' آفیسر گریڈ II میں ۳۸ ' آفیسر گریڈ III میں ۷۸ ' Clerical میں ۱۳۴ اور non-Clerical میں ۱۴۱ ہیں یہ تمام ملا کر ۳۹۶ بنتے ہیں - تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ officers side پہ executive side پہ کیا کوئی آدمی ہمارا اتنا qualified نہیں ملا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! qualified ہیں - میں نے یہ سوال منسٹری سے بھی پوچھا ہے کہ ان کے کوٹہ سے تعداد بہت کم ہے - پھر جب میں نے یہ صورتحال دیکھی کہ وہاں پہ جو seniors تھے ان میں سے ایک بھی ان کی نہیں ہے - اصل میں بات یہ ہے کہ مختلف وقتوں میں جو حکومتیں آتی رہی ہیں انھوں نے اس پہ توجہ نہیں دی- بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ صوبہ بلوچستان سے جو ہمارے بھائی تھے چاہے وہ حکومت میں تھے یا حکومت سے باہر تھے ان کو بھی وہ احساس نہیں رہا اور وہ حکومتوں کو pressurize بھی نہیں کرسکے کہ ان کے افراد بھی ان مدوں میں لے لئے جائیں -

جناب چیئرمین ۔جی جناب فدا حسین صاحب ۔

جناب فدا حسین ڈیرو ۔جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ جو سندھ کا کوٹہ آتا ہے اس میں اربن اور رورل کی تقسیم نہیں ہوتی یہ مہربانی کرکے جو بھی سوال آئے اس میں سندھ اربن اور رورل کی تقسیم ہونی چاہئیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا! آئندہ split up کے ذریعے یقیناً یہ خیال رکھا جائے گا ۔ اربن اور رورل کا ۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی ۔ جناب مندو خیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں جو آفیسر ہیں بڑے گریڈوں پر وہ کوئی بھی بلوچستان کا نہیں ہے ۔ میں ان سے اس فلور پر یہ وعدہ لوں گا کہ آئندہ جتنے بھی ایڈہاک پر لیں گے یا جو ریٹائر ہوں گے ۔ پہلے بلوچستان کے لوگوں کو یہاں executive officers بنائیں ۔ یہاں اس فلور پر ہمارے ساتھ وعدہ کریں ۔ اور یہ گول سا جواب تو ہر ایک دیتا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کوئی چورس سا جواب دیں ۔ ہم ان سے خاص طور پر بلوچستان کی طرف سے یہ درخواست کریں گے کہ آئندہ جوبھی ایڈہاک پر یا permanent لیں گے ہمارے ہاں بلوچستان سے لیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ٹھیک ہے جی ۔ جناب ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب اصل میں بات یہ ہے کہ یہ banking معمولی بات نہیں ہے ۔ جیسے پروفیسر صاحب ابھی مجھے کہہ رہے تھے۔ It is a technical job اگر اس کے against technical expert, which is required and fulfil the requirment of that office میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ to fil the gap. If he is coming from Balochistan . جو کوٹہ ان کا حق بنتا تھا نہیں دیا گیا ۔ وہ یقیناً ملے گا اگر ایک آدمی فٹ نہ ہو۔ اور criteria میں وہ نہ آئے and he is not able to run that bank in that very capacity, how he can be taken?

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی ۔ جی ملک فرید اللہ خان صاحب ۔

حاجی ملک فرید اللہ خان ۔ جناب لگتا ہے کہ سینٹ بلوچستان ہاؤس بن گیا ہے ۔ کیونکہ ایک تو افضل آغا صاحب سے بات نہیں ہوتی ۔ رہی سہی کسر جو ہے وہ کچھی صاحب پوری کرتے ہیں ۔ تو سوال یہ ہے -----

جناب چیئرمین ۔ فاٹا کا کوئی نہیں ہے ۔

حاجی ملک فرید اللہ خان ۔ بات یہ ہے کہ فاٹا کا چار فیصد کوٹہ جو حکومت نے دیا ہوا ہے ۔ اس حساب سے ہمارے بنتے ہیں جی کوئی بتیس کے قریب لوگ ۔ جبکہ ہمیں ملے ہیں صرف چونتیس اور I believe کہ جی جو چونتیس ہیں وہ بھی چپڑاسی اور چوکیدار وغیرہ ہو گئے گن میں ہوں گے تو کیا وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ جو کوٹہ فاٹا کا رہتا ہے اس کو پورا کریں گے ۔ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ آئین میں ترمیم کریں کہ کوٹے کو دس سال اور بڑھا دیں ۔ اگر کوٹے کا یہ حال ہے جناب تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر بڑھانے کی تو بات ہی نہ ہوئی ۔

جناب چیئرمین ۔ جناب منسٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا! اگر vacancies fall ہوں گی تو یقیناً preference will be given to FATA and all these areas. جن کا کوٹہ مکمل نہیں ہے ۔ جو deficient ہے جو حقوق نہیں رکھتے پہلے انہی کو موقع دیا جائے گا ان کے بعد اگر کوئی نئی صورت حال ہوئی تو -- اب یہ کہنا کہ فوری طور پر ان کے کوٹے کو مکمل کرلیں تے یہ ممکن نہیں ہے ۔ چونکہ already the people are working in those capacities, no other posts can be created all at once یہ ان کا کہنا بجا ہے کہ ان کا کوٹہ meet نہیں ہوا ۔ بلوچستان کا نہیں ہوا ۔ اس میں ہر آدمی دیکھ سکتا ہے اس میں کوئی شک و شبہ کی بات نہیں ہے ۔ کہ کوٹہ meet نہیں ہوا ۔ ان کو اپنے حقوق نہیں ملے ہیں ۔ اب اصول کی بات ہے کہ جب یہ پوسٹیں خالی ہوں گی تو ان میں یقیناً ترجیح ان کو دی جائے گی جن کا کوٹہ ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب بریگیڈیئر حیات صاحب ۔ جی ڈاکٹر صاحب وہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب کا بھی کم ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ ایک بلی ایک سیر گوشت کھا

گئی ۔ اس کو تولا گیا تو وہ تین پاؤ نکلی ۔ تو وہ کہتے تھے کہ جہاں بلی کو consider کریں تو بلی کدھر ہے یا گوشت کدھر ہے ۔ اگر پنجاب کے پاس نہیں ہے اور سندھ کے پاس نہیں ہے ۔ قاٹا کا گزور ہے ۔ Who took away the quota.

جناب چیئرمین ۔ پتا کریں ناں دیکھیں ناں ؟ Who took away the quota

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا! سندھ کی جو تعداد بتائی ہے '4200 اور اس کے بعد آپ صفحہ ۲۷ پر دیکھیں کہ سندھ میں clerical اور non-clerical کی تعداد تقریباً 2000 بتائی ہے۔ یہ جو تقرریاں ہوئیں ہیں ۔ اس وقت کوٹہ سسٹم نافذ تھا۔ urban اور rural کا ----- آخر حکومت اس بات کی وضاحت کیوں نہیں دیتی کہ urban میں کتنے ہونے اور rural میں کتنے ہونے۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے پوچھا ہے اور بتایا گیا ہے کہ تفصیل نہیں دی گئی لیکن دینی چاہئیے تھی ۔ فدا حسین صاحب کا بھی یہی سوال ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب وہی عرض کر رہا ہوں کہ کب دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔جناب کب تک دے دیں گے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب اب تو یہ آئندہ اجلاس میں ہی آئے گا ۔

جناب چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے یہ آئندہ اجلاس میں ہی آئے گا ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پھر defer کرنے کا کیا سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ چھوٹی سی بات کے لئے defer کرنا ٹھیک نہیں ہوگا ۔ دوبارہ پوچھ لیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دوبارہ میز پر لے آئیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے دوبارہ میز پر لے آئیں ۔ جی ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ فیڈرل ایریا کا جو کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا کتنا فرق ہے۔

جناب چیئرمین۔ فیڈرل ایریا کا کتنا کوٹہ ہے۔

ملک محمد حیات ۔ فیڈرل ایریا کا کوٹہ پنجاب کے ساتھ منسلک ہے۔ اس کا الگ

کوٹہ نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین۔ جی ٹھیک ہے۔ جی احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ۔ جناب والا! یہ جو executive grade ہیں۔ پنجاب کے اس میں چار آدمی رکھے گئے ہیں، سندھ سے تین اور سرحد سے ایک۔ جب کہ بلوچستان کا اس میں ایک آدمی بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ سوال تو پہلے آ چکا ہے۔

سید احسان شاہ۔ جناب میری گزارش سنیں۔ نیچے جتنی خرابیاں ہیں جس کی وجہ سے ہمارے آدمیوں کو ملازمت نہیں ملی ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ executive grade میں ہمارا کوئی آدمی نہیں ہے۔ اس لئے جو executive grade میں لوگ ہیں۔ وہ اپنے آدمیوں کو لگاتے ہیں۔ خرابی کی جڑ یہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! بات یہ ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جب پوسٹ خالی ہو گی اور qualified آدمی ہو گا۔ جن کا کوٹہ ہے یا جن کو حقوق نہیں ملے ان کو دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی شکریہ۔ آخری سوال جی بلور صاحب۔ سب اہم ہوتے ہیں لیکن اس طرح کریں گے تو اور سوال نہیں آئے گا۔ نہیں جی آدھا منٹ، اس طرح اور سوال کوئی نہیں آئے گا۔ نقصان آپ کا ہو گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب یہ ایسا موقع ہے اور بار بار آیا ہے لیکن یہ miss ہو گیا ہے۔ فیڈرل ایریا کے بارے میں جناب حیات صاحب نے فرمایا ہے کہ فیڈرل ایریا پنجاب میں شامل ہے۔ یہاں اس کو علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے main کوٹہ میں شامل ہے یا یہ اس کو علیحدہ کوٹہ ملا ہے۔ پھر روزگار پنجاب کو ملتا ہے۔ ذرا اس کی وضاحت کریں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب کا کو[illegible]دہ ہے یا ------

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ پنجاب کا علیحدہ کوٹہ ہے ' فیڈرل ایریا کا علیحدہ ہے لیکن اس میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ فیڈرل ایریا کا کوٹہ پنجاب کو دیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ وضاحت کر دیں کہ کیا بات ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔وضاحت تو صاف ظاہر ہے اور معزز رکن بڑے سمجھ دار آدمی ہیں چونکہ فیڈرل ایریا میں ایک سٹیٹ بنک ہے تو اس کے ملازمین کی تعداد اور صورت حال بتانی تھی ----

جناب چیئرمین۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کوٹہ جو پنجاب کا ہے ۔ اسی کا حصہ سمجھا جاتا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ حصہ تو ہے ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ۔ اس کا علیحدہ کوٹہ ہے ۔ وہ پھر پنجاب کے اپنے کوٹے کے علاوہ دیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔علاوہ نہیں' جواب آ گیا ہے کہ علیحدہ نہیں ہے۔ اسی میں شامل ہے۔ جی بریگیڈئر صاحب۔

ملک محمد حیات ۔ پنجاب میں اسلام آباد شامل ہے اور شامل کر نے کے بعد بھی 1500 کم ہیں۔ یہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ ان کے بلوچستان کا کوٹہ ۵ فی صد ہے۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر ۲۱۴ شجاعت حسین صاحب۔

214 . *Chaudhry Shujaat Hussain: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that State Bank of Pakistan is disinvesting its shares from the Bankers Equity, if so, its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Presently no proposal is under consideration of State Bank of Pakistan for disinvesting its shares in Banker's Equity Limited.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال ۔ کوئی ضمنی سوال نہیں۔ اگلا سوال ۲۱۸ جناب عبدالرحیم صاحب۔

218. *Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the basic pay scales admissible to Government employees w.e.f. 1-6-94 in B-1 to B-22; and

(b) the actual increase of pay allowed to these employees w.e.f. 1-6-94 in these grades and the steps taken by the Government to remove the disparity in the increase of pay at various levels?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Revised Pay Scales w.e.f. 1-6-94 are as shown in Annex-A.

(b) (i) Employees in BPS 1 to 16 - Allowed 35% increase on the Pay actually drawn on 31-5-94.

(ii) Employees in BPS-17 and above. - Initial fixation of Pay shall be made by allowing 35% increase on the Pay actually drawn on 31-5-94 in the following two phases:-

(a) 20% of the increase shall be allowed w.e.f. 1-6-94 by fixing pay in the relevant scale at the stage equal to or if there be no stage, at the stage next above. The remain 15% increase shall be allowed on and from 1.6.95 by refixing pay in the relevant pay scale on 1.6.1994 by allowing 35% increase over pay drawn on 31-5-1994.

There is no disparity in the increase of pay at various levels as all the employees B1 to 22 have been allowed 35% increase on pay actually drawn on 31-5-1994.

Annex-A

Annexure to Finance division O.M. No. 1(2) Imp./94, dated 15th June, 1994

EXISTING AND REVISED PAY SCALES

BPS No	Existing Pay Scales 01-06-1991	(Stages)	Revised Pay Scales 01-06-1994	(Stages)
B-1	920-26-1310	(15)	1245-35-1770	(15)
B-2	945-32-1425	(15)	1275-44-1935	(15)
B-3	975-37-1530	(15)	1320-50-2070	(15)
B-4	1005-43-1650	(15)	1360-58-2230	(15)
B-5	1035-49-1770	(15)	1400-66-2390	(15)
B-6	1065-54-1875	(15)	1440-73-2535	(15)
B-7	1095-60-1995	(15)	1480-81-2695	(15)
B-8	1140-65-2115	(15)	1540-88-2860	(15)
B-9	1185-72-2265	(15)	1605-97-3060	(15)
B-10	1230-79-2415	(15)	1660-107-3265	(15)
B-11	1275-86-2565	(15)	1725-116-3465	(15)
B-12	1355-96-2795	(15)	1830-130-3780	(15)
B-13	1440-107-3045	(15)	1950-144-4110	(15)
B-14	1530-119-3315	(15)	2065-161-4480.	(15)
B-15	1620-131-3585	(15)	2190-177-4845	(15)
B-16	1875-146-4065	(15)	2535-197-5490	(15)
B-17	2870-215-5450	(12)	3880-290-7360	(12)
B-18	3765-271-6475	(10)	5085-366-8745	(10)
B-19	5740-285-8590	(10)	7750-385-11600	(10)
B-20	6810-325-10060	(10)	9195-440-13595	(10)
B-21	7535-405-11585	(10)	10190-545-15640	(10)
B-22	8075-450-12575	(10)	10900-610-17000	(10)

جناب چیئرمین کوئی ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ گریڈ ۱۷ سے گریڈ ۲۲ کے ملازمین کا سیکرٹریٹ الاؤنس کاٹا گیاہے اگر یہ صحیح ہے تو کیا کوئی ایسی تجویز ہے کہ اس کو بحال کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ سیکرٹریٹ الاؤنس کے بارے میں ایک مخصوص مد ہے اس لئے ان کے ضمنی سوال کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں بنتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرے سوال کا تعلق اس لئے بنتا ہے کہ انہوں نے جو گریڈ ۱۷ سے اوپر کے ملازمین کے بارے میں فرمایا ہے ---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! پہلے یہ اپنا سوال پڑھیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو 35 % increase ہے،
یہ کس طرح دی گئی ہے ۔ اس کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ 16 سکیل تک موجودہ سال سے
دی گئی ہے اور 17 سے 22 گریڈ تک بیس فیصد اس سال سے اور پندرہ فیصد آنے والے
سال سے دیا جائے گا۔ یہ ان کا جواب ہے ۔اس کے لئے انہوں نے طریقہ یہ اختیار کیاہے کہ 17
سے 22 گریڈ تک کے ملازمین کا درمیان سے سیکرٹریٹ الاؤنس نکال دیا ہے ۔ یعنی وہ جو ان کو
کچھ increament ، increase کی صورت میں ملنا تھی ، وہ اصل میں ایک ہاتھ سے دے کر
دوسرے ہاتھ سے واپس لے لی ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا سوال کیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا کوئی ایسی تجویز
زیر غور ہے کہ یہ سیکرٹریٹ الاؤنس بحال کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ۔ کیا سوال سمجھ میں آ گیا ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! ان کے ضمنی سوال کا اس سوال سے
کوئی concern نہیں ہے ۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ " الاؤنس" ہ اس سوال سے کوئی
تعلق نہیں۔

جناب چیئرمین۔ سوال تو پوچھا گیا ہے اور یہ اسی سے متعلق ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ یہ ہماری گورنمنٹ نے
ملازمین کی تنخواہوں میں ۳۵ فیصد اضافہ کیا تھا ۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ کیا Basic Pay
Scales میں اضافہ ہوتا ہے یا اس کا allowances سے بھی کوئی تعلق ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ جواب پڑھیں ۔ اس کا تعلق allowances سے ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ کیسے جی۔

جناب چیئرمین۔ آپ مخدوم شہاب الدین کے جواب کا (b) جزو پڑھیں ۔

The employees in BPS 1 to 16, allowed 35% increase on the pay actually drawn on 31-5-1994.

پھر آگے کہتے ہیں کہ

employees in BPS-17 and obove - Initial fixation of pay shall be made by allowing 35% increase on the pay acutally drawn on 31-5-94.

اس کے بعد انہوں نے ایک طریقہ کار وضع کیا ہوا ہے۔ اس کے بارے میں معزز رکن فرما رہے ہیں، یہ جو طریقہ کار وضع کیا گیا ہے، اس کے مطابق کیا یہ سیکرٹریٹ الاؤنس اس میں merge کرکے Fix کریں گے یا اس کے علاوہ کریں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس کا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب۔ تعلق تو اس سے ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ الاؤنس ہے اور یہ Pay ہے۔

جناب چیئرمین۔ Allowances کا تعلق تو ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ کی تیاری نہیں ہے اگر تیاری نہیں ہے تو آپ کہہ دیں کہ میں نے تیاری نہیں کی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ Pay and Allowances کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ تعلق تو ہے۔ ڈاکٹر صاحب if you are unable to reply ,say so, do not try to beat about the bush کہ جی، اس کا ضمنی سوال سے تعلق نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! نہیں۔

جناب چیئرمین۔ تعلق ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ کیسے؟

جناب چیئرمین۔ اس سے متعلق سوال پوچھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں آپ سے controversy نہیں کرنا چاہتا۔

جناب چیئرمین۔ Please، نہ کریں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ Basic Pay Scales پر ۳۵ فیصد increase دی

گئی ہے اور یہ دو phases میں increase دی گئی ہے ۔ 17 and above میں فیڈرل گورنمنٹ کے جو ملازمین ہیں ان کو کہا گیا ہے کہ ۲۰ فیصد اضافہ آپ کو اس سال ملے گا اور ۱۵ فیصد اگلے مالی سال میں ملے گا ۔ اب یہ اضافہ جو ہے یہ دو phases میں ہے ۔

اس کی مزید اگر یہ وضاحت چاہتے ہیں تو اس کے لئے ہم نے ایک چارٹ ساتھ منسلک کیا ہوا ہے ۔ شاید ان کے پاس بھی Annexure-I ہو ۔ جناب والا! یہ سیکرٹریٹ الاؤنس کی بات کر رہے ہیں تو یہ الاؤنس اب تنخواہ کا part ہے۔

جناب چیئرمین۔ part تو ہے۔ عبدالرحیم صاحب۔ What is your precise question?

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں یہ کہتاہوں کہ سیکرٹریٹ الاؤنس واپس لے لیا گیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو اضافہ دے رہے تھے ، دراصل دوسری side سے اس کو pay سے decrease کر دیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ پہلی چیز تو یہ سامنے آئی کہ آپ فرما رہے ہیں کہ انہوں نے سیکرٹریٹ الاؤنس واپس لے لیا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ واپس لے لیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا -- پھر۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا حکومت نے ایسے کیا ہے یا نہیں اور اگر ایسا کیا ہے تو کیا اس کو دوبارہ بحال کرنے کی کوئی تجویز زیرغور ہے ؟

جناب چیئرمین۔ simple سوال یہ ہے --

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Sir, he should put an other question to this august House.

ایک معزز رکن، جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک serious matter ہے - یہ ایک الزام بھی ہو سکتاہے کہ ایک ہاتھ سے دے کر دوسرے ہاتھ سے واپس لے لیا ہے اور یہ جو حکومت نے کہا ہے کہ ہم نے ملازمین کی بڑی مدد کی ہے مگر صورت حال یہ ہے کہ ایک طرف سے دو روپے دیتے ہیں اور دوسری طرف سے دو واپس لے لئے ہیں ---

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ صورت حال یہی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ This is bad. بات یہ ہے کہ اس کے لئے یہ ایک نیا سوال put کریں اور یہ اس طریقے سے پیش کریں کہ تنخواہوں میں اضافہ جو دو مرحلوں میں ہوگا، اس میں کیا سیکرٹریٹ الاؤنس واپس لے لیا گیا ہے؟ کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جو چیز حکومت نے ملازمین کو دی، وہ سیکرٹریٹ الاؤنس کاٹنے کے بعد واپس لے لی گئی؟ تو یہ سوال ہے اور یہ نیا سوال ہے ۔

جناب الیاس احمد بلور۔ honourable منسٹر صاحب کو علم نہیں ہے ۔ اور یہ ہمیں علم ہے کہ سیکرٹیریٹ الاؤنس واپس لے لیا گیا ہے۔ اور ابھی یہ commit نہیں کرنا چاہتے۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا علیحدہ سوال کریں ۔ He does not have the information.

جناب الیاس احمد بلور ۔ نہیں اس کا تو سپلیمنٹری بنتا ہے ۔ اس کو کیسے علیحدہ کریں۔

جناب چیئرمین ۔ بنتا تو ہے ۔ لیکن انفارمیشن نہیں ہے میں کیا کروں ۔ The information is not available.

جناب الیاس احمد بلور ۔ information لیکر آیا کریں کیوں ان پڑھ منسٹروں کو یہاں بٹھا دیتے ہیں۔ ایسی تو بات نہیں ہے کہ سوال کا جواب دیں۔ دو دن تیاری کے لئے مانگیں ۔ ساری رات بیٹھے تیاری کرتے رہو اور پھر جواب دو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اس کو defer کرتے ہیں۔

سید محمد فضل آغا ۔ ڈاکٹر صاحب اگر سمجھ کر آتے ہیں تو part II کی جو language ہے۔ یہ ذرا ہاؤس کو سمجھائیں۔ اور explain کریں کہ کیا words کی jugglery اس میں ہوئی ہے ۔ ہم تو اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ۲۰ فیصد ایک date کو fix کریں۔ اور پھر ۱۵% ایک date کو ان کو further allow کریں ۔یہ ۱۵ اور ۲۰ bifurcate کرکے پارٹ II کی detail ڈاکٹر صاحب

ہمیں سمجھائیں۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب سمجھا سکتے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ مجھے آغا صاحب سے یہ توقع نہیں ۔ He uses very abnormal words. یہ ڈپٹی چیئرمین بھی رہے ہیں بڑے ذمہ دار آدمی ہیں۔ What jugglery اور یہ الا بلا۔

جناب چیئرمین۔ اس کو explain کر سکتے ہیں کہ یہ کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں اس کو بالکل explain کر سکتا ہوں ۔ آپ کو علم ہے کہ یہ split -up ہوئی تھی کہ سول سرونٹس جو تھے ان کو totally دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ one to sixteen پے سکیل میں جتنے تھے ۔ ان کی بنیادی تنخواہوں میں35 فیصد اضافہ ہوا۔ وہاں پر تو کسی قسم کی کوئی بات نہیں تھی۔ اب seventeen and above uptill twenty two ان کا ۲۰ فیصد ہوا۔ تو اب ان کی صحیح معنوں میں regularize کرنی ہے ان کا ۳۵ فیصد کا notification ہو گیا ہے ۔ notification for 35% increase but in two phases, one in this financial year, one in 1995-96 میں ہو گی ۔ یہی بات میں نے ان سے کہی تھی یہ میرے پاس ہے ۔ اس کی وضاحت میں کرتا ہوں۔ ایک شخص کی دس سال ملازمت ہے ۔ اس کو pay کا ۲۰ فیصد دینا ہے۔ ایک آدمی آج اسی سکیل میں بھرتی ہو رہا ہے۔ تو اس میں اور اس میں difference ہوگا۔ میں کہتا ہوں اس طریقے سے مثلاً اس کو ۲۵۰ کی increament دس سال کے اوپر لگی ہے ۔ تو ۲۵۰۰ روپیہ اس کا زیادہ ہو گیا۔ basic pay scale اس کا ۲۰۰۰ روپے ہے ۔ -He is drawing basic pay salary Rs.4500/ اور آج جو بھرتی ہوگا۔ اس کی ۲۰ فیصد add ہوگی ۔ تو دو ہزار کے ساتھ جب ۲۰ فیصد آئے گا۔ تو تقریباً تین ہزار سے کم بنے گا۔ اس کا ساڑھے چار ہزار روپیہ already چل رہا ہے۔ ساڑھے چار ہزار روپے 20% increase shall be added on to that man and here is 2000/ -

جناب چیئرمین۔ سمجھ گیا۔ حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ یہ ۳۵ فیصد جو انہوں نے اضافہ کیا ہے۔ اس سے ملازموں کا سیکرٹیریٹ الاؤنس یا دور دراز علاقوں مثلاً کوہلو، ڈیرہ بگٹی، مکران ڈویژن میں یہ انہوں نے واپس لے لیا ہے ۔یہ چھوٹے ملازمین میں بالخصوص بے چینی

پائی جاتی ہے۔ ایک طرف سے آپ نے ۲۵ فیصد بڑھائے ۔ اس کا جواب ہمیں دیں۔

جناب چیئرمین۔ اس کی information نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جیسے وہ کہہ رہے تھے کہ explain کریں۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں مکمل طور پر جواب بھی written ہو۔ پھر اس پر یہ بات بڑی اہم ہے۔

جناب چیئرمین۔ بڑی اہم ہے لیکن اگلے سوال پر چلیں ۔ اس کو defer کرتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ وہ تو میں نے کہا ہے کہ نیا سوال کر دیں۔

Mr. Chairman: Next question Mr. Ali Haider

219. *Syed Ali Haider: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the government has decreased the mark-up rate on ADBP's loans and the new rates will also be applicable on the loans granted in the past, if so, the losses sustained by the said bank due to decrease in the mark-up rate; and

(b) the amount of loans with percentage recovered as a result of this step?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) No.

(b) Not applicable.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال؛ کوئی نہیں۔ Next question 223 حافظ حسین احمد صاحب۔

223. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

(a) the expenditure incurred on family planning since 1985 with

year-wise break-up; and

(b) the details of advertisements issued to newspapers and T.V. in this respect indicating also the names of newspapers and payments made in each case during the same period?

Mr. J. Salik: (a) The expenditure incurred on Family Planning Programme since 1985 is as under:-

Rs. in million

Financial Years	Expenditure
1985-86	388.413
1986-87	334.679
1987-88	440.475
1988-89	450.056
1989-90	477.699
1990-91	653.000
1991-92	762.771
1992-93	729.604
1993-94	710.520

(b) The year-wise detail of expenditure since 1985 on advertising for population is attahed. This also indicates media-wise expenditure.

EXPENDITURE ON THE FAMILY PLANNING PROGRAMME
SINCE 1984-85

S. No.	Financial Year	T.V.	Radio	Press	Total
1.	1984-85	2393719.00	898248.00	801985.00	4093953.00
2.	1985-86	6997114.00	5854074.00	1277737.00	14128926.00
3.	1986-87	4747935.47	4314845.56	1899776.62	10962517.65
4.	1987-88	4000000.00	4000000.00	2000000.00	10000000.00
5.	1988-89	3668945.60	2878284.34	570433.40	7117663.34
6.	1989-90	1996900.00	3250101.00	623420.00	5870421.00
7.	1990-91	6374309.00	4424279.00	804388.00	11602976.00
8.	1991-92	5904589.00	4220523.00	665880.00	10790992.00
9.	1992-93	18494957.00	5870320.00	5456359.00	29821636.00
10.	1993-94	20765763.00	15534328.00	6713200.00	43013291.00

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری۔

حافظ حسین احمد۔ ضمنی سوال۔ جناب اس میں جواب مکمل نہیں ہے۔ میں نے سوال کیا تھا کہ خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں اخبارات اور ٹیلی ویژن کو جاری کیے گئے اشتہارات کی تفصیل بتائیں۔ اور کونسے اخبارات کو کتنی ادائیگی کی گئی ہے۔ لیکن انہوں نے اخبارات کے نام بھی نہیں لکھے ہیں اور نہ ہی ان کی تفصیل لکھی ہے ؛ تو کیا انہوں نے اس کی بھی نس بندی اور منصوبہ بندی کی ہے ؛

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ جناب والا ! آپ اگر ملاحظہ فرمائیں کہ 85. سے لے کر 94. تک جو اشتہارات یہ تو یقیناً tons کے برابر informations چاہیئے ۔ ہزار ہا صفحات چاہیئیں۔ اور اس کے لئے مکمل طور پر چھ ماہ چاہیئیں۔ اگر آپ اسے بغور دیکھیں تمام اخبارات کے نام ان کے اشتہارات' ان کی varification ' یہ information media نے--- دوسری طرف' یقین جانیئے کہ یہ میں بیان نہیں کرسکتا کہ حافظ صاحب اگر غور فرمائیں اس پر ' تو یہ تو معلومات کے لئے سارا سیکریٹریٹ چھ ماہ تک اس سوال کا جواب ہی print کرتا رہے۔

جناب چیئرمین۔سو وہ کہہ رہے ہیں جی کہ پریس کی generally تفصیل دی ہوئی ہے ۔ لیکن individual papers کی مشکل ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین ۔ چھ ارب روپے تقریباً خرچ ہوا ہے ' کتنی آبادی میں کمی ہوئی ہے ؛ جی ۔ سالک صاحب کہاں ہیں ؛

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ میں بتا دیتا ہوں ۔ جی ۔ سالک صاحب لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ ان کا ایک ضروری کام تھا۔

حافظ حسین احمد ۔ نس بندی کے لئے تو نہیں گئے ؛

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی۔وہ میرے ذمے لگا گئے ہیں--- میں ڈاکٹربھی ہوں۔ نس بندی کے بارے میں' میں operate خود کرتا ہوں ۔ لہذا let him ask what he wants to do. Technical point of view سے بھی وہ کہتے ہیں اگر کروانا چاہیں تو I am a very good operator۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ! آپ ہی ہمارے لئے کافی ہیں ۔پوری مملکت کے لئے آپ کافی ہیں ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جناب کیا ملک میں birth control کے اوپر کوئی effective کام ہوا ہے ؛ ہماری جو آبادی ہے اس میں کوئی کمی واقع ہوئی ہے ؟

جناب چیئرمین۔ جی ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ نہیں کنٹرول نہیں ہوا ۔ اصل میں mismanagement رہی ہے ۔ گاہےبگاہے policies بدلتی رہی ہیں ۔ ایوب خان کے دور میں کچھ ہوا۔ انڈونیشیا نے وہ adopt کئے تھے and they are successful ہمارے ہاں interruptions آئیں۔ اور اس وجہ سے political instability and policies جو فریم ہوتی رہیں ،ہم دھوکے میں رہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جناب ۔ جی حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد۔ جناب ۔ کیا وفاقی وزیر یہ بیان فرمائیں گے کہ وفاقی کابینہ کی نس بندی یا اس پر خاندانی منصوبہ بندی کے اوپر کوئی تجویز زیر غور ہے اور اس پر عملدرآمد کرایا جارہا ہے یا نہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔جناب والا ! بالکل بہت اچھا سوال ہے ابھی تک نیچے سے اگر ہو جائے ممبران کا ،تو وفاقی کابینہ آرام سے کام کرے گی ۔

حافظ حسین احمد۔ خلاف ورزی اوپر سے ہو رہی ہے ۔

Mr.Chairman: Dr. Rehan Sahib.

Dr.Muhammad Rehan: I would like to know from the honourable Minister which is the proper nomenclature and which one is officially being used, whether Population Welfare or Family Planning because this causes confusion. Which one is proper?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Now they have turned to Population Welfare because our is an Islamic State and especially the Mullahs, really give wrong impression to people.

Dr. Muhammad Rehan: So, the Population Welfare is the proper word.

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Population Welfare is the proper word.

Mr.Chaiman: Prof.Khurshid.

پروفیسر خورشید احمد - جناب چیئرمین۔ میں وزیر کے الفاظ پر protest کرتا ہوں۔ اور انہیں اس بات کا خیال کرنا چاہیے۔ " ملا " یا " مولوی " کوئی گالی نہیں ہے۔ وہ قابل احترام افراد ہیں۔ جنہوں نے دین کی حفاظت کی ہے۔ اور ان کی وجہ سے دین کی تعلیم پھیل رہی ہے۔ آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس لفظ کو آپ اس طریقے سے استعمال کریں۔ اور میں ساتھ یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو وسائل آپ نے پاپولیشن پلاننگ پر خرچ کئے ہیں کیا آپ نے ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کا وہ بیان پڑھا ہے جو Cairo Conference پر انگلستان میں دیا ہے اور کہا ہے کہ وزیر خزانہ کی حیثیت سے میں نے ساری priorities بدل دی تھیں اور فیملی پلاننگ کو اولین اہمیت دی تھی۔ لیکن آج میں کہتا ہوں کہ وہ سارے وسائل ضائع ہوئے ہیں۔ اور اگر وہ سارے وسائل تعلیم کو فروغ دینے پر خرچ ہوتے۔ تو یہ population stablisation کے لئے کہیں زیادہ بہتر ہوتا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ ان کا اپنا خیال ہے جی۔ جب وہ وزیر خزانہ تھے تو اس وقت انہیں یہ خیال کیوں نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ اگلا سوال نمبر 224۔

224. *Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Population Welfare be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to enforce family planning through an Act of the Parliament; and

(b) total number of VASECTOMY operations done so far in the country for family planning?

Mr. J. Salik: (a) No.

(b) 4,155 Vasectomy operations have been performed from 1988-89 to 1993-94.

Yearwise, province-wise details are being attached.

Year-wise number of Vasectomy Operations.

Year.	Vasectomy Operations
1988-89	813
1989-90	838
1990-91	742
1991-92	913
1992-93	620
1993-94	229
Total	4155

Province-wise, Year-wise Vasectomy Operations.

Province-wise, Year-wise Vasectomy Operations

Year	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan
1988-89	765	48	—	
1989-90	811	27		
1990-91	724	17		
1991-92	901	11	1	
1992-93	589	31	1	
1993-94	221	04	4	
Total:	4011	138	6	

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

حافظ حسین احمد۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وفاقی وزیر، آصف زرداری کو بھی ملاؤں میں شامل کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ کیا مطلب۔

حافظ حسین احمد۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ مخالفت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جی میں کہتا ہوں 'نقلی' سے اختلاف ہے، ہم تو بزرگ عالم دین کی عزت کرتے ہیں، وہ تو اثاثہ ہیں ہمارا۔

جناب چیئرمین۔ یہ جو انہوں نے کہا ہے ملا قطب، ان کے بعد کہتے ہیں ان کے پوتے کے بارے میں ملا نظام الدین، یہ تو بڑا معزز لفظ ہے ملا' -----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں نے معزز کہا تو اعتراض، غیرمعزز کہیں تو بھی اعتراض، کون سا لفظ استعمال کریں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین آج میرا ایک سوال ہے اور تینوں کے بارے میں یہ جواب ہے کہ جواب جمع کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ۲۲۵ کا بھی جواب نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ کہتے ہیں کہ ہمیں دو ہفتے اور چاہئیں جواب کے لئے۔ اس لئے ان تینوں سوالات کو live رکھا جانے اور اگلے سیشن میں ان کے جوابات آنے چاہئیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں اس کے بارے میں کچھ معلومات ہیں، آپ پڑھ لیں یہ defer کر دیں، I have got such information۔

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ نے لکھا یہی ہے کہ extention and time limit for two weeks for submission of reply

جناب چیئرمین۔ جواب میں یہی لکھا ہے جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں میں کچھ لے کر بھی آیا ہوں۔ ان کو دو ہفتوں

ا کے بعد----

جناب چیئرمین - نہیں تو پھر ہاؤس کو کیسے پتہ چلے گا - سپلیمنٹری کیسے کریں گے؛ سپلیمنٹری کیسے پوچھیں گے جب information نہیں ہے ان کے پاس۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ صحیح بات ہے جی۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ پرابلم آئے گا ناں ------ تو پھر اس کو defer کیا جائے گا' اس کا تو جواب نہیں آیا ناں' لہٰذا defer کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 225۔

225. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the action taken by the Government against the persons who gave illegitimate huge rebates on export business since January, 1993;

(b) whether it is a fact that Karachi based garments company has caused losses over Rs.30 million and another party of Karachi has caused loss of over Rs.100 million to public exchequer through such rebate withdrawals; and

(c) the number of such cases before the Ministry or FIA for investigation and the action taken in each case with the date on which irregularity was surfaced?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information required for preparation of brief on the above issue is not readily available. All the Collectorates Customs and Central Excise in the country dealing with exports and rebate have been advised to furnish a report in the matter which is still awaited. It is hoped that the requisite information will be prepared by the field formation and will be received within 2 weeks.

Extension in time limit for 2 weeks for submission of reply is solicited.

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ سرکیا honourbale Minister یہ فرمائیں گے کہ اس میں جو kick back ہے وہ کتنی ہے۔ اس کا جو پہلا premium ہوتا ہے ناں اس میں انشورنس جو ہے وہ ۴۰ فیصد ہوتی ہے' تو یہ جو NIT بنایا گیا ہے اس کی خاص ضرورت کیا تھی۔ کیا یہ بتائیں گے اس بارے میں۔

جناب چیئرمین۔ تو سوال یہ ہے کہ NIT کی کیا ضرورت تھی' یہ تو بہت بڑا سوال ہے' یہ تو پالیسی کا سوال ہے کہ ایک نیا ادارہ بنایا گیا ہے' اتنے لمبے سوال کا جواب کیسے دیں۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ نہیں وہ تو اسی لئے بنایا گیا ہے ناں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں جناب کہ اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی پہلے ہی موجود ہے جو ملک کا ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ وہ انشورنس کر رہی ہے' یہ جواب میں یہ بتا رہے ہیں کہ اس انشورنس کو develop کرنے کے لئے ' نئی لائف' بنائی گئی ہے۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ نئی لائف بنائی گئی ہے تو وہ اسٹیٹ لائف کے ذریعے کیوں نہیں بنائی گئی' کیوں ایک فرد کو ـــــ جس کا نام بھی میرے پاس موجود ہے' وہ جو وائس چیئرمین ہے' اس کا' عمران عظیم' اس کو categorically benefit دینے کے لئے ' پہلے سال اس کا پریمیئم ۵ ملین ہو گا' اور دوسرے سال ۲۵۰ ملین پریمیئم ۔ اس میں آپ چالیس فیصد اس کی کمیشن لگا لیں انشورنس کی' یہ اس کو دینے کے لئے ایسا کیوں کیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ کا precise سوال کیا ہے۔ یعنی سوال یہ ہے آپ کا کہ یہ کمیشن دی گئی ہے کہ نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا! بات یہ ہے کہ ان کا کہنا بجا ہے' This is a very serious matter, it is not a simple story یہ بڑا معقول سوال ہے ان کا کہ ایک آدمی کو چالیس فیصد انشورنس کی جو income آ رہی ہے انشورنس سے یا اس کا جو وہ share بن رہا ہے اس وجہ سے کہ جہاں مارکیٹ میں انشورنس کے نمائندے جو کمیشن وصول کرتے ہیں' وہی کمیشن NIT کو آ رہا ہے واپس اور پھر وہ ایک آدمی کے نام سے ان کا خیال تھا کہ جمع ہو رہا ہے لہذا وہ اس کے personal ledger میں جا رہا ہے۔ وائس پریذیڈنٹ جن کا نام عمران عظیم' بات آپ کی درست ہے' لیکن اصل بات یہ نہیں ہے کہ یہ جو چالیس فیصد جو مارکیٹنگ persons

ہوتے ہیں انشورنس کارپوریشن کے ان کو چالیس فیصد کمیشن دیتے ہیں۔ اب وہی کمیشن جو ہے وہ

بجائے اس کے کہ کارپوریشن اپنے marketing persons کو دے It is being shifted to NIT.

اب اس میں ایک قباحت تھی کہ اس اکاؤنٹ میں کیسے ٹرانسفر ہوں۔ اب یہ وائس پریذیڈنٹ جو یہ

نام جا رہے ہیں یہ جوائنٹ اکاؤنٹ ہے ' Not a single teddy paisa had been given to that person in his personal capacity, but that is a joint account and in their name no money has been transferred. This is an allegation بلور صاحب نے کہیں شاید اخبار میں دیکھا ہو گا He has not gone into the depth, not a single teddy paisa has been given to him

Mr. Ilyas Ahmad Bilour: Sir, then where the money has gone?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No, I have been shown the record, there is no such thing. That is totally erroneous.

Mr. Chairman: So, that brings us to the end of the Question Hour. The Question Hour is over the remaining questions and ansers were put on the table of the House.

+226. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the amounts of loans granted so far by the Federal Cooperative Bank to each Provincial Cooperative Banks in Punjab, Sindh, NWFP and Balochistan, indicating also the amounts paid back by the Provincial Cooperative Banks;

(b) whether the Federal Cooperative Bank has taken steps to recover the outstanding loans; and

(c) whether it is a fact that the Provincial Cooperative Banks committed

---

\+ The question Hour is over the remaining questions and answers were put on the table of the House.

irregularities in extending these loans to cooperative societies, if so, the action taken by the Federal cooperative Bank against provincial Banks?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) A statement showing the amount of loans granted to Punjab, Sindh, NWFP and Balochistan Provincial Cooperative Banks and the amounts paid back alongwith the outstanding amounts is annexed.

(b) The Federal Bank for Cooperatives has been continuously pursuing the Provincial Cooperative Banks to repay the overdue amounts. While the recovery has been quite satisfactory in Punjab, other Provincial Banks could not ensure recovery in time. In case of Sindh Provincial Cooperative Bank, the Federal Bank for Cooperatives had to invoke the Provincial Government's guarantee for recovery of Rs.201 million. On the request of Provincial Governments, the Board of Directors of the Bank has now rescheduled the defaulted loans of various Provincial Banks.

(c) The irregularities committed by the Provincial Cooperative Banks (PCBs) in extending loans to Cooperative Societies were pointed out to the PCBs and the Provincial Governments accordingly. FBC is consistantly pursuing the Provincial Banks to rectify the irregularities and ensure non-recurrence.

Annex

FEDERAL BANK FOR COOPERATIVES

(Rs. in Million)

Provincial Coop Bank	Disbursement Since Inception	Recovery	Balance outstanding as on 31-8-1994		
			Not Due	Overdue	Total
Punjab	25,445.27	23,983.49	1,464.45	122.97	1,587.42
Sindh	1,377.95	1,110.91	—	419.37	419.37
N.W.F.P.	2,229.96	1,609.76	16.68	673.06	689.74
Balochistan	22.05	23.93	0.97	23.22	24.19
Total :	29,075.23	26,728.09		1,238.62	2,720.72

227. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the mark-up on loan has been remitted by the Agricultural Development Bank in the case of Transworld Services Ltd.; and

(b) whether it is also a fact that the Pakistan Banking Council had already declared Transworld Services Ltd, as defaulter of loan amounting to Rs. 5.838 million?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) No.

(b) Yes. According to the list published by Pakistan Banking Council in August 1993, in connection with General Elections 1993, M/s. Transworld Services Ltd., was declared as a defaulter of an amount of Rs.5,858 million.

228. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the "Nai-life Units Scheme has been launched to benefit the Vice-President of the National Investment Trust; and

(b) whether it is also a fact that the said Vice-President has manoeavred tobag 40% of the total premimum which runs into millions of rupees?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) No. The 'Nai-Life', Units Scheme has been introduced to create an insurance oriented society and to boost the business of National InvestmentTrust (NIT) and State Life Insurance Corporation of Pakistan (SLIC).

(b) No. The Commission goes into NIS's accounts.

229. *Mr Shahzad Gul: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Ch. Muhammad Saeed, Advocate, Lahore has been appointed as liquidator for the commercial Finance International Limited; if so, the date of his appointment and his salary with other emoluments;

(b) the number of other staff working with him with their names, residential addresses, date of appointment, nature of duty and salary;

(c) the total amount incurred so far on the liquidator and other staff on account of their salaries, emoluments and TA/DA; and

(d) the properties of the company discovered and disposed off by him, the total amount collected and recovered and amount paid to the claimants indicating also the amount of claims outstanding against the firm?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Yes. Ch. Muhammad Saeed, Advocate was appointed as official liquidator for Express Commercial Finance International Ltd, on 5-3-1980 by the Lahore High Court. The Information regarding his salary and other emoluments and items (b), (c) and (d) of the question is not readily available and is being obtained from the High Court and the official liquidator and shall be placed before the House as soon as it is received.

230. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the steps taken by the Government to protect and guarantee the terms and conditions of service of the employees of the privatised units?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Steps have been taken to provide protection to employees of State Owned Enterprises proposed to be privatised as under:-

- There would be no lay-off of any employee at least during the first 12

months of privatisation.

- Each buyer is made liable to take over the entire personnel serving under the company's management and their service matters are required to be dealt with in accordance with the relevant laws in force in Pakistan. The services of employees cannot be terminated for a period of 12 months from the date of transfer of the enterprise/company. The buyer is also required to pay all legal dues due to an employee when he/she eventually retires or leaves service. The Privatization Commission gets a Bank Guarantee from buyer of an amount equal to 5% of the sale value or maximum of Rs.5 million to secure that these obligations are fulfilled.

- Each buyer has to share the financial liability on 50:50 basis, on account of golden hand shake opted for by the unionised workers and Voluntary Separation Scheme for non-unionised staff and officers according to the following formula :-

(i) Golden Hand Shake (GHS) has to be paid to the workers on 1 + 4 basis where 1 means gratuity and legal dues and 4 represents four basic salaries for each full year of service completed by a worker.

(ii) Voluntary Separation Scheme (VSS) has to be paid to the non-unionised staff and officers in lieu of resignation from service on 1 + 2 basis where 1 means gratuity and legal dues and 2 represents two basic salaries for each full year of service completed by an employee.

231. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the details of the documents of Government Shipping Office printed by the Security Printing Press, Karachi and Islamabad during the last one year?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The documents of the Government

Shipping Office printed by the Pakistan Security Printing Corporation which is only located at Karachi, during the last one year are as under :-

(a) 2000 booklets of Continuous discharge certificate delivered on 2nd March, 1993.

(b) 100 Certificates of service of master foreign going ships delivered on 16th April, 1993.

223. *Prof. Khrushid Ahmad: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to refer to Senate Starred Question No. 28 asked on 2nd May, 1994, and state the information required in the question?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The Pakistan ordnance Factories are manufacturing arms, ammunition and other defence stores. They are paying Sales Tax and Central Excise duty on all supplies which are sold to the general public or agencies other than armed forces. POF Wah Cantt is disputing the levy of duty and sales tax on goods and stores supplied to the armed forces. The case is under adjudication and a final decision has yet to be taken.

234. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that in the 1993-94 budget the Government had decided to do away with the compound interest on all loans taken from the House Building Finance Corporation (HBFC) and to apply simple interest instead, if so, the reasons for non-implementation of the aforesaid decision so far?

Makhdoom Shahab-ud-Din: In the budget speech 1993-94 the former government announced that the repayment of all loans from the HBFC contracted on compound interrest basis, before 30th June, 1979 would be payable

on a simple interest basis. However, this decision was not implemented by the then government or by the interim government. The present government is reviewing the position and expects to announce its implementation soon.

237. ***Syed Ehsan Shah**: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the details of officials in the rank of Executive Vice Presidents and above in the national banks with their province-wise break-up?

Makhdoom Shahab-ud-Din: In the nationalised commercial banks, the following are the number of officials in the rank of Executive Vice President and above:

Name of Bank.	EVP	SEVP
National Bank of Pakistan	14	8
Habib Bank Limited	28	17
United Bank Limited	27	14
First Women Bank Ltd.	1	1

Details of the above officials with their province-wise break-up is annexed. (Annexure has been placed in the Senate Library).

@73. **Syed Qasim Shah**: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state whether it is a fact that 5% of the basic pay and personal allowance of the Government employees is deducted for the maintenance/repair of electricity, water taps, Civil work etc. in the Government accommodation allotted/hired to the government employees, if so, the total amount deducted for the last five years with year-wise break-up and the amount spent on the maintenance/repair during the same period on the complaints of occupants?

@ Transferred form the Cabinet Division

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: The information from concerned quarters is being collected and will be placed before the House on next rota-day.

@82 Mr. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether it is a fact that the work of Archaeological excavation in the country has been entrusted to foreign teams if so, the names of the teams with their origin and the areas in which they were/are engaged?

Minister for Culture, Sports and Tourism: The work of archaeological excavations has not been exclusively entrusted to foreign teams. In fact the foreign Archaeological Missions are working in Pakistan in close collaboration with the Department of Archaeology and Museums. The details of the foreign Archaeological Missions who were/are engaged in the work of Archaeological excavations in the country are as under :-

S. No.	Name of Foreign Mission	Area of excavation works.	Province
1.	French Archaeological Mission	Nausharo, Tehsil Dhader Distt. Kachi.	Balochistan
2.	Italian Ecological & Archaeological Mission	Turbat and Gawadar	-do-
3.	Japanese Archaeological Mission	Ranigat in Buner Distt.	NWFP
4.	Italian Archaeological Mission	Barikot, Udegram Sanghao (Saidu Sharif) Swat.	—do—
5.	Pak-German Study Group	Gilgit, Chilas Baltistan and Yasin Valley.	Northern Areas of Pakistan.
6.	American Archaeological Mission	Harappa, Distt. Sahiwal	Punjab
7.	British Archaeological Mission	Pubbi Hills (Gujrat Distt) and Soan Valley near Rewat Distt. Rawalpindi.	—do—

$ Deferred from 29th September, 1994

The Department of Archaeology and Museums has fullfleged Exploration and Excavation Branch which also undertake excavation and exploration works in the country independently.

@90. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages in Punjab electrified/not electrified so far with district-wise break-up?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Status of villages electrified/unelectrified in respect of all Area Electricity Boards, WAPDA (District-wise) in Punjab are attached at Annexure-A.

ANNEXURE-'A'.

NAME OF AEB	NAME OF DISTRICT	NO. OF VILLAGES ELECTRIFIED	NO. OF VILLAGES NOT ELECTRIFIED
ISLAMABAD	Attock	312	130
	Chakwal	292	168
	Jhelum	470	243
	Gujrat	813	191
	Mandi B/Din	386	50
	Rawalpindi	201	269
GUJRANWALA	Sialkot	301	163
	Narowal	911	466
	Sheikhupura	287	434
	Gujranwala & Hafizabad	883	201

@ Deferred from 20th September, 1994

238. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the total number of projects undertaken by the Tourism Division throughout the country for the last three years with their province-wise break-up; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government for construction of a Rest House at Banda Khushdil Khan, Pishin, if so, the time by which construction work will start?

Minister for Culture, Sports and Tourism Division: (a) The Tourism Division had undertaken 43 projects throughout the country during the last three years. The province-wise break-up is as under:

Province.	Name of projects undertaken.
Punjab	4
Sindh	3
NWFP	17
Balochistan	5
Northern Areas	12
A.J.K.	1
Federal Capital Islamabad	1
Total :	43

(b) At present there is no proposal under consideration of the government for construction of rest house at Banda Khushdil Khan, Pishin.

239. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which villages Killi Jangal, Killi Manzai,

Tehsil Duki, District Loralai, will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Electrification works of Killi Jangal and Killi Manzai Tehsil Duki District Loralai has since been completed and stands handed over to Executive Engineer (Operation) Distribution Loralai, Distribution Transformer has also been handed over to XEN (Operation) Loralai who is waiting to receive applications for connections from inhabitants of the area so that distribution transformer could be commissioned and supply given to the applicants.

240. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the total number of seasonal staff sent by the Government to Saudi Arabia for the Hajj Season 1994 with their names, grades and place of domicile?

Minister for Religious Affairs: One hunded thirty-give (135) officers/officials were sent to Saudi Arabia for seasonal duty. Further detail is annexed.

LIST OF SEASONAL HAJJ DUTY STAFF - 1994

NAME	BPS.	DOMICILE
NISTRY OF RELIGIOUS AFFAIRS D ITS SUBORDINATE OFFICES		
1 MR. RIAZ AHMAD BHATTI	19	PUNJAB
2 MR. A.D. SHAUKAT	18	PUNJAB
3 MR. S.M. ASHRAF	18	N.W.F.P.
4 MR. PERVAIZ AKHTAR	17	PUNJAB
5 MR. M. RAZA SABIR	17	PUNJAB
6 MR. MUHAMMAD AYAZ	17	N.W.F.P.
7 MR. MUSHTAQ AHMED	17	N.W.F.P.
8 MR. KHALID MUTAWAKIL BILLAH	18	BALOCHISTAN
9 MR. MUHAMMAD DIN	18	PUNJAB

SL NO	NAME	BPS	DOMICILE
10	MR. BASHIR HUSSAIN NAZIM	18	PUNJAB
11	CH. IFTIKHAR AHMAD	18	PUNJAB
12	MR. NOOR SALAM SHAH	17	N.W.F.P
13	MR. MUHAMMAD YAQOOB	17	PUNJAB
14	MR. MUHAMMAD ILYAS	17	PUNJAB
15	MR. HAMID HUSSAIN SHAIKH	17	PUNJAB
16	CH. GHULAM RASOOL	16	PUNJAB
17	MR. MUNAWAR HUSSAIN	16	PUNJAB
18	MR. MUHAMMAD WARIS	16	SINDH(R)
19	MR. MUHAMMAD NAWAZ	16	N.W.F.P.
20	MR. M. IQBAL SIDDIQI	15	PUNJAB
21	MR. SAIFUR REHMAN	15	N.W.F.P.
22	MR. MUHAMMAD AURANGZEB	15	PUNJAB
23	MR. MUHAMMAD ILYAS	12	PUNJAB
24	MR. IMRAN ZAFAR	12	N.W.F.P.
25	MR. ALE-E-AHMAD RIZVI	11	N.W.F.P.
26	MR. GHULAM AHMED KHAN	11	PUNJAB
27	MR. MURID AHMED	11	PUNJAB
28	MR. SANAULLAH	11	N.W.F.P
29	MR. MUHAMMAD AKRAM SHAIKH	7	SINDH(R)
30	MR. QAMAR ZAMAN	7	PUNJAB
31	MR. ABDUL JALIL ATHAR	7	PUNJAB
32	MR. MUHAMMAD AKHTAR	5	PUNJAB
33	MR. NASEERUDDIN	7	PUNJAB
34	MR. M. ASLAM HAYAT	6	PUNJAB
35	MR. NAZIR AHMED	4	N.W.F.P.
36	MR. ALLAH DIN	4	PUNJAB
37	MR. ZAINUL HAQ	1	PUNJAB
38	MR. MUHAMMAD ASIF	1	PUNJAB
39	MR. TAJ MUHAMMAD	1	FATA
40	MR. MUHAMMAD SAEED	1	N.W.F.P.
41	QARI ZAFAR ALI	1	PUNJAB
42	MR. MUHAMMAD AKRAM SHAH	16	PUNJAB
43	MR. FAIZULLAH	15	N.W.F.P.
44	MR. GUL ZAMAN MINHAS	11	A.K.
45	MR. SHUJAUDDIN	12	PUNJAB
46	MR. MUHAMMAD MANZOOR	7	N.W.F.P.
47	MR. FAQIR MUHAMMAD	19	N.W.F.P
48	MR. ARIF HUSSAIN	17	PUNJAB
49	MR. S. ATHAR ALI	16	SINDH(U)
50	MR. MUHAMMAD AWAIS	12	PUNJAB
51	MR. MAHMOOD AKHTAR	11	PUNJAB
52	MR. TARIQ SHAUKAT	11	PUNJAB
53	MR. ASAD M. MALIK	7	PUNJAB

THER MINISTERIES/DIVISION/ORGANIZATIONS

54	MR. ASAD HUSSAIN SHAH	17	PUNJAB
55	MR. FEROZ ALI	14	SINDH
56	MIRZA ZAHID BAIG	15	PUNJAB
57	MR. JAMAL UD DIN	10	SINDH
58	MR. MUHAMMAD IBRAHIM	7	PUNJAB
59	MR. MUHAMMAD HAJJAN BALUCH	11	SINDH
60	MR. ABDUL MANAN	1	BALOCHISTAN
61	MR. RUKAN GARDAZI	18	PUNJAB
62	MR. RAUF KHALID	17	PUNJAB
63	MR. MUNAWAR ALI CHANNAR	11	SINDH
64	MR. MUHAMMAD ABID QURESHI	19	SINDH
65	MR. MUHAMMAD HAROON	4	BALOCHISTAN
66	MR. MAULA BUX	18	SINDH
67	MR. MUHAMMAD ABDULLAH	1	SINDH
68	MR. LIAQAT ALI	1	PUNJAB
69	MR. MUHAMMAD RIAZ	1	PUNJAB
70	MR. NASIR MUHAMMAD ABBASI	1	PUNJAB
71	DR. M. SHARIF ASTORI	17	N.A.
72	DR. RAHEELA M. ALI	18	PUNJAB
73	MR. AFTAB AHMAD AWAN	8	SINDH
74	DR. NOORUD DIN AHMED	17	SINDH
75	MR. WAZIR ALI BAHAR	1	SINDH
76	MR. MUKHTAR HUSSAIN	7	SINDH
77	MR. ALI NAWAZ BALADI	17	SINDH
78	MR. TILA MUHAMMAD	18	N.W.F.P.
79	MR. ABDUL HALIM	17	PUNJAB
80	DR. M. MUNIR MANGRIO	17	SINDH
81	MR. NAJAM UD DIN	19	SINDH
82	MR. MUHAMMAD IDREES SIAL	16	SINDH
83	MR. HASHIM KHAN	1	N.W.F.P
84	MR. MUHAMMAD RAMZAN	19	PUNJAB
85	MR. ABDUL MANAF KHATTAK	5	N.W.F.P
86	MR. SHAUKAT AYAZ AWAN	17	SINDH
87	MR. MUHAMMAD AFTAB KHAN	17	BALOCHISTAN
88	MR. T.H. KARDAR	17	SINDH
89	MR. MUHAMMAD IQBAL	2	PUNJAB
90	MR. MUHAMMAD IBRAHIM MIRJAT	11	SINDH
91	MR. JAVAID HAIDER	5	SINDH

LIST OF SEASONAL HAJJ DUTY STAFF - 1994

SL NO	NAME	BPS	DOMICILE
92	MR. MUHAMMAD NAWAZ SARHADI	11	N.W.F.P
93	MR. ALI AKBAR SHAIKH	18	SINDH
94	MR. ZIA UL HASAN	7	PUNJAB
95	MR. S. ZAHID HUSSAIN	5	SINDH
96	MR. MUHAMMAD MAROOF KHURO	7	SINDH
97	MR. MUHAMMAD AZIM	5	PUNJAB
98	MR. SHAKIR ALI	16	SINDH
99	MR. ABDUL KARIM SHAHWANI	1	BALOCHIST
100	MR. SAJJAD KARIM	16	SINDH
101	MR. RAHMATULLAH CHANDIO	12	SINDH
102	MR. MANSOOR AHMED	11	SINDH
103	MR. M. MUSTAQEEM SIDDIQI	17	SINDH
104	MR. SHAFIQUE AHMED AWAN	17	SINDH
105	MR. DIDAR ALI	1	SINDH

PROVINCIAL GOVERNMENTS

SL NO	NAME	BPS	DOMICILE
106	MR. HAMIDULLAH	11	BALOCHIST
107	MR. ABDUL SALAM	7	- DO
108	MR. NOOR MUHAMMAD	11	- DO
109	MR. ABDUL KARIM	11	- DO
110	MR. ABDUL SAMAD BALUCH	12	- DO
111	MR. SAEED ILYAS MIAN	11	PUNJAB
112	MR. TARIQ MAJEED	5	- DO
113	MR. AKMAL ALI KHURSHID	15	- DO
114	MR. ABDUL RAHMAN	5	- DO
115	MR. MUHAMMAD IQBAL	5	- DO
116	MR. MUHAMMAD NAEEM	15	N.W.F.P
117	SYED WALI KHAN	15	- DO
118	MR. MUHAMMAD ZARAR	17	- DO
119	MR. SHER AFZAL	5	- DO
120	MR. GHULAM SHABBIR	5	- DO
121	DR. LIAQAT ALI SHAH	17	SINDH
122	MR. FAIZ MUHAMMAD	14	- DO

LIST OF SEASONAL HAJJ DUTY STAFF - 1994

NICAL STAFF

	NAME	BPS	DOMICILE
	MR. MUMTAZ HUSSAIN MEMON	8	SINDH
	RAJA MUHAMMAD ZAMEER	6	PUNJAB
5	MR. AMANULLAH	6	N.W.F.P
6	MR. MUHAMMAD PERVEZ	3	N.W.F.P
7	MR. MUHAMMAD NASEEM	3	PUNJAB
8	MR. SHAHID MUNAWAR	3	PUNJAB
9	MR. FAZAL KARIM	6	N.W.F.P
0	MR. MAHMOOD UL HASSAN	6	PUNJAB
1	MR. MUHAMMAD SHAFI	3	PUNJAB
32	MR. MUHAMMAD AKHTAR	7	PUNJAB
33	MR. ALLAH WASAYA	6	PUNJAB
34	MR. SHER SHAH	3	PUNJAB
35	MR. ABDUL RASHID	7	PUNJAB

241. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to privatise energy sources at Sui, Pir Koh Khand Kot, Miano and Kandawari, if so, its reasons?

Mr. Anwar Saifullah Khan: The privatization of Pirkoh Gas Field, a subsidiary of OGDC, was approved in principle by the Cabinet on 22nd August, 1994. The Sui, Khand Kot, Miano Kandawari gas fields are operated by private sector companies, like PPL, OMV, Lasmo Oil etc.

242. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the assets of the Oil and Gas Development Corporation alongwith the profit earned by the company for the last 5 years with year-wise break-up;

(b) whether it is a fact that the government has decided to privatize the Corporation, if so, its reasons and procedure proposed to be adopted for privatization; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to sell 75% of the shares to the Multi National Foreign Companies, if so, its reasons?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The assets of OGDC excluding oil and gas reserves as of 30th June, 1993 stood at Rs.18000.5 million. After tax profit for the last five years is given below:

(Rs. in million)

Year	Profit after Tax
1988-89	45.7
1989-90	424.3
1990-91	2303.7
1991-92	2270.0
1992-93	2102.4

(b) It is proposed to re-structure OGDC and not privatize. The procedure and other details are under examination.

(c) No.

243. * **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the number of delegations sent abroad under the cultural programme during the last five years; and

(b) the expenditure incurred on these visits indicating also the names of those persons visited abroad with province-wise details?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) During the last five years 1989-90 to 1993-94, 50 Cultural delegations were sent abroad.

(b) The total amount of Rs. 11,573,086/52 was spent on these visits. The province-wise details of the delegations are placed at Annex 'A'.

(Annexure has been placed in the Senate Library)

244. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the funds provided to the Pakistan Sports Board during the last five

years with year-wise break-up; and

(b) the number of persons visited abroad with various teams during the said period indicating also their names, status and place of domicile?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) (i) A statement showing the non-development budget of the Pakistan Sports Board for the last five years alongwith the break-up is enclosed at Annex-A.

(ii) A statement showing the development budget of the Board for the last five years is enclosed at Annex-B.

(b) The requisite information is enclosed at Annex-C to G.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

245. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to enter into memorandum of understanding with Abbott Laboratories, or with other multinational to establish a gas-fired power plant in Karachi or elsewhere, if so, its details?

Malik Ghulam Mustafa Khar: There is no proposal under consideration of the government to enter into memorandum of understanding with Abbott Laboratories, nor is there any gas-fired plant under consideration for Karachi.

246. *Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to establish oil refinery in Badin, if so, when?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Yes. The project, however, will be set-up in the private sector for which a firm proposal is awaited.

247. * Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to convert O.G.D.C. into Joint Stock Company by June, 1995, if so, its details?

Mr. Anwar Saifullah Khan: The new Petroleum Policy announced by the government in March, 1994 aims at restructuring of OGCD on commercial lines and strengthening its Board of directors to allow it s complete autonomy and authority in all administrative, operational and financial matters. As a first step, OGDC will be converted into a Joint Stock Company by 30th June, 1995 after necessary amendments to the OGDC Ordinance. The GOP will restruture its investments in OGDC to make it aviable joint stock company. A proposal to this effect was approved in principle by the Cabinet in its meeting held on 22nd August, 1994.

248. * Mr. Khalil-ur-Rehman: will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state what efects the OGDC's privatisation will have on the financial health of the country?

Mr. Anwar Saifullah Khan: No adverse effects. OGDC is not being privatized but restructured and revitalized. The proposal is to disinvest part of the assets in such fields which requires heavy investments by retaining majority share of the Government in OGDC. Government would continue to have at least 51% share; as well as the management.

249. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Religious and Minorities Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to have a moot of various religous leaders to iron

out various differences of opinions?

Minister Incharge for Religious Affairs: Yes, the President of Pakistan in a meeting with Ulema on 9th June, 1994 had desired that he would meet the Ulema after every three or four months to discuss with them suggestions for removing the sectarian tension in the country.

In the context a special session of speeches on "Ittehad Bainul Muslimeen", was arranged during the National Seerat Conference on 22nd August, 1994 in Islamabad, where 26 Ulema from all over Pakistan belonging to various schools of thought gave concrete proposals, which are under consideration of the government.

The Standing Committee of the Senate on Religious Affairs also discussed the issue in their meeting held on 7th September, 1994 in Karachi and prepared a comprehensive report in this regard which is under submission to the Senate.

250. *Mr. Khalil-ur-Rehman: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install catchments and catchment areas to preserve water especially in the water scarce areas?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Yes. The work on the development of Land and Water Resources of Hill Torrents in Pakistan has already been initiated. Mithawan Hill Torrent Pilot Project funded by Japan Government is in progress. The feasibility study of Upper Kaha Hill Torrent in Balochistan is under way through Swedish Grant. The Feasibility Study of D.I. Khan Hill Torrent in NWFP and Khirthan Ranges in Sindh have been carried out. The work on these

projects will be initiated after arrangement of necessary funds. In addition to this, Master Planning Studies for Development of Water Resources of Hill Torrents of Pakistan is in progress.

WAPDA has implemented two PC-II Proforma at a cost of Rs.75.86 million during the period 1980 to 1990. A number of scheme on which work is currently in progress.

Provincial Governments have constructed some and are planning to construct small dams, delay action dams and small irrigation schemes in barani areas, Northern areas, etc. to improve availability of water.

251. *Chaudhry Shujaat Hussain: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) the names of oil companies which have been awarded tenders for the supply of oil since January, 1994; and

(b) whether it is a fact that some of these companies supplied contaminated oil, if so, the names of such companies and the action taken by the government?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) Details are attached.

(b) No.

List of companies supplies oil since January, 1994.

1.	Kuwait Petroleum Corporation (KPC)	Kuwait
2.	Marc Rich	Switzerland
3.	Bakri Bunkers	Saudi Arabia
4.	Fal Oil	U.A.E.
5.	East Africa Maritime	U.A.E.

6.	Vitol	Bahrain
7.	Hascombe Limited.	London.
8.	B.P. Oil	London
9.	Mitsubishi Corporation	Japan
10.	Sabic Marketing Limited	Saudi Arabia
11.	B.B. Naft	Greece
12.	Elf Trading	Switzerland
13.	Independent Petroleum Group (IPG)	Kuwait
14.	Rasanrex	Malaysia
15.	Petro Holding	Hong Kong

252. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the extent of electricity units allowed to be consumed free of charge to the WAPDA officers and employees, separately in each case?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Grade-wise units of free electricity supply concession to the WAPDA officers and employees is at Annexure-A.

Annexure-A.

PAKISTAN WATER AND POWER DEVELOPMENT AUTHORITY

Telephones: 361245 366911/340
Telegrams: WAPDA LAHORE

Services & General Admn.
332-WAPDA House, Lahore.

No. DG (S&GA)/DD/07456/63/44485-45030

6th November, 1991.

OFFICE ORDER

The Authority has been pleased to enhance the concession of free electricity to WAPDA Employees with effect from 1st November, 1991. The revised entitlement per each category of employees will be as under:

Sr. No. Category of employees	Revised Concession
(1) Staff in grade 1 - 4	100 Units per month
(2) Staff in grade 5—10	150 Units per month
(3) Staff in grade 11—15	200 Units per month

(4) Officers in grade 16-17	300 Units per month
(5) Officers in grade 18	600 Units per month
(6) Officers in grade 19	880 Units per month
(7) Officers in grade 20	1100 Units per month
(8) Officers in grade 21	1300 Units per month

Generation Staff

(9) Power Houses Staff in grade 1–4	500 Units per month
(10) Power Houses Staff in grade 5–16	600 Units per month
(11) Junior Engineers (grade 17)	650 Units per month
(12) Senior Engineers (grade 18)	700 Units per month
(13) Deputy Resident Engineer and Resident Engineer (grade 19)	1000 Units per month

2. The concession will continue to be available to the deceased WAPDA employees at the rate of 50% of the revised entitlement for a period of ten years or upto the superannuation of the deceased WAPDA employees whichever is earlier. In case the widows get remarried, this concession will be extended to the minor real children of the employees.

3. The respective Revenue Officers are advised to revise the entitlement for all the employees under their jurisdict.... The adjustment will continue to be made on yearly basis.

4. This issues in modification of Office Order No. SO (G&C) 4 (256) W/14160-310, dated 17-1976 and other related references dated 23-1-1969, 27-1-1969, 24-1-1974, 19-7-1975 and 11-11-1975 on the subject to the extent notified as above.

Sd/-

ERIC MASSEY

Director General.

Distribution

1. As per list D.

2. General Secretary, WAPDA Hydro Electric Labour Union, Lahore.

253. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the quantity in cubic feet of Natural Gas allowed free of charge per month to be consumed by the officers and employees of SNGPL and SSGL, separately in each case?

Mr Anwar Saifullah Khan: SSGCL. - 1. The total quantity of natural gas allowed free of charge per month, on staff tarrif basis, as per terms of service and entitlement approved by the Board of Directors for the total number of Executive Staff and as per Agreement concluded with the Union (CBA) for the total number of Unionised Staff are as follows:

- Executive Staff	15,108,410 C. feet (15,108 MCF)
Subordinate Staff	14,496,000 C. feet (14,496 MCF)
Total	29,604,410 C. feet (29,604 MCF)

SNGPL. - The subordinate staff of SNGPL (The unionised staff) is allowedfree gas facility at their residence on basis of actual gas consumed. However, the executive staff is allowed free gas facility upto a maximum indicated in the following schedule:

Executive Grade	Limit per month
Grade-IX	6.0 HM3=21.294 CFT per month
Gade-VIII	5.5 HM3=19.5195 CFT per month
Grade-VII	5.0 HM3=17.7450 CFT per month
Grade-VI	4.5 HM3=159705 CFT per month
Grade-V	4.0 HM3=14.1960 CFT per month
Grade-IV	4.0 HM3=14.1960 CFT per month
Grade-I - III	3.0 HM3=10.6470 CFT per month

254. ***Dr. Muhammad Rehan**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which WAPDA Headquarters will be shifted to Islamabad?

Malik Ghulam Mustafa Khar: There is no proposal under consideration for shifting WAPDA Headquarters to Islamabad.

255. **Mr. Ilyas Ahmed Bilour**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the causes of WAPDA's continued losses in transmission and distribution system and the steps taken by the government to overcome the losses; and

(b) whether it is a fact that transmission losses are higher in the Area Electricity Board, Peshawar, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) (i) Transmission Losses.- The losses in transmission system are due to flow of load in the system and depend upon the following :-

1. Magnitude of load flowing i.e., directly proportional to the square of

current.

2. Directly proportional to length of line.

3. Inversely proportional to size of conductor.

WAPDA has been continuously trying to improve the system to reduce losses by :

1. Adding more lines in the system to reduce the load flow in various circuits.

2. Enhancing the size of the conductor on various T/lines.

3. Adding new grid stations to reduce transformer losses.

4. Upgrading the operating voltages to reduce load which is major contributor to technical losses.

5. Installing capacitors to improve voltage which further helps in reduction of losses.

Therefore there has been a continuous improvement in the transmission losses from 10% in 1983 to 7.04% in July 1994 which is quite reasonable. However, this is a continous process and as more and more load is increasing further steps are required to improve which shall be implemented keeping in view the funds.

(ii) Distribution losses. Whenever power is transmitted/distributed from one place to another there has to be certain amount of power loss. This loss can not be eliminated altogether. However, with proper investment in the system these losses can be brought down to economical limits. The distribution losses in WAPDA system has been on the decrease since the year 1977 - 79. Losses of 21.7% in 1977-78 have been brought down to 13.4% in 1993-94 by adopting following measures:

The steps taken by WAPDA to reduce losses are rehabilitation of power

system by adding additional lines, bigger capacity conductors, adding additional transformers to share the existing load and meet expected future increase in load. WAPDA has invested about 60 million dollars under USAID programme and under Asian Development Bank loan. Another loan provided by Asian Development Bank amounting to US Dollars 85 million is presently in progress to reduce energy losses in distribution system.

(b) As regards transmission loss in Peshawar Area, it varies in different seasons due to load flow pattern variation. However, these are generally less than 7% which is quite reasonable comparing to other transmission regions.

*256. Disallowed on re-consideration.

257. ***Hafiz Hussain Ahmed**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the date on which electrification work on Male and Ahmed Wal Chagi, started indicating also the present stage of work done in each place and the time by which the work will be completed?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Electrification works of Ahmad Wal of District Chagai has already been completed during 1991-92 and elecricity connections are given to the public of that area. The construction of 45 K.M. 33 KV line and 20 K.M. 11 KV line for Male area were taken in hand and has since been completed which will be energized within two weeks.

258. ***Hafiz Hussain Ahmed**: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the names of the members of Parliament stayed in the Federal Lodges at Quetta, Peshawer, Karachi and Lahore with duration of stay in each case since

December, 1993; and

(b) the names of members and the amount of rent of each lodge outstanding against the individual separately in each case?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: (a & b) The information is being collected from the concerned Federal Lodges. The reply will be placed on the floor of the House, as soon as the same is received.

259. ***Chaudhry Shujaat Hussain:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state total flying hours of the OGDC's aircraft since its purchase and, the maintenance charges so far incurred by the OGDC on this aircraft?

Mr. Anwar Saifullah Khan: Since its induction in late 1983, the OGDC aircraft has flown a total of 6567.30 hours. Maintenance charges incurred on this aircraft from various sources are given below :-

1. CIDA grant:

Procurement of spares and repairs from abroad amounting to C$ 1.122 million financed by CIDA through grant from 1983-92.

2. OGDC own funds:

Payment to PIA for local maintenance amounting to Rs.6.729 million from 1990-94.

3. Procurement of spares and repairs from abroad amount to US$ 0.119 million after expiry of CIDA grant during 1993-94.

260. **Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) whether the agreement/understanding arrived at between the

government, the Austrian Ambassador and the owners of the land of Malam Jabba Project contains that:

(i) all employees required for the project will be recruited from the inhabitants of the area;

(ii) different development works will be started for the development of the area;

(iii) interest free loans will be given to the people of the area to start suitable business for earning their livelihood; and

(iv) the area will be given priority in education, health, communication, electricity, farming etc.; and

(b) whether these terms and conditions of the agreement have been fulfilled, if not, its reasons, and the steps taken by the Government to implement the agreement?

Minister for Culture, Sports & Tourism: (a) (i) The agreement contains no such provision.

(ii) Under Article 9(3) of the Loan Agreement signed between the Government of Pakistan and Austria on 1-7-1976, it was the responsibility of the government of Pakistan to make arrangements for all measures required to be taken to ensure implementation of the regional development plan to be drawn up by the Austrian side. The Austrian Government did not provide any regional development plan for implementation by the Government of Pakistan. The Austrian Authorities later decided that regional development of Malam Jabba/Swat Valley be undertaken by the NWFP Government and also provided a grant of Austrian Schillings 10.00 Mn. (Rs. 20.00 Mn) to them for the purpose. The NWFP Government are taking necessary measures for the regional development of the area.

(iii) There is no such provision in the agreement.

(iv) There is no such provision in the agreement.

(b) The terms and conditions, of the agreement have been fulfilled and the NWFP Government are taken necessary measures for implementation of the regional development plan for the area.

*261. Transferred to Ministry of Education.

262. ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which Bala Kot to Naran area, Kaghan valley, will be linked with Balakot Grid Station?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Reply/information is awaited from WAPDA and will be submitted in the House on the next day of this Ministry.

263. * **Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the steps taken by the government to promote tourism in Kaghan Valley; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to install chair lifts from Kaway to Shogran Payan and from Naran to Lake Saif-ul-Maluk?

Minister for Culture, Sports & Tourism: (a) Kaghan Valley is an attractive tourism area. Apart from the concessions for tourism projects for the whole of the country including Kaghan Valley, the following concessions/incentives, *inter alia*, are admissible to investors in tourism sector in the valley :-

(i) Concessionary loan financing is admissible for tourism projects

in the valley.

(ii) All tourism related projects established between July, 1990 and June 30, 1995 qualify for an eight year tax holiday if established in the valley (including NWFP) where such concession to other industries is allowed.

(iii) Concession of duty free imports admissible to industries in the prescribed areas is also allowed for tourism projects in the Valley.

(iv) All machinery and equipment for hotel industry, recreation, amusement, aviation and transport sector not manufactured in Pakistan is allowed free import under NRI Scheme to investors in the Valley.

(v) Duty concession for BMR purpose in respect of hotel, kitchen equipment for restaurants has also been allowed to the enterpreneurs, who intend to establish tourism projects in the valley.

(b) At present there is no such proposal under consideration of the Tourism Wing, Government of Pakistan to install chirlifts from Kaway to Shogran Payan and from Naran to Lake Saif-ul-Maluk.

264. * Hafiz Hussain Ahmed: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that while electrifying the village Maidad Khel Garh, Tehsil and District Tank, in the year 1987-88 a 100 KV transformer was installed;

(b) whether it is also a fact that the said transformer got out of order in the year 1991 and was replaced by a 50 KV transformer on the under-taking that 100 KV transformer would be installed after repairs; and

(c) whether it is further a fact that the 50 KV transformer is also faulty, if so, the steps taken by the government to install a transformer as per load

requirement?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Yes.

(b) Yes.

(c) Yes. Chairman Area Electricity Board has been directed by WAPDA to replace it by 100 KV transformer immediately.

265. * Syed Muzamil Shah: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is shortage of staff in Islamabad Estate office;

(b) the number of average houses hired annually; and

(c) the number of employees working in all the Estate Offices in the country with office-wise and grade-wise break up and the time by which the deficiency in the staff strength would be made up?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: (a) Yes. Only one UDC is short.

(b) The number of average houses hired annually in Islamabad is 763.

(c) There are 352 employees working in all the Estate Offices. Office-wise and BPS-wise break up is given in the list annexed. Vacant posts will be filled in as per prescribed procedure of the Government.

ANNEXURE

GRADE WISE SANCTIONED [illegible]
ESTATE OFFICES

NAME OF POSTS	GRADE	ISLAMABAD	RAWALPINDI	KARACHI	LAHORE	PESHAWAR	QUETTA	TOTAL
Estate Officer	B-18	1	–				–	1
Addl. Estate Officer	B-17	1	–				–	1
Joint Estate Officer	B-17	1	1	1			–	3

Assit Estate Officer	B-16/17	7	2	5	1	1	1	17
Superintendent	B-16	10	3	7	1		–	21
Accountant Incharge	B-11			1			–	1
Stenographer	B-15/14	1		–			–	1
Chief Inspector	B-14	1					–	1
Stenotypists	B-12	2	1	1			–	4
Assistants	B-11/15	19	7	16				42
Accountants	B-11	4	4	9	2		1	20
Inspectors	B-11/15	2	–	1	–			3
UDCs	B-7/9	10	2	16	2	1	2	32
Sub Inspectors	B-7	1	2	2	1			6
Receptionists	B-6	1	–	–				
LDCs	B-5/7	22	7	27	2	1	1	61
Accounts Clerk	B-5/7	21	8	27	1	1	1	[illegible]
Drivers	B-4/5	3	2	2	1	1	1	10
Despatch Riders	B-4/5	1	–	1			–	[illegible]
D M O	B-4	1	–	1			–	
Daftaries	B-2	3		3				
Naib Qasid	B-1	12	5	16		1	1	3
Sweeper	B-1	1	1	2	–	–		
Farrash	B-1	2	1	1				
Chowkidar	B-1	2	1	3	1	1	1	
Room Bearer	B-1	–	–	1			–	
TOTAL		129	48	145	14		9	35?

266. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the power generated annually through different sources and the actual requirements of the country;

(b) the percentage of annual increased requirements; and

(c) the steps taken by the government to increase the power generation?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Source-wise annual energy generation during fiscal year 1993-94.

Source	Energy Generation (MKWH)
Hydel	19430
Thermal	22559
Total WAPDA	41989
Import from KESC	346
Total system	42335
Short fall	2845
Actual requirement	45180

(b) Percentage increase in annual requirement.

Year	Energy demand (MKWH)	Percentage increase
1990-91	35039	-
1991-92	39398	12.4
1992-93	42045	6.7
1993-94	45180	7.5

(c) Installed generating capacity of the country by the end of the year 1993-94 is 11539 MW which includes 9664 MW of WAPDA, 1738 of KESC and 137MW of Kanup.

Following on-going projects will also be added in the system as per schedule given against these.

		Date of commissioning
1. Mangla unit 10	100 MW	Aug. 1994
2. Kotri CC	40 MW	Sep. 1994
3. Kot Addu CC (9-13)	132 MW	Sep. 1994
4. Kot Addu CC (G-14)	132 MW	Sep. 1994

5. Lakhra FBC Unit 1	50 MW	Oct 1994
		Date of commissioning
6. CC at Faisalabad	40 MW	Oct. 1994
7. Muzaffargarh Unit 5	200 MW	Nov. 1994
8. Muzaffargarh Unit 3	210 MW	Dec. 1994
9. Lakhra FBC Unit 2	50 MW	Jan. 1995
10. Lakhra FBC Unit 3	50 MW	Apr. 1995
11. Muzaffargarh Unit 4	200 MW	May 1995
12. Kot Addu CC(S-11)	100 MW	June 1995
13. Kot Addu CC(S-12)	100 MW	June 1995
14. Kot Addu CC(S-15)	132 MW	Aug. 1995
15. Bin Qasim Unit 6	210 MW	Apr. 1996
16. Muzaffargarh (S-4)	300 MW	May 1996
Total:-	2046 MW	

Total generating capacity of para 1&2 above works out to 13585 MW

Adding Hub (Pvt.) of 4x323 MW = 1292 MW (Dec. 1996-Sep. 1997)

Ghazi Barotha is another Power Generation Project and will generate 1450 MW on completion. The total Generation Capacity after year 2000 will be 14877+1450 = 15327 MW. In addition to above another 5000 MW will be generated in the Private Sector by the end of year 1997.

*267. Transferred to the Ministry of Food, Agriculture and Livestock.

268. ***Syed Ehsan Shah**: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to clean coastal area near Karachi, if so, its details?

Minister for Environment and Urban Affairs: The Prime Minister has constituted a Marine Pollution Control Board headed by the Chief of Naval Staff and the representatives from all over the country including the Environmental Protection Agency, Sindh, Ministry of Communications and Maritime Security Agency.

The Board has so far held three meetings. A PC-I sponsored by Ministry of Communications has been prepared at an estimated cost of Rs.400.00 million for acquiring the sea cleaning equipment in two phases. A study to assess pollution profile of Lyari and Malir rivers is being carried out by Environmental Protection Agency, Sindh at a cost of Rs.106 million.

269. ***Mr. Shahzad Gul:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the government has announced 600 billion rupees development package to generate hydro-electric power energy by WAPDA, in Swat, Dir, Chitral, Mansehra and Kohistan Districts of NWFP

(b) whether it is also a fact that WAPDA has identified about 30 sites, excluding Bhasha and Kala Bagh, for constructing small dams on rivers Swat, Pankora, Chitral, Saran, Kunar etc. for generation of about 17000 MW electric energy; and

(c) the time by which work on this package will start?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Development package of 600 billion rupees to generate Hydro Electric Power by WAPDA in Swat, Dir, Chitral, Mansehra and Kohistan Districts of NWFP has not been assigned to WAPDA.

(b) WAPDA has planned/identified only the following hydropower

sites on Swat, Panjkura and Chitral rivers :-

(1) Mirkhani-Khazana	(Panjkura river)	110 MW	identification level
(2) Mirkhani-Kalangai	(Swat river)	256 MW	- do -
(3) Kalam	(Swat river)	116 MW	- do -
(4) Munda	(Swat river)	600 MW	Prefeasibility/Feasibility study.
(5) Golen Gol.	(Chitral river)	16 MW	- do -

(c) As per remarks on item (A) above.

270. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state with reference to the Senate Question No. 39 dated 15-2-94

(a) whether it is afct that the Chinese nuclear deal for production of 300 MW energy was originally based upon the number of co-production implying transfer of technology to Pakistan but later on the basis was changed to turnkey basis, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the government to go back to the co-production basis?

Reply not received.

271. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Works, Environment andUrban Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Prime Minister has decided that the maximum period allowed to a government servant retaining a government house after his transfer/retirement would be two months, if so, the date of the decision and the names, designation, house number of the officers from whom possession has been taken over by the Estate Office in pursuance of the decision of the Prime

Minister; and

(b) the names of Officers occupying C-type and above and category-II and above houses beyond the period of six months from date of their transfer/retirement indicating also their designation, date of their transfer/retirement, number of notices issued for vacation of the house and the reasons for not vacating the house separately in each case?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: (a) Yes. The date of decision is 28-7-1994. No quarter/house has so far been got vacated in pursuance of Prime Minister's decision as the amendment in the relevant rules is under process.

(b) List attached.

Annex-A

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF THE NAMES OF THE OFFICERS OCCUPYING G/CAT. II AND ABOVE TYPE HOUSES BEYOND THE PERIOD OF SIX MONTHS FROM DATE OF THEIR TRANSFER/RETIREMENT

G/CAT-II

S No.	Name Desig Deptt	Quarter No.	Dt. of Transfer retirement	Number of Notice issued	Remarks
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. Abdullah Khadam Hussain, J.E.A. M/o Education	23-Cat. II, G-10/2.	17-7-91	--	Court case.
2.	Prof. Anwarullah, Research Adviser, Fed. Shariat Court.	71-Cat. II, I-8	4-11-91		Court Case.
3.	Mr. Muhammad Shoaib Suddle. D.I.G. R.Pindi	114-Cat. II, I-8.	7-8-93	One	Retention has been granted as the Officer is not using DIG residence at Rawalpindi
4.	Mr. Faqir Zia Masoom, Director, Narcotic Control Div.	4-D, St. 31, F-8/1.	27-7-93	One	Further action for vacation of the house is being taken
5.	Mr. Muhammad Akhtar, Retd. Member, N.I.R.C	100-II, F-6/3.	22-4-93		The retention up to 22-4-1996 has been granted under the instruction received from Prime Minister Secretariat

6.	Mrs. H.N. Pirzada, Principal, Islamabad Model College for Girls.	95-II, F-6/3	18-12-93		Court case.
7.	Mr. Mashkoor Ahmed Khan, Spl. Secy. Establishment Division	94-II, F-6/3	18-12-93	One (Ejectment notice.)	Court case.
8.	Mr. R.A. Akhund, Secy., Finance Division	71-I, F-6/3.	4-1-94		Retention allowed up to 2-1-95 under the instruction received from Prime Minister Secretariat.
9.	Dr. Muhammad Afzal, Chairman, M/o Food and Agri.	18-Cat. I, I-8	31-7-93		Court case.
10.	Mr. Jehandad Khan.	21-Cat. II,	26-3-94		Court case.

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES

2. **Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Works, Environment and UrbanAffairs be pleased to state the details of Government Servants in B-19 and above awaiting allotment of government accommodation with grade-wise break-up?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: The grade-wise details are given as under :-

B-19.	B-20	B-21	B-22
449	170	11	Nil
	Total:- 630.		

3. **Mr. Khalil-ur-Rehman:** Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the discretionary quota of the Minister and that of out of turn allotment committees for the allotment of government accommodation;

(b) the quota fixed for allotment of government accommodation for the persons awaiting allotment; and

(c) the number of allotments of G-type and above houses made by the Minister for Housing and Works out of his discretionary quota and out of the

general waiting list since 1991 with year-wise break-up?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: (a) The determination of the percentage of discretionary quota of the Minister is under finalization. However, the quota of Out of Turn Allotment Committee is 30% under the existing rules.

(b) As per Pakistan Allocation Rules, 1993, the quota for General Waiting list is 70%.

(c) 95. List attached.

STATEMENT SHOWING THE PARTICULARS OF ALLOTMENTS OF G/Cat.II AND ABOVE CATEGORIES MADE W.E.F. 1.1.91 TO UPTO DATE UNDER THE ORDERS OF THE MINISTER FOR HOUSING AND WORKS.

S.No.	NAME DESIGNATION & DEPARTMENT	ALLOTTED QUARTER	Date of Allotment.
1.	Mr. Abid Javed Akbar, Dy. Secy. M/O. Finance.	1-G, F-6/4.	4.2.91.
2.	Mr. Ghulam Mustafa Kazi, Dy. Secy. Works Div. Ibd.	119-G, G-6/3.	30.9.91.
3.	Mr. Abdul Rehman Qureshi, Chief, Corporate Law Authority.	4-A St. 31, F-8/1.	2.10.91.
4.	Mr. Amir Khan Wazir, S.O. Planning Div.	13-B Park Road, F-8/1.	9.10.91.
4.	Mr. Khizar Hayat Khan, Dy. Secy. Establishment Div..	133-H, F-6/3.	18.9.91.
5.	Saeed Shafqat Khan, Director, F.I.A. X3	3-Cat.I, I-8.	16.1.91.
6.	S. Irshad Hussain, D.I.G. P.N.C.B.	41-Cat.I, I-8.	26.2.91.
7.	Mr. Mubark Shah, P.I.O. P.I.D.	20-Cat.I, I-8.	31.8.91.
8.			
	1992.		
1.	Mr. Khalid Akbar, Dy. Secy. Youth Affairs Div.	30-Cat.II, G-10/3.	12.2.92.
2.	A.R. Abid Dy. Secy. M/O. R. Affairs.	22-A Cat.II, G10/2.	17.3.92.
3.	Mr. M. Abbas, Director, M/O. Foreign Affairs.	27-A, Cat.II, G-10/2.	19.3.92.
4.	Mr. Ahmad Owais Pirzada, Dy. Secy. M/O. Finance.	11-Cat.II, G-8/2.	26.3.92.
5.	Mr. Amir Ahmed Afaq Ahmad Shah Bukhar, D.F.A. Finance Div.	12-Cat.II, G-8/2.	2.4.92.
6.	Prof. M. Saleem, Lecturer, F. Govt. College for Men.	19-Cat.IIx, I-8.	9.6.92.
7.	Mr. Rakan Abdullah Gardazi, Dy. Secy. States & F.R.	26-B St. 27, F-8/1.	21.9.92.

8.	Mr.Riaz Akhtar,Dy.Secy.M/O. Production.	29-B Park Road,F8/1.	27.9.92.
9.	Mr.Arif Mansoor,Dy.Secy. N.A. Sectt.	10-Cat.II, I-8.	27.9.92.
10.	Mr.Atiq-ur-Rehman, Dy.Secy. State & FR Div.	9-Cat.II,G-10/2.	14.10.92.
11.	Mr.Abdul Wadood Khattak,Dy.Secy.Culture & Sports Div.	67-Cat.II,I-8.	1.11.92.
12.	Mr.M.B.Lakho,Director, Narcotic Control Board.	19-A Cat.II,G-10/2.	22.10.92.
13.	Mr.Javed Akhtar,Press Secy. P.M. Sectt.	8-A St.27,F-8/1.	27.12.92.
14.	Mr.Muhammad Faheem,Jt.Secy. M/O.Finance.	24-G, F-6/3.	27.9.92.
15.	Mr.Muhammad Razi Abbas,Dy.Secy.M/O.Education.	20-G, F-6/4.	23.11.92.
16.	Mr.Sikandar Hayat Jamali,Member,Planning Div.	124-H, F-6/3.	1.10.92.
17.	Mr.Tariq Aziz,Chief, C.B.R.	119-H, F-6/3.	11.11.92.
18.	Mr.Moinuddin Siddiqui,Jt.Secy.M/O.Production.	23-Cat.I, G-8/2.	28.1.92.
19.	Mr.Mazhar-ul Haq,Siddiqui,Secy.M/O.Education.	29-Cat.I, I-8.	11.2.92.
20.	Mr.Aijaz Malik,Addl.Secy. M/O.Production.	49-Cat.I, I-8.	11.2.92.
21.	Dr.A.Aziz Khan,Jt.Educational Adviser,M/O.Education.	6-Cat.I, G-10/2.	9.6.92.
22.	Mr.Muhammad Iftikhar Ahmed,Jt.Secy.Works Div.	8-Cat.I,St.24,F-8/2.	16.11.92.

1993.

1.	Mr.Tariq Shafiq,Dy.Secy. Finance Div.	1-G, F-6/4.	10.1.93.
2.	Mr.Karamat Hussain Niazi,Dy.Secy. N.A. Sectt.	6-G, F-6/4.	9.6.93.
3.	Mr.M.N.K.Hamayun, D.G. Wafaqi Mohtasib Sectt.	86-G, G-6/3.	10.7.93.
4.	Mr.Rafaqat Hussain Raja,A.H.C. Livestock Div.	6-G, F-6/3.	13.10.93.
6.	Mr.Saad Sharif,Director, Pak.Norcotic Control Div.	18-Cat.II,G-10/2.	20.2.93.
7.	Mrs.Tahira Mazhar,Director,Manpower Div.	33-Cat.II,G-10/2.	14.4.93.

8.	Mr. Asghar Mahmood, PSP, Dy. Director, D.I.B.	26-Cat.II, I-8.	5.7.93.
9.	Mr. Inam-ur-Rehman Sehri, Dy. Director, F.I.A.	12-A St. 10, F-8/3.	7.7.93.
10.	Mr. Amjad Sheikh, Jt. Secy. Defence Production Div.	14-Cat.II, St. 39, F-7/1.	7.7.93.
11.	Mr. Muhammad Yousaf, Chief Reporter, N... Sectt.	6-Cat.II, I-8.	7.7.93.
12.	Mr. Sadiq Ali, Asstt. Professor, Islamabad College for Boys.	29-Cat.II, I-8.	10.7.93.
13.	Mrs. Asyia Mughal, Princiapl, Fatima Jinnah Spl. Centre.	37-Cat.II, I-8.	10.7.93.
14.	S. Iqbal Hussain, Director, M/O. Inf. & Broadcasting.	3-A St. 62, F-8/4.	17.7.93.
15.	Mr. Abdul Majid, OSD, Establishment Div.	50-Cat.II, I-8.	17.7.93.
16.	S. Javed Raza, Dy. Secy. Works Div.	27-Cat.II, I-8.	18.7.93.
17.	Mr. Salim Gul, Dy. Director General, P.I.D.	92-Cat.II, I-8.	5.10.93.
18.	Mian Muhammad Hanif, Director, General, F.P.S.C.	121-H, F-6/3.	5.7.93.
19.	Mr. Abdul Rehman Khan, Prime Minister's Inspection Commission.	57-I, F-6/3.	26.5.93.
20.	Maj. Ben. Abdul Qayyum, Member, F.P.S.C.	9-Cat.I, I-8.	3.1.93.
21.	Mr. B.R. Awan, Jt. Director, D.I.B.	14-Cat.I, G-10/3.	23.2.93.
22.	Mr. Asad Mahmood Alvi, Member, P.M. Inspection Commission.	23-Cat.I, I-8.	5.7.93.
24.	Dr. Noor Muhammad Larik, Dy. Director General, Fed. Bureau of Statistics.	16-Cat.I, I-8.	7.8.93.
25.			

1994.

1.	Ch. Khadim Hussain, Dy. Director, F.I.A.	92-G, G-6/3.	5.7.94.
2.	Mr. Feroz Khan, Director, N.A. Sectt.	8-Cat.II, G-10/2.	1.8.94.
3.	Mr. Abdul Sattar Rajpur, Consultant, M/O. Health.	2-Cat.II, G-8/2.	3.8.94.

4.	Mrs. Amtal Karim Cyprian, Dy. Director, Fed. Dte. of Edu.	101-G, G-6/3.	3.8.94.
5.	Mr. Ashfaq Ahmad Gondal, PIO, P.I.D.	1-G, F-6/4.	7.8.94.
6.	S.M.H. Bokhari, Secretary, C.B.R.	33-G, F-6/3.	23.8.94.
7.	Mr. Rashid Ahmad, Director, P.M. Sectt.	9-G, F-6/3.	31.8.94.
8.	Prof. Abdur Rauf Malik, Fed. Dte. of Education.	102-G, G-6/3.	1.9.94.
9.	Mr. Muazzam Shah, Director, P.M. Sectt.	18-G, F-6/3.	21.9.94.
10.	Dr. Atta Muhammad Panhwar, R.O. P.M. Sectt.	8-B St. 27, F-8/1.	22.7.94.
11.	Mr. Javed Masood, Member, Corporate Law Authority.	3-A St. 62, F-8/4.	22.7.94.
12.	Mr. Fateh-ul-Mulk, Executive Engineer, Pak. P.W.D.	3-B St. 62, F-8/4.	23.7.94.
13.	Mr. Saeed Ahmed, S.O. Works Div.	16-Cat. II, I-8.	25.7.94.
14.	Mrs. Hameeda Qais, Asstt. Professor, Fed. Govt. College for Girls.	12-A St. 25, F-6/2.	30.8.94.
15.	S. Iqbal Hussain Shah, Dy. Secy. M/O. Inf. & Broadcasting.	21-Cat. II, G-10/3.	31.8.94.
16.	Mr. Ali Khan Subuphoto, Asstt. Solicitor, Law & Justice.	1-A St. 15, F-6/3.	7.9.94.
17.	Mr. ~~xxxxxx~~ Taja Muhammad Samo, Chief, Corporate Law Authority.	25-Cat. II, I-8.	22.9.94.
18.	Mr. Ria Sikandar Ahmad, Dy. Secy. P.M. Sectt.	88-B, F-6/3.	22.7.94.
19.	Mr. Muhammad Aslam Sanjrani, Establishment Div.	44-B, F-6/3.	4.8.94.
20.	Mr. Aslam Qureshi, Secretary, M/O. Commerce.	72-I, F-6/3.	25.7.94.
21.	Sahibzada Masood Ali, OSD, Establishment Div.	56-I, F-6/3.	1.8.94.
22.	Mr. Muhammad Riaz, D.G. Pak. P.W.D.	54-I, F-6/3.	8.8.94.
23.	Mr. Muzaffar Abbas, Information Adviser to the President.	7-Cat. I, G-10/3.	7.7.94.
24.	Mr. M. Tahsin Khan Iqbal, Jt. Secy. Board of Investment.	44-Cat. I, I-8.	2.8.94.
25.	Mrs. Tabassum Ihsan, Asstt. Professor, F.G. College for Women.	3-Cat. I, G-10/3	8.8.94.
26.	Mr. Abdul Waheed Bhatti, Secy. Fed. Land Commission.	25-Cat. I, I-8.	16.8.94.

27.	Dr. Aqdas Ali Kazmi, Economic Consultant M/O. Commerce.	46-Cat.I, I-8.	13.9.94.
28.	Mr. Shahid Ahmad, D.G. Dte.Gen. of Oil Concession M/O.Pet. and N.R.	3-Cat.I, I-8.	18.9.94.

Secretary's Houses

1991.

Nil

1992

Nil

1993

Nil

1994.

1.	Mr. Fazalullah Qureshi, Jt. Chief Economist, Planning Division.	8-B St. 33, F-8/1.	10.7.94.
2.	Mr. A. Rehman Malik, Director, F.I.A.	13-E St. 34, F-6/1.	21.9.94.

4. **Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the Present stage of work done on the electrification of village Karumb Ilyas, Tehsil Gujar Khan, District Rawalpindi and the time by which connections will be provided to the applicants; and

(b) whether it is a fact that WAPDA has been asking the applicants individually to purchase service poles, if so, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Village Karumb Ilyas, Tehsil Gujar Khan has been electrified and 90 Nos. new connections have been given upto 7-9-1994, out of the total 97 applications received upto 18-7-1994.

(b) It is not a fact that WAPDA has been asking the applicants to purchase the service poles.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین- حاجی نور شیر صاحب کی رخصت کی درخواست ہے انہوں نے ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۲۷ تا ۲۹ ستمبر ایوان کی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین- شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب فتح محمد خان صاحب ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ ۲۵ تا ۲۷ ستمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے ان دنوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

پروفیسر خورشید احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! آپ کو یاد ہوگا کہ آج کے اجلاس کے آغاز میں لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا آپ نے صحیح کہا کہ ہمارے رولز میں کچھ ambiguity ہے لیکن اسی اثنا میں میں نے کتابیں دیکھ لی ہیں۔ اور میں آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا May کی پارلیمنٹری پریکٹس کی طرف خصوصیت سے --------

جناب چیئرمین۔ اقبال صاحب' ذرا سنیں یہ serious point ہے' جی جناب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ خصوصیت سے اس کا صفحہ ۲۰۱ ملاحظہ فرمائیں میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں جس میں لیڈر آف دی ہاؤس کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ جو حق لیڈر آف دی ہاؤس کو حاصل ہے یا منسٹر کو سٹیٹمنٹ دینے کے لئے حاصل ہے' وہ intervene کر سکتا ہے مختلف اوقات میں اور برٹش پارلیمنٹ کے اندر' یہ بات آپ کے سامنے رہے کہ بیس دن رکھے گئے ہیں جس میں کہ ہاؤس کا جو بزنس ہے وہ اپوزیشن سیٹ کرتی ہے کہ کس ایشو پر کتنا وقت صرف ہونا ہے' اور چونکہ ایک تیسری پارٹی بھی وہاں موجود ہے اس لئے انہوں نے یہ نظام بنایا ہے کہ بیس میں سے سترہ دن جو ہیں' الفاظ یہ ہیں -

Of the twenty opposition days, 17 are at the disposal of the Leader of the Opposition and three at the disposal of the second largest party.

اور اس میں کس issue پر ڈسکس کرنا ہے It is decided, proposed by the Opposition.

جناب چیئرمین۔ آپ نے یہ فرمایا کہ statement دینے کا right ہے وہ کیا ہے وہ portion بتائیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں پڑھتا ہوں آپ کے لئے -

Accordingly, the Opposition has acquired the right to exercise the initiative in selecting the subject of debate on a certain number of days in each session and on such occasions as the debate on the address in reply to the Queen's Speech or

from time to time by putting down motions of censure.. The Leader of the Opposition is by custom accorded certain peculiar rights in asking questions of ministers and members of the shadow cabinet and other official Opposition spokesmen are also given some precedence in asking questions in debate.

اور پھر اس کے بعد انہوں نے ۲۹۷ کو refer کیا ہے اگر آپ ۲۹۷ صفحہ آپ نکال لیں تو پھر آپ وہاں دیکھیں گے کہ سوالات کے بارے میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ کسی بھی سٹیج پر یہ سوال کیا جاسکتا ہے لیکن جو اس سے بھی اہم چیز ہے وہ یہ ہے کہ صفحہ ۳۰۷ کے اوپر ایک اہم چیز آئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب ذرا نوٹ کرتے جائیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اور وہ یہ چیز ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہونے کے بعد اور نارمل بزنس شروع ہونے سے پہلے یہ پریکٹس برٹش پارلیمنٹ کے اندر ہے کہ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن کسی مسئلے کو اٹھانا چاہتا ہے تو وہ اس کو اٹھا سکتا ہے اور ایسی چیز ہاؤس آف لارڈز کے اندر بھی کہی گئی ہے۔ ان تمام چیزوں کو میں چاہتا ہوں کہ آپ دیکھ لیں اور ہمارے ہاں---

جناب چیئرمین۔ میں دیکھ لوں گا۔ I think, what we should do is کہ میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے علیحدہ میٹنگ کر کے ------

پروفیسر خورشید احمد۔ اور انڈین پارلیمنٹ کے بارے میں جو میں جلدی میں دیکھ سکا تو اس کے ہاں بھی صفحہ ۱۱۹ پر discuss کیا گیا ہے اور اس میں ایک دلچسپ جملہ یہ بھی ہے

while eschewing obstructionism as such, the Leader of the Opposition, if he feels that the Government is trying to slide over an important issue and shunning parliamentary criticism, can rightfully demand debate on that issue.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ تو میں ان سے میٹنگ کر کے we will find out what will be the position جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, on point of order. You take the sense of the Hosue and give a ruling, otherwise......

جناب چیئرمین۔ ruling تو ابھی کوئی بھی نہیں دی۔

I said, I will discuss it and then see what we can do. Because you see under our Rules, the Leader of the House does not have the right..

Mian Raza Rabbani: This is exactly, what I am going to point out.

Mr. Chairman: But I think, they should have a right.

یعنی وہ علیحدہ بات ہے۔ either by tradition or custom کیونکہ منسٹر کو تو right دیا ہوا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, I agree with you 100 percent, but I was just going to draw a distinction in what Prof. Sahib had read from May's and the statement that he was making. It is completely different. Because our rules here specify that apart from a Minister, not even the Leader of the House, has the right to make a statement at any time. Sir, we are ready to discuss the amendment. But at the moment....

Mr. Chairman: I am conscious of this.

PRIVILEGE MOTION (i) RE: ALLEGED BAN ON THE ENTRY OF SENATOR MR. AJMAL KHATTAK AND MIAN MUHAMMAD NAWAZ SHARIF IN SINDH

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: An illegal, unconstitutional, unethical and unrealistic order of the Government of Sindh under the directions of the Federal Government to bar the entry of Muhammad Ajmal khan Khattak, member of this august [illegible]ise and Mian Muhammad Nawaz Sharif, President, Pakistan Muslim League. This action of the Government of Sindh and the Federal Government has deprived the Senator and the others to go to Sindh, which is part

of this country and where the Senators can not be refused the entry and it has hampered the exercise of the lawful functions of the Senator who is deeply interested in all the federating units of Pakistan. Since this question has come to the knowledge of the undersigned during the session, therefore, it is requested to your honour to allow to raise this question now after the question hour.

جناب چیئرمین۔ جی بھنڈر صاحب یہ مجھے آپ کا بھی مل گیا ہے اور پروفیسر خورشید صاحب کا بھی مل گیا ہے۔ Let me examine it, and let me see what we can do about it.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ لاءمنسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ انہیں objection نہیں ہے کمیٹی کو refer کیا جائے۔

جناب چیئرمین ۔ ابھی میں نے اس کو examine بھی نہیں کیا۔ Because you raised it during the session, so we still have tomorrow.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ گزارش اتنی ہے کہ اگر ان کو اعتراض نہیں ہے۔ تو کمیٹی کو refer کرنے میں کیا حرج ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, on a point of order. There is already a tradition, the Chair had on the 14th when we had moved an adjournment motion, killed it in his chamber. .....

Mr. Chairman: No, they are separate issues. Let me examine the privilege motion and we will see. We still have tomorrow.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is exactly what I am saying that you should be allowed to examine it.

Mr. Chairman: No. No, please don't quote any ruling for this, because there is no ruling on that..

کہ میں ہر ایک چیز examine کروں گا۔ I can take up a privilege motion straight away

under the rules.

Mian Raza Rabbani: Sir, I agree with you, ... I will not argue with you.

Mr. Chairman: You must understand that there is a distinction between the privilege motion, under the rules, I can take up. But I am not taking it up, because I am not............

Mian Raza Rabbani: Sir, strictly speaking, if one was to go through the rules in reference to an adjournment motion as well. You would find that it is within the discretion of the Chair to take it up, if the adjournment motion has been submitted two hours prior to the commencement of the sitting, then it is within the discretion of the Chair, if he thinks that the matter is urgent, he can take it up at that sitting also.

جناب چیئرمین- ٹھیک ہے جب کوئی مسئلہ آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے - جی Leader of the Opposition کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: This is what I wanted to submit that the matter is very urgent. Tomorrow is a date when the Senator Mr. Ajmal Khattak and the Leader of the Opposition are going to Karachi, and their entry has been banned. So, if the matter is discussed today, the Government can formulate its opinion. They can also talk to the Provincial Government. And I think, by discussing it today, things can be resolved.

جناب چیئرمین- دیکھیں جی ابھی میں نے اس کو examine نہیں کیا کہ اس کو ہاؤس میں لانا چاہوں گا یا نہیں چاہوں گا- rules کی کوئی conditions satisfy ہوتی ہیں کوئی نہیں ہوتیں۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ کل اگر یہ معاملہ پیدا ہو گیا تو پھر۔ after the event ۔

جناب چیئرمین۔ یعنی اس میں ..... I have not been able to ۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔ Court of Law کی بات نہیں ہے۔ The Law Minister had approached کہ legislation کے بارے میں زیادہ وقت چاہئیے تو ہم نے کہا کہ اس کو آپ اگر بھیج دیتے ہیں Privileges Committee کے پاس، تو باقی وقت تو legislation کے لئے بچ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ by consent کوئی چیز ہوتی ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہے۔

راجہ محمد ظفرالحق ۔consent بھی ہے

سید اقبال حیدر ۔ میں نے کہا ہے Leader of the Opposition سے اور سندھ سے میں نے سندھ کی صورتحال کی رپورٹ بھی میں نے منگوائی ہے کہ پتہ چل سکے کہ اس الزام میں کہاں تک حقیقت ہے اور کیا وجوہات ہیں، جو کچھ مجھے صبح ،تھوڑی دیر پہلے اطلاع ملی تھی وہ یہ تھا کہ سندھ حکومت نے حفظ ما تقدم کے طور پر اور ان کی پرسنل سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لئے سندھ میں اور خصوصی طور پر کراچی میں خاص طور سے جس طرح تشدد اور دہشت۔ گردی کے واقعات ہو رہے ہیں اس کو مد نظر رکھتے ہوئے محترم رہنماؤں کے اعلی مقام کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے تحفظ کے لئے اور احتیاطی preventive measures کے طور یہ پابندی لگائی ہے۔ مظاہروں پر یا احتجاج پر ہماری حکومت کو کوئی اعتراض نہیں ہے اگر یہ چاہتے ہیں ، گو کہ یہ privilege motion رول کے مطابق نہیں بنتا But let it be referred to the committee.۔

Mian Raza Rabbani: Sir, there should be an amendment to the privilege motion to the effect that there is no breach of privilege in terms of the Leader of the Opposition. In terms of the honourable Senator yes, but there cannot be a breach of his privilege

جناب چیئرمین۔اگر لاءمنسٹر صاحب اور ان کو اعتراض نہیں ہے ۔

Then it goes to the committee.

(Interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, it is not a question of member of Parliament it is a question of the Senate. There is no breach of privilege in terms of the Leader of the Opposition.

Mr. Chairman: At this stage this question is not even relevant because the committee will decide.

اس وقت تو یہ ہے کہ by consent this debate is being.

Mian Raza Rabbani: Sir, the point is this that before you can send even if it is by consent the question arises that the Chair has to apply his mind whether the privilege motion is in conformity with law or not

جناب چیئرمین ۔جب وہ آپس میں راضی ہیں ۔تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔

میاں رضا ربانی ۔راضی ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے ۔ کہ per se ایک illegal act جو ہے وہ legal بن جائے گا۔ اگر معزز سینٹر کی بات ہے تو I will sit down.

Mr. Chairman: The point that a certain statement has been made by the Law Minister,

consent ہو گیا ہے یہ فیصلہ اب کمیٹی کرے گی کہ breach بنتی ہے کہ نہیں بنتی ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, in my opinion it does not constitute a breach of privilege, it is not a privilege motion.

(interruption)

Mr. Chairman: The statement of the Law Minister is that he feels it is not a privilege motion but nevertheless he wants it to go to the committee because there will be an arrangement between them.

Mian Raza Rabbani: Right Sir, but nevertheless I would also like

it to form a part of the record.

I am not deciding any - جناب چیئرمین - ریکارڈ میں تو آ گئی نا آپ کی بات .
-thing.

Mian Raza Rabbani: Sir, because there is no breach of privilege of the Leader of the Opposition in terms of the Senate.

Mr. Chairman: I am not deciding anything.

میری بات تو سن لیں ناں -

I am neither saying that it is a breach of privilege, nor am I saying that it is not a breach of privilege, let the committee decide.

by consent ہو رہا ہے تو اس میں جھگڑا کیا کرنا ہے پھر - باری باری جناب ' جی کمال اظفر صاحب-

Barrister Kamal Azfar: Sir, we are facing a difficulty because the rules have not defined what is a question of privilege. I had suggested to Senator Anwar Bhinder and Senator Aitzaz Ahsan that since they are senior Counsels they can sit together, examine the law and at least inform the committee what a question of privilge is. Becuase that question is begged under the rules. It only says a question of privilege will be referred, but what is a question of privilege? Recently there was a judgment of the Supreme Court also, in which they said this concept of privilege is a *anathema* to the concept of a quality and it came in the way when I was arguing the case of the MNA Mr Asif Ali Zardari this judgment decided against us, when the question of his attendance was there in the last Assembly. So, Mr. Anwar Bhinder says we do not have the right to go into this question or what is the privilege or not. So at least this matter should be clarified and the committee should first determine or

the House should tell us what is the question of privilege.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں اس وقت تو معاملہ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے ۔ تو پھر جب کمیٹی سے فیصلہ آئے گا ہاؤس کے پاس ہاؤس دیکھ لے گا۔

(interruption)

Mr. Chairman: Let me hear, what has happened is that by consent without any preconditions the matter has gone to the committee.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! جو ہاؤس نے فیصلہ دیا ہے میں اس کو وہ نہیں کرنا چاہتا لیکن میری نگاہ میں یہ مسئلہ ایسا تھا کہ یہ کمیٹی کی بجائے ہاؤس میں ہی آنا چاہئیے تھا ۔اس لئے کہ ہاؤس ہی اس معاملے میں اپنے ایک ممبر کی voilation of privilege کے بارے میں فوری ایکشن لے سکتا ہے ۔ میں اس پر آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ the urgent matters which require the immediate intervention of the House, if they should occur during the sitting of the House may be raised at once. inspite of, the interruption in the debate or other proceedings, except if a division is in progress. A complaint on such a matter is entertained by the House as soon as it is raised.

جناب چیئرمین۔ نہیں پروفیسر صاحب آپ کی بات صحیح ہے۔ جب ایک consent سے بات ہو گئی ہے تو پھر اس جھگڑے میں کیوں پڑیں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے take up کر لیا ۔ میری نگاہ میں یہ مسئلہ ہاؤس کی interpretation کا تھا اور ہاؤس یہ کہتا ہے کہ ان کے اوپر جو پابندی ہے وہ غلط ہے تا کہ گورنمنٹ proper طریقے سے لے سکے۔

Mr. Chairman: Please, Please let me finish up this matter

کیونکہ ایک چیز پر consent ہو گئی ہے تو اس مسئلے میں تب جایا جاتا جب consent نہ ہوتی ہو ۔ let us finish it. Let the committee decide and then we will see it.

Prof. Khurshid Ahmed: Let it be on record that I wanted the

House to intervene.

(Interruption)

Mr. Chairman: We will come to that when that stage comes. Now, it has gone to the Commitee. Let him quote. At this stage, I am not deciding anything. All that has happened is that, without the pre-condition, the matter has gone to the Committee. Let the Committee examine.

Mian Raza Rabbani: Sir, but my basic argument is still there that even if two parties give consent, let us forget the House, I mean, you are a Jurist, to an illelgal act, does that make the act legal?

Mr. Chairman: That is right. But your Law Minister is saying one thing and you say another thing.

(Interruption)

Mian Raza Rabbani: No, Sir. There is no contradiction. My only question is that let the matter go to the Committee but the Chair, using its own inherent powers, made an amendment that there was no breach of privilege as far as the Leader of the Opposition was concerned. That is all.

Mr. Chairman: The Chair has not yet seen it, what is this matter? I want time to examine it but since the parties have agreed چیئر نے تو یہ کہا تھا کہ on it. I did not even examine it. جی فرمائیے، آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Sir, I am on a point of order. I wanted to express myself first, Sir, but anyway, afterwards.....

جناب الیاس احمد بلور - مسئلہ ہمارا ہوتا ہے، مسائل ہمارے ہوتے ہیں اور ربانی صاحب اتنا ٹائم لے جاتے ہیں اور آپ ان کو اتنا ٹائم دیتے ہیں، میں نہیں سمجھتا، کیوں؟

جناب چیئرمین۔ نہیں قانون کی بات کرتے ہیں ناں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ قانون کی بات تو یہ ہے کہ ' قانون تو ان کے وزیرقانون نہیں سمجھتے ' ان کو وزیر قانون بنا دیجئیے گا ' وزیر قانون کو پیچھے بٹھا دیں ' ان کو وزیر قانون بنا دیں۔ میرا problem یہ------

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ اگر interpretation کے اوپر ہاؤس میں point of order raise نہیں ہو گا تو پھر point of order کس چیز کے لئے ہے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا point of order کی بنیادی بات یہ ہے کہ جب کوئی اور بات کر رہا ہو

you see, I always give you time so, why are you so impatient. Whenever you asked for time I gave it to you تو اس لئے یہ مناسب نہیں ہوتا کہ کوئی اور بات کر رہا ہے تو آپ اٹھ کھڑے ہوں ' نہیں جب وہ بات کر چکیں اور آپ بات کرنا چاہیں تو ضرور کریں۔ جی جناب بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب' میں یہ ہاؤس کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں' جیسے وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ ہم نے ان رہنماؤں کی حفاظت کے لئے یہ قدم اٹھایا ہے ' تو ہم انہیں یہ request کرتے ہیں کہ یہ قدم واپس لے لیں ' اپنی حفاظت ہم خود کرنا جانتے ہیں اور ہم نے اپنی حفاظت ہمیشہ خود کی ہے ' ہمیں ان کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے ' ان کا تو بس چلے تو ہم پر یہ لوگ گولیاں چلائیں ۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال' یہ مسئلہ اب چلا گیا ہے۔ جی کمال اظفر صاحب۔

Barrister Kamal Azfar: I happened to have been elected as Chairman of the Committee on Rules and Procedure and Privileges. Now firstly, the question is what is jurisdiction of this Committee? What is the matter of privilege, that has to be defined. Secondly, also the question is raised that we

cannot cite the British Constitution because that is an unwritten Constitution based on practice and convention. We have a book on the Rules of Procedure and Privilege and these powers are derived from this. So, I wish and request Prof. Khurshid Ahmed not to keep citing ......

(Interruption)

Mr. Chairman: I, would suggest that you should not get perturbed by somebody citing a book
آپ کی کمیٹی میں معاملہ جانے گا initially you have to decide. آپ کی کمیٹی فیصلہ کرے گی ۔ پھر ہاؤس میں یہ آنے گا ، دیکھا جانے گا۔ and as far as the Chair is concerned, I have given no ruling either way. جی بھنڈر صاحب - on point of order -

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: There is one clarification which is required by your honour, as well as by the House. The question was what is the privilege? If we examine any particular motion, whether that forms a breach of privilege or not, a question was raised that whatever matter is referred to the Committee, the Committee can only go into that matter. Now, the question arose, what is the privilege? As your honour knows that it is not defined. It is not exhaustively defined in the Constitution. It is not exhaustively defined in the rules and so far as our law on the subject is concerned, that is very very limited. So, question arose and I brought it to the notice of the learned Chairman that we should have a reference from the House that we should define as to what are the actual privileges. So that, for the coming motions and for the coming times, everybody should be clear that this is the privilege of this august House and for that the authority from this House.....

جناب چیئرمین : اس وقت میں کوئی رولنگ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہوں - اس

وقت پوزیشن یہ ہے کہ آپ کے پاس کچھ precedents ہیں - کوئی conventions ہیں - کوئی قانون ہے - initially آپ لوگ فیصلہ کریں - جب ہاؤس میں آئے گا یا کوئی reference کا موقع آئے گا - اس سے reference لے لیں گے -

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب ' یہ گزارش ہے کہ کمیٹی کو اتھارٹی دے دیجئے کہ اس معاملے پر غور کر کے رپورٹ کرے -

جناب چیئرمین : بہرحال اس وقت میں کچھ نہیں کرنا چاہتا - کمیٹی جو مرضی ہے کرے اپنے دائرہ اختیار کے مطابق ' جب ہمارے پاس آئے گا پھر دیکھ لیں گے -

Barrister. Kamal Azfar: How can a restriction on a member of the National Assembly be breach of Privilege of this House and to referring the matter to us, Sir.

جناب چیئرمین : تو آپ فیصلہ کریں ناں - کچھ تو کرکے بھیجیں - جی جناب مندوخیل صاحب -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : میں صرف ریکارڈ کے حوالے سے کہ ہمارے ایک محترم دوست اس مسئلہ کو privilege کے حوالے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے - پروفیسر صاحب نے جو arguments دیئے ہیں وہ صحیح ہیں - کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ آج ہمیں اس پر بحث کرنی چاہیئے - پھر بھی میں آپ کو بتاؤں کہ precedents اور جیسا کہ کمال اظفر صاحب نے فرمایا کہ رولز یہاں نہیں ہیں . نہیں ایسی بات نہیں-----

جناب چیئرمین : نہیں وہ ٹھیک ہے لیکن اب چلا گیا ہے معاملہ - جب بات ہو گئی ہے - فیصلہ ہو گیا ہے -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : ایسی بات نہیں ہے-

All matters not specifically provided for in the rules and all questions relating to the detailed working of these rules shall be regulated in such manner as the Chairman may, from time to time, direct

یعنی آپ ایسے ہی precedent practice کے علاوہ یہاں ہونا چاہئے۔ آپ کو یہ اختیار ہے۔

جناب چیئرمین۔ جب ایسا موقع آئے گا تو پھر کریں گے۔ جی جناب Leader of the House کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

Malik Muhammad Qasim: When the matter is gone to the Privileges Committee, then both the sides should not be allowed to speak on that motion at all. I only wanted to submit that.

جناب چیئرمین : جناب حافظ صاحب، آپ کیا فرما رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد : میں گزارش کروں گا کہ ہمارے رضا ربانی صاحب نئے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں اب تو کافی پرانے ہو گئے ہیں۔

حافظ حسین احمد : نہیں، نہیں، کافی نہیں ہے۔ اقبال حیدر ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی انہوں نے حفاظت میں لیا تھا، اور عبداللہ شاہ بھی ہمارے ایوان کے رکن تھے۔ میں نے جو تحریک استحقاق دی ہے وہ جناب اجمل خٹک کے بارے میں ہے جو ہمارے سینٹ کے رکن ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہاں پر تمام ارکان کا استحقاق یکساں ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کل رضا ربانی صاحب، اللہ نہ کرے لیکن ان کے ساتھ بھی یہی کچھ ہو سکتا جو اقبال حیدر کے ساتھ ہوا تھا۔

ii) Re: nonfulfilment of assurance about installing STD system in the financial year of 1994.

Mr. Chairman: Adjournment Motion No. 1. Syed Muhammad Fazal Agha Sahib.

Syed Muhammad Fazal Agha: Privilege Motion, Sir.

Mr. Chairman: OK. This is an incorrect misleading information furnished by the PTC.

Syed Muhammad Fazal Agha: Thank you, Sir. I beg to move that my privilege as a member of the Senate as well as the privilege of this House has been breached due to nonfulfilment of the assurance by the PTC authorities given by Mr. Ghulam Akbar Lasi, Minister Incharge for Communications in replyto starred question No. 85 asked by me on 24-2-1994 in which a categorical assurance was made that all 154 stations mentioned in the reply would be linked through direct dialing system during the financial year ending 30th June, 1994.

Mr. Chairman: Today, Minister of Communications is not here, probably.

Syed Muhammad Fazal Agha: Lasi Sahib is there.

Mr. Chairman: Would you reply?

Mr. Gnulam Akbar Lasi: Yes, Sir.

Syed Muhammad Fazal Agha: Factually a few stations have so far been reportedly linked with direct dialing facility, resultantly the information given by the Minister concerned on the floor of the House has proved to be a deliberate, wrong and misleading information. I believe that the officials concerned had not furnished the correct information on the floor of the House which has given rise to this motion. I, therefore, beg to move that the regular proceedings of the House may be adjourned and the motion may be discussed.

جناب چیئرمین- جی جناب لاسی صاحب-

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Opposed Sir.

جناب چیئرمین- جی فرمائیے کیا بات ہے اس میں-

سید محمد فضل آغا۔ میں مختصر بیان دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں، آ گئی بات اس میں وضاحت سے آ گئی ہے۔ جی جناب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ اس میں صورتحال یہ ہے کہ Communications Ministry کی طرف سے میں نے کہا تھا کہ ہم اس سال یہ جو ۱۵۴ stations ہیں ان کو direct dialing سے ملا دیں گے۔ اس میں ۷۵ فیصد کام ہوا یعنی 154 میں سے 113 کو direct dialing سے ملا دیا گیا۔ اب رہا سوال کہ باقی تیس یا پینتیس جو stations ہیں وہ ابھی تک کیوں نہیں ملا سکے۔ تو جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں معزز سینیٹر سے ادب سے یہ کہوں گا کہ گورنمنٹ جو بھی commitment floor پہ کرتی ہے یعنی کسی سال کے لئے کہ یہ پروجیکٹ اس سال complete ہوں گے تو وہ ان کے ایک اپنے اندازے ہوتے ہیں، وہ estimates بناتی ہیں۔ اور اس میں جو natural difficulties یا ایسی کوئی انہونی باتیں جن کا پتا نہیں ہوتا جیسے کوئی بارش ہو گئی، سیلاب آ گیا، طوفان آ گیا اور بے شمار چیزیں ہیں۔ تو 75 percent کام complete ہونا indicate کرتا ہے کہ گورنمنٹ کا جو ایک اندازہ تھا وہ کسی حد تک درست تھا۔ لیکن بعض stations پہ جناب والا! زمین پہ کسی نے کیس کر دیا، کوئی شخص کورٹ میں چلا گیا اور منسٹری مجبور ہوئی کہ وہاں وہ کام نہیں کر سکی۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے assurance in good faith دی تھی deliberate بات نہیں تھی، یہ حالات ایسے ہوئے۔

غلام اکبر لاسی۔ جی ہاں کوئی deliberate اس میں نہیں ہیں اور یہ انشاء اللہ بہت جلد ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب فضل آغا صاحب، وہ کہہ رہے ہیں کہ 75 percent کام ہو گیا ہے۔ and good faith assurance دی تھی۔

سید محمد فضل آغا۔ تفصیل--

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ کا آ گیا ہے، تفصیل سے آ گئی ہے بات۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں، تفصیل نہیں آئی، ابھی انہوں نے جون تک۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش تو سن لیں، اگر آپ ایسے ہی rule out کرنا چاہتے ہیں تو پھر کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں میں rule out، نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ۔۔۔

سید محمد فضل آغا۔ عرض یہ ہے کہ گورنمنٹ کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہوتی ہے کہ جو target ہوتے ہیں وہ ہمیشہ 25%, 30%, 40% and 50% مکمل نہ ہو ۔ ایسی گورنمنٹ جو اپنی feasibilities اور assurances کی fulfilment نہیں کر سکتی ہے اس کو resign کرنا چاہئیے۔ جن کے planning target صحیح نہیں ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے تو قوم تباہ ہو رہی ہے۔ گزارش تو یہ ہے۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ میری گزارش سن لیں، مجھے حق ہے کہنے کا۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی بات صحیح ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ انہوں نے خود فرمایا ہے جی ہم ۵۰ فیصد کر سکے ہیں، اب اس بات کی حقیقت کہاں سے آئے گی کہ انہوں نے جو اسٹیشن بنائے ہیں وہ صحیح ہیں۔ پہلے انہوں نے کہا تھا کہ جون تک، یہ دوسرے مہینے، فروری میں انہوں نے assurance دی تھی کہ جون تک ۱۵۴ سٹیشن سارے ڈائریکٹ ڈائلنگ سے ملائے جائیں گے اور یہ گورنمنٹ کے ٹارگیٹ اور feasibility اور تمام ساری باتیں ہونے کے بعد یہ بات ہوئی تھی۔ اور اب یہ دیکھا کہ 75 percent کام نہیں ہوا بلکہ 60 percent کام ہوا ہے۔ ۴۰ سٹیشن ابھی نہیں ہوئے۔ جو انہوں نے بتائے ہیں ان کی assurance کون دے گا کہ وہ بھی ہوئے ہیں کہ نہیں۔ کیونکہ پہلے غلط بیانی ہو چکی ہے تو دوسری پہ کیسے ہم اعتبار کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بڑا serious مسئلہ ہے۔ انہوں نے تو بہت انہونی بات کی، پتا نہیں ان کے ساتھ ساری باتیں انہونی ہوتی ہیں۔ جواب پوچھو تو اس کا مکمل نہیں ہے، information مانگو تو وہ collection result صحیح نہیں ہیں۔ ہم

assurance مانگتے ہیں تو وہ انہونی ہو جاتی ہے۔ میں نے آپ سے پہلے عرض کیا کہ 36 assurances انہوں نے پچھلے تین sessions میں دیں، ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ یہ سب میں انہونی باتیں ہوتی ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ House کے ساتھ خدا کے لئے مذاق نہ کیا جائے۔ آپ سے اس لئے استدعا کر رہا ہوں کہ مجھے بات کرنے دیں اور یہ جو مجھے۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں، بات تو آپ نے کی ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ اس کی کیا یقین دہانی ہے کہ سب ہو گئے ہیں کیونکہ میں تو یقین نہیں کر سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ یہ بنیادی اصول ہے کہ assurance جو ہوتی ہے منسٹر کی assurance ہو، unless it is a deliberate lie یا ایک misleading statement -- normally is not a basis of a privilege motion انہوں نے جو بات اس وقت کی تھی اور ان کا good faith یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوشش کی، ۷۵ فیصد ہو گیا ہے، کچھ کام رہ گیا ہے، وہ بھی کوشش کریں گے مکمل ہو جائے گا۔

سید محمد فضل آغا۔ میں عرض کرتا ہوں ۷۵ فیصد کام نہیں ہوا، ۶۰ فیصد کام ہوا ہے۔ گورنمنٹ کی efficiency اگر یہ ہے کہ وہ by the end of the financial year-----

جناب چیئرمین۔ تو اس کو آپ اپنی Assurances Committee میں کیوں نہیں لیتے۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب Assurances Committee میں تو کوئی آتا ہی نہیں ہے نہ کوئی جواب آتا ہے۔ میں نے آپ سے عرض کیا 36 assurances پڑی ہوئی ہیں۔ ایک تو اگر آپ سننا چاہتے ہیں Floor of the House پر تو Assurances Committee کو سٹاف جو sanction ہوا تھا وہ ملا نہیں ہے۔ وہ اپنی full efficiency پر کام نہیں کر سکی۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ وہ مجھے بتائیں ناں، how can we arrange that?

سید محمد فضل آغا۔ میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحبان نے کبھی بھی Assurances Committee کی میٹنگ attend نہیں کی۔ اور ان

کے Secretaries بھی نہیں آتے ہیں۔ یعنی پچھلے دنوں ہماری Assurances Committee کی ایک میٹنگ ہوئی تھی ہم کوئٹہ اس کمیٹی کو لے گئے لیکن کسی منسٹری سے کوئی نمائندہ ہمارے ساتھ نہیں گیا۔

جناب چیئرمین۔ چلیں ہماری آج میٹنگ ہو رہی ہے ناں Chairmen کی تو اس میں we will look into this

سید محمد فضل آغا۔ تو اب assurances کا یہ حال ہے میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کس طرح یہ بات بنے گی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ تو اب یہ کیا بتا رہے ہیں جی کہ باقی چالیس کب تک ہوں گے؟

جناب چیئرمین ۔ یہ privilege motion تو نہیں بنتی ۔ اس کو Assurances Committee میں بھیج دیتے ہیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ اس میں اب کیا ہو رہا ہے ؟ لاسی صاحب جو فرما رہے ہیں کہ جو ۴۰ مل رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ فرما رہے ہیں کہ ۷۵ فی صد کام ہو چکا ہے اور کوئی ۲۵ سٹیشنوں کے کنکشن ابھی........

سید محمد فضل آغا۔ یہی بات کہہ دیں یہ کب تک کام ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ کچھ بتا سکیں گے لاسی صاحب کہ یہ کب تک ہو جائے گا۔

جناب غلام اکبر لاسی۔جناب والا! یہ جلد سے جلد کر دیں گے ۔ اس پر گورنمنٹ پوری طرح توجہ دے رہی ہے اور جو باقی ہیں وہ جلد سے جلد کرا دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ لیکن لاسی صاحب جب آپ ایسی assurance دیتے ہیں تو ان کو لکھ بھی دیا کریں کہ میں نے یہ بات کی ہے ۔ Please do it as early as possible. تاکہ محکمے

جناب غلام اکبر لاسی۔ سر ہم محکمے کو ہدایت کر رہے ہیں کہ جلد سے جلد کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب آپ کی privilege motion ہے۔ آپ اسے take up کرنا چاہیں گے؟

(iii) Re:neglegence of WAPDA with reference to village elecetrification programme.

Mr. Shahzad Gul: With your permission, Sir. "In compliance with direction by WAPDA authorities, I indicated settlements(Izafi abadis) of different villages for electrification upto a ceiling of Rs.3.5 million for the year 1993-94. At the time of selection of villages for electrification I had assured the inhabitants of the areas that electricity will be supplied to their villages very soon. However, not a single pole or other material has been transported to these villages for starting the work of extending the power supply line so far. The inhabitants are pressing hard for power supply and I have no answer to satisfy them. When they see the inauguration ceremonies of village electrification programme on PTV by the members of ruling party, they bitterly protest in anger. The WAPDA authorities have paid no heed to my repeated requests. This gross negligence and unprecedented attitude of WAPDA authorities have breached my privilege as a Senator."

جناب چیئرمین۔ ملک صاحب آپ نے یہ privilege motion دیکھ لی ہے۔ آپ اس پر کیا کہنا چاہیں گے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ I oppose it. لیکن میرے پاس جو information ہے اس کے مطابق ان کے حکم کے مطابق سات گاؤں electrify ہو چکے ہیں، جن کے نام میرے پاس موجود ہیں۔ پانچ اور نئے گاؤں انہوں نے نامزد کئے ہیں۔ ان کی feasibility report تیار

ہو رہی ہے اور یہ دیکھا جا رہا ہے کہ وہ اس criteria میں آتے ہیں یا نہیں آتے ۔ لیکن یہاں جواب دینے سے پہلے کل ہی میں نے instructions بھیج دی ہیں وہاں کے افسران کو کہ اس میں تاخیر کیوں ہوئی ہے اور اگر تاخیر ہوئی ہے تو فوری طور پر ان کی feasibility بنا کر بھیجیں اور اگر ہو سکے تو ان پر فوراً کام شروع کر دیا جائے۔ اس لئے ان کا کوئی استحقاق مجروح نہیں ہوا۔ لیکن اگر اس میں تاخیر ہوئی ہے تو اس میں میں معذرت کرتا ہوں اور آئندہ اگر مجھے ویسے بھی کہیں تو میں ان کے کہنے پر بھی کوشش کروں گا کہ ان کا مسئلہ حل ہو جائے۔

جناب چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب کیا فرمائیں گے آپ ۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا ! ایک بات ہے جو ملک صاحب نے مہربانی کی کہ میرے سات گاؤں جو ہیں وہ electrify ہو چکے ہیں ۔ وہ ۹۴-۱۹۹۳ء کے نہیں ہیں ۔ وہ ۹۲-۱۹۹۱ء اور ۹۳-۱۹۹۲ء کے ہیں ۔ ۹۴-۱۹۹۳ء میں ایک گاؤں بھی نہیں ہوا ۔ میں ان کا مشکور ہوں کیونکہ کل میں نے ذاتی طور پر بھی ان سے استدعا کی تھی اور انہوں نے مہربانی کی تھی اپوزیشن کے واک آؤٹ کے بعد وہ منانے کے لئے ہمارے پاس آئے تھے تو میں نے ان سے یہی استدعا کل بھی کی تھی اور انہوں نے یہی فرمایا تھا کہ میں کوشش کروں گا ۔ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ میں تو ریکارڈ پر بات لایا ہوں اور ان کے نوٹس میں ذاتی طور پر بھی اور privilege motion کے ذریعے بھی کہ ہم لوگوں کے سامنے شرمندہ ہو رہے ہیں ۔ اس پر جلدی جلدی کام شروع کرایا جائے اور جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ میں محکمہ سے غفلت کی وجوہات بھی دریافت کروں گا تو یہ مہربانی کریں کہ جتنی جلدی ہو سکے اس پہ کام شروع کروائیں ۔ جناب والا! ایک دوسری بات، فنڈز کے سلسلے میں کل جو واک آؤٹ ہوا تھا اس میں دس لاکھ روپیہ میں نے اپنے ۹۴-۱۹۹۳ء کے فنڈ میں سے صرف electrification کے لئے مخصوص کیا ہے ۔ وہ پیسے بھی ابھی تک release نہیں ہوئے اور میں نے ملک صاحب سے اس سلسلے میں بھی گزارش کی تھی کہ اگر وہ دس لاکھ روپے بھی release ہو جائیں اور اس سے بھی بجلی کا کام ہو جائے جن گاؤں کی میں نے نشاندہی کی ہے یا identify کئے ہیں تو یہ بہت بہتر ہو گا ۔ میں اس کے لئے ان کا مشکور ہوں گا ۔

جناب چیئرمین۔ ملک صاحب آپ نے ان کی شکایت سن لی ۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ دس لاکھ روپے کا مجھے علم نہیں تھا ۔ بہرحال میں اس کا

بھی پتا کروا لیتا ہوں ۔ لیکن جہاں تک ان کے پانچ گاؤں کا تعلق ہے اس کے بارے میں میں پہلے ہی instructions دے چکا ہوں اور ان کی progress report. ان کو پہنچا دیں گے تاکہ یہ مطمئن ہو سکیں ۔

Mr. Chairman: Thank you. So, not pressed in the light of the assurance.

Mr. Shehzad Gul: Yes, Sir.

Mr. Chairman: Not pressed. Now, we come to adjournment motions.

حافظ حسین احمد۔ جناب والا! یہ طے پایا تھا کہ سینڈک پروجیکٹ کے مسئلے پر .....

جناب چیئرمین۔ سینڈک کہاں سے آ گیا یہاں ۔

حافظ حسین احمد ۔ کل ڈپٹی چیئرمین صاحب نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ اسے out of turn لیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین۔ out of turn میں ہے ۔ کیوں جی لاءمنسٹر صاحب آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

حافظ حسین احمد۔ لاسی صاحب سے پوچھیں ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! اس وقت تو اتنے سارے adjournment motions ہیں تو اسے آج نہیں، کل لے لیں ۔

جناب چیئرمین۔ آدھا گھنٹہ ہی تو ہو گا اس کے لئے ۔ Total time is half an hour. ۔ وقت تو آدھا گھنٹہ ہی ہے ۔ چاہے یہ لے لیں یا کوئی اور لے لیں ۔

سید اقبال حیدر۔ اس پر ہم حافظ صاحب سے بات کر لیتے ہیں اسے کل لے لیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تو سب کا مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ سب کا ہے ، لیکن دیکھیں، out of turn پر وہ کہتے ہیں کہ آج کی

بجائے کل لے لیں۔ تو آپ کو کیا اعتراض ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ حافظ صاحب' اس کو کل کے لئے رکھ لیں۔ میرے پاس اس کے متعلق پوری اطلاعات نہیں ہیں ۔ میں اس پوزیشن میں نہیں کہ آج اس پر صحیح جواب دے سکوں ۔

حافظ حسین احمد۔ میں پڑھ دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ پڑھنے کا کیا فائدہ ہو گا۔

حافظ حسین احمد۔ کل رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کل اجلاس ختم ہو رہا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ اگر آج آپ طے کر لیتے ہیں تو کل اسے پہلے نمبر پر رکھ لیں گے ۔ آپ آپس میں طے کر لیں ۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ مجھے اسے پڑھنے دیں ۔

جناب چیئرمین۔ فائدہ کیا ہو گا ۔ اگر کل آ جائے اور اس پر ان کو اعتراض نہیں ہے تو کل take up کر لیں گے ۔

حافظ حسین احمد۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ بات کریں گے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ مان گئے ہیں کہ اسے کل لے لیں ۔

حافظ حسین احمد۔ ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین۔ بلور صاحب on a point of order ۔

جناب الیاس احمد بلور ۔جناب چیئرمین! کل لیڈر آف دی ہاؤس نے یہ فرمایا تھا کہ فنڈز کے بارے میں یہاں آج categorically کوئی جواب دیں گے ۔

سید اقبال حیدر۔ آج کے متعلق تو نہیں کہا تھا۔

جناب الیاس احمد بلور۔آج کے متعلق کہا تھا ۔ آپ ریکارڈ اٹھا کے دیکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔ کس نے کہا تھا۔

جناب الیاس احمد بلور۔لیڈر آف دی ہاؤس نے ۔

جناب چیئرمین۔ چلیں وہ آتے ہیں تو ان سے پوچھ لیں گے ۔

جناب الیاس احمد بلور۔وہ پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب چیئرمین! کل ٹیلی ویژن نے اتنی بڑی خبر دی ہے لیڈر آف دی ہاؤس کی کہ یہ assurance دی گئی ' وہ assurance دی گئی ۔

جناب چیئرمین۔ تو ٹھیک ہے وہ آگئے ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔میری عرض سن لیں ۔ ایک پیسہ فنڈ کا سندھ کے اربن علاقے کے سینیٹرز کو نہیں ملا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ بیان سن لیں ' نئی بات شروع نہ کریں' آج statement انہوں نے دینی ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔جناب والا! کیا adjournment motions کا وقت ختم ہو گیا ہے ؟

جناب چیئرمین۔ ابھی تو شروع ہی نہیں ہوا ۔ انہوں نے ایک نیا issue اٹھا دیا ہے کہ انہوں نے statement دینی ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔تو مطلب ہے کہ ابھی وقت ہے اس میں۔

جناب چیئرمین۔ ابھی ہے ۔ ملک صاحب ۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I have seen that statement also and I had said that myself and Malik Ghulam Mustafa Khar and the Law Minister we would go to the Prime Minister and I shall give a categorical statement today in the House. But when they read my statement, they must have read that the Prime Minister has also left for Nawab Shah. I was not aware of that. Therefore, I seek some more time from the House and let us not make fun of

each other. I am as much concerned as you are concerned. This is the money which has to be spent for the betterment of the people of Pakistan, whether they belong to your party, my party or any other party. It is to be spent for the whole of the country and I will do and, we all will do our level best that the Senators must get their development funds. But please give us time.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جب پرائم منسٹر صاحبہ یہاں نہیں ہے تو وہ کیسے بات کر سکتے ہیں۔ adjournment motion جناب منظور احمد گچکی صاحب ۔ ظفر صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

Adjournment motions: (i) Re: the act of dumping lethal chemicals at Gadani which threatens the maritime life

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب چیئرمین! میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر ایک اہم قومی اور فوری نوعیت کے معاملے پر بحث کی جائے ۔ روزنامہ 'انتخاب' مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں ایک خبر چھپی ہے کہ ساحل بلوچستان پر گڈانی کے مقام پر ناکارہ بحری جہازوں سے زہریلے کیمیکل گرائے جانے کے عمل میں اضافہ ہو گیا ہے ۔ جس کی وجہ سے گڈانی اور دوسرے علاقوں میں سمندری حیات ، خاص طور پر مچھلی اور جھینگے بڑے پیمانے پر مر رہے ہیں۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور حکومت کی فوری توجہ کا حامل ہے ۔ لہذا اس معاملے کو زیر بحث لایا جائے تاکہ مناسب تجاویز مرتب کی جا سکیں ۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی جاری کارروائی روک کر ایک اہم ، فوری اور قومی اہمیت کے مسئلے پر غور کیا جائے۔ روزنامہ "انتخاب" مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ ساحل بلوچستان پر گڈانی کے مقام پر ناکارہ بحری جہازوں سے زہریلے کیمیکل گرائے جانے کے عمل میں اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے گڈانی اور دوسرے علاقوں میں سمندری حیات ، مچھلی اور جھینگے بڑے پیمانے پر مر رہے ہیں ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور حکومت کی فوری توجہ کا حامل ہے ۔ لہذا اس معاملے کو زیر بحث لایا جائے تاکہ مناسب

تجاویز مرتب کی جا سکیں -

جناب غلام اکبر لاسی - جناب والا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور اگر اس پر ایوان میں بحث ہو جانے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں -

Mr. Chairman: Does the House grant leave-

(The leave was granted).

Mr. Chairman: OK. This is admitted. It will be taken up for discussion at the appropriate time. Now, we move to the next item. Yes, Zafar Sahib, on a point of order.

Mr. Zafar Muhammad: Sir, yesterday, I had raised a very important issue about the funds. Today, I found that all the newspapers have not mentioned anything what I stated yesterday. Yesterday, we saw a walk out by the Opposition on the point of release of funds and today the issue has again come up. The assurances were made by the Government that the funds would be released. My submission was that these 25 lacs of rupees which are given as funds to the Senators and to the MNAs, is not an amount which can meet the requirement of any substantial development. Besides, I had stated that it is generally treated by the public that this amount of 25 lac is being consumed by the Senators and MNAs and that also maligns the character of the members of the House. That is the general impression. To remove this, I have suggested that this should be stopped altogether. No one should be given this. Neither the Government, nor the Opposition.

جناب چیئرمین - آپ کا کہنا یہ ہے کہ کسی اخبار نے carry نہیں کیا -

جناب ظفر محمد - جناب، کسی اخبار نے carry نہیں کیا - اور یہ بڑی اہم بات ہے - اس کو اس لحاظ سے دیکھئے کہ ۲۵ لاکھ ہیں - لیکن آج کل ان سے بنتا کیا ہے - اس رقم سے ایک

نالی اور ایک سڑک بھی نہیں بنتی ۔ کچھ بھی نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین۔ ہم تو اخبارات کو request ہی کر سکتے ہیں کہ وہ آپ کی بات کو carry کریں۔

جناب ظفر محمد ۔ ہاں ہم request کر سکتے ہیں That this should be highlighted.

Mr. Chairman: So, I can only convey your request to the Press to highlight this point.

Mr. Zafar Muhammad: Thank you.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! زکواۃ آرڈیننس ۱۹۸۰ میں نافذ کیا گیا تھا اور اب صورتحال یہ ہے کہ Finance Act کے ذریعے اگست میں بلوچستان کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہاں کے جو ۴۰۶ ملازمین ہیں وہ سارے برطرف ہیں ۔ وہ وفاقی حکومت کی ذمہ داری میں نہیں آتے ہیں ۔ اب اندازہ لگائیں کہ ۴۰۶ خاندان پریشانی کے عالم میں ہیں ' نہ صرف یہ بلکہ جون سے ان کے جو ۱۶ کروڑ روپے صوبائی زکواۃ کونسل کے پاس تھے' وہ بھی منجمد کر دیئے گئے ہیں۔ خاص طور پر ان ملازمین کو یہ پریشانی لاحق ہے کہ ۱۹۸۰ سے وہ لوگ مختلف جگہوں پر ملازمت کر رہے ہیں ۔ وہ سینئر ملازمین ہیں ان کا مستقبل بالکل غیریقینی ہوگیا ہے اور وفاقی حکومت کہتی ہے کہ ان کو صوبائی حکومت لے لے ۔ صوبائی حکومت کا تو بلوچستان میں یہ حال ہے کہ چپڑاسی کی ایک اسامی create نہیں کر سکتی ۔ یہ صورتحال ان کے لیے پریشان کن ہے ۔ میں آپ کے توسط سے اس طرف وفاقی حکومت کی توجہ دلاؤں گا کہ جب آپ وہاں ۷۰۰ اسامیاں دے رہے ہیں تو ان 406 کو بھی ان میں absorb کریں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں نے اس کا نوٹس لے لیا ہے لیکن گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ کل ایک استحقاق کا سوال آنے والا ہے جو اسی مسئلے کے بارے میں ہے ۔ یہ question of privilege آپ کے سیکریٹریٹ میں process ہوچکا ہے اس کا ہے تو اس کو کل لے لیں گے کیوں کہ آج تو وقت نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, my motion may kindly be taken out of turn. I will read.

جناب چیئرمین۔ آج move نہ کریں۔ آج تو ایک admit ہو گئی ہے اس لئے بات ختم ہو گئی ہے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir. it is on bifurcation of Sindh.

جناب چیئرمین۔ تو اس کو کل take up کر لیں گے۔ مجھے دے دیں۔ آج ایک admit ہو چکی ہے اسلئے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔

You see, when one adjournment motion is admitted, all the others are finished.

آپ مجھے دے دیں and if both sides agree, I will take it up tomorrow. جی جناب کمال اظفر صاحب ایٹم نمبر ۳۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the privilege motion moved by Senator Malik Muhammad Hayat regarding press report appearing in the daily "Nation" dated 2nd March, 1993, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Kamal Azfar under sub-rule(1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privileges on the privilege motion moved by Senator Malik Muhammad Hayat regarding press report appearing in the daily "Nation" dated 2nd March, 1993, be condoned till today.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No.4.

Report of the Standing Committee -presented.

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to present report of the Committee on Rules of Procedure and privileges on the Privilege Motion moved by Senator Malik Muhammad Hayat regarding the press report appeared in the daily "Nation" dated 2nd March, 1993.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No.5, Kamal Azfar Sahib.

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on privilege motion moved by Senator Muhammad Ibrahim Khan regarding the inflated figures of health bills of the members of Parliament published in the monthly "Hekayat", Lahore, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Kamal Azfar under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on privilege motion moved by Senator Muhammad Ibrahim Khan regarding the inflated figures of health bills of the members of Parliament publihsed in the monthly "Hekayat", Lahore, be condoned till today.

(The motion was carried.)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No.6.

Report of the Sanding Committee-presented

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to present report of the Committee on Rules of Procedure and privileges on the privilege motion moved by Senator Muhammad Ibrahim Khan regarding the inflated figures of health bills of the members of Parliament published in the monthly "Hekayat", Lahore.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No.7.

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the privilege motion moved by Senators Hafiz Hussain Ahmed, Mir Abdul Jabbar, Syed Abdullah Shah and Khawaja Muhammad Asif regarding the alleged illegal detention of Senator Qazi Hussain Ahmed, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Kamal Azfar that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the privilege motion moved by Senators Hafiz Hussain Ahmed, Mir Abdul Jabbar, Syed Abdullah Shah and Khawaja Muhammad Asif regarding the alleged illegal detention of Senator Qazi Hussain Ahmed, be condoned till today.

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Next Item No.8.

Report of the Standing Committee-presented

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to present report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the privilege motion moved by Senators Hafiz Hussain Ahmed, Mir Abdul Jabbar, Syed Abdullah Shah and Khawaja Muhammad Asif regarding the alleged illegal detention of Senator Qazi Hussain Ahmed.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 9. Khalil-ur-Rehman Sahib.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Mr. Chairman, I present the Special Report of Functional Committee on Human Rights on the issue of plight of child in the country.

جناب چیئرمین۔ آپ کی delay نہیں ہوئی۔ One of the Reports کہ delay نہیں ہے اس میں کوئی بھی۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: No Sir, it is not delayed.

Mr. Chairman: That is very good.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir. I have something to submit which concerns the Senate and the Senate Committees. Sir, in the past, some excellent reports have been submitted at the cost of lot of hard work and lot of expense. I name one, there was one on Sindh situation. I wish somebody had taken notice of it. Apparently, there is no response to these reports which are submitted here and probably the reason is because the legislature is also the governor and they are in clash. And I would like to submit here that this is a very vital issue

and it may be discussed in this House. So that the examiner takes a congnizance of it. Failing which the Committee intends to communicate directly with the Ministry concerned and ask for their accountability in the Committee meetings. Failing which Sir, the Committee intends to go to the media to appeal to the Government and the public. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین۔ بہرحال اس میں اقبال حیدر صاحب ۔ آج ہماری میٹنگ ہو رہی ہے نہ

Just the suggestion which we obviously کی Chairmen of Standing Committees be discussing in the meeting of the Chairmen. The other day, the British delegation came to see me اور انہوں نے کہا کہ ان کے جو رولز ہیں یا ان کی جو روایات ہیں وہ یہ ہیں کہ جب Standing Committee کی رپورٹ آتی ہیں the Government makes a reply within a reasonable time.

یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ اس کو دیکھ کر یہ کہہ دیتے کہ جی غلط ہے منظور نہیں ہے یا منظور ہے۔ لیکن reply ضرور کرتی ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کم از کم It is considered by the Government and then they make a reply. So I think we will discuss it in our meeting. So, next is Mr. Rafiq Ahmed Sheikh.

Report of Standing Committee on Railways(Amendment) Bill, 1994-presented

Sheikh Rafiq Ahmed: I present the Report of the Standing Committee on the Railways (Amendment) Bill, 1994.

Mr. Chairman: The Report stands presented.

Iqbal Haider Sahib, No.14.

Ordinances - laid.

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman. With your permission, I lay before the Senate the following Ordinances as required by

clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Senate (Election) (Fifth Amendment) Ordinance, 1994 (No.LVIII of 1994).
2. The National University of Sciences and Technology Ordinance, 1994 (No.LIX of 1994).
3. The Pakistan Water and Power Development Authority (Second Amendment) Ordinance, 1994 (No.LXIII of 1994).

Mr. Chairman: So, the Ordinance stands laid, under article 89, sub article(2).

پروفیسر خورشید احمد ۔ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ ۱۵ تاریخ سے یہ اجلاس شروع ہے اور یہ ordinances اس سے پہلے کے غالباً جاری ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں، یہ ایک کا تو مجھے پتہ ہے، جو پچھلے دنوں میں جاری ہوا باقی کا پتہ نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ کیا وجہ ہے، اس کو اتنا late کیوں رکھا گیا ہے؟

جناب سید اقبال حیدر ۔ نہیں late اتنا نہیں ہوا ہے ۔ دراصل ---

پروفیسر خورشید احمد ۔ کتنا ہوا ہے یہ بتا دیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ نہیں، نہیں ۔ یہ Ordinances تازے ہی ہیں ۔ اور اس سیشن سے پہلے جاری ہونے تھے ۔ اور گزشتہ سیشن سے بعد جاری کئے گئے ہیں ۔ کوئی غیر ضروری تاخیر نہیں ہوئی ۔

جناب چیئرمین ۔ ان کا مطلب یہ ہے جی کہ یہ ہاؤس پچھلے ۱۲ دنوں سے چل رہا ہے، اگر اس سے پہلے جاری ہونے تھے تو فوری طور پر ہاؤس میں کیوں نہیں آئے ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب اس کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جب اجلاس کو پندرہ دن شروع ہوئے ہو گئے ہیں تو پہلے دو

تین دن میں ان کو آ جانا چاہئے تھا۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب میں آپ کی اس تجویز کو مد نظر رکھوں گا۔

The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill , 1994- Passed.

Mr. Chairman: Next is Iqbal Haider Sahib, No.12.

Further consideration on the following motion moved by Syed Iqbal Haider , Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs, on 27th September, 1994:-

سید اقبال حیدر ۔ بھنڈر صاحب آپ نے تو تقریر کر لی تھی

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ آپ نے فرض کر لیا ہے کہ ہماری ہر ایک تقریر ہوگئی ہے اس پر تقریر میں نے نہیں کی تھی ۔ آپ نے فرمائی تھی ۔ اگر اور کچھ فرمانا ہے تو فرمالیں ؛

سید اقبال حیدر ۔ بھنڈر صاحب نے ضرور اس کو oppose کیا تھا لیکن میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس بل کے اغراض و مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی زیادہ مخالفت نہ کریں۔ اس کے اوپر اپنا نقطہ نظر پیش کریں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ جتنا مختصر ہو اتنا اچھا ہے ۔

جناب چیئر مین۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا ! The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994 وزیر قانون صاحب نے پیش کیا اور ہر قانون کے '' جہاں تک preamble کا تعلق ہے اس میں اغراض و مقاصد بیان کئے جاتے ہیں اور اس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فاضل وزیر قانون نے یہ فرمایا کہ

the Federal Shariat Court by its judgment dated 15th of June, 1989 has held provisons of section 294 (a) of Pakistan Penal Code so far as it exempts State lottery or lottery authorized by the Provincial Government to be repugnant to the Injunctions of Islam and need to be amended.

جناب ہر آدمی جب کسی قانون کو پڑھتا ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ اس کے اغراض و مقاصد کیا تھے ۔ جس وقت یہ بل پیش کیا گیا ' اس وقت حکومت کو اس کے پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی اور اس کے لئے جناب State lottery کا اور Penal Code کا حوالہ دیا گیا۔ جہاں تک Penal Code کی اس دفعہ کو amend کرنے کا تعلق ہے نہ تو یہ Criminal Procedure Code کے ذریعے amend ہو سکتا تھا اور نہ ہی Criminal Procedure Code کی کوئی ایسی شق جو ہے وہ amend کی گئی ہے ' جس سے کہ State lottery پر کوئی effect پڑتا ہو یا State lottery کا کوئی اثر یا دخل ہو ۔ یہ para جو statement of objects and reasons میں دیا گیا ہے ' میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے دینے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اتنا ضرور عرض کروں گا کہ جناب پہلے تو آرڈیننس ہوتا ہے ۔ چلئیے آرڈیننس نہ ہوا ' اگر بل introduce ہوتا ہے ۔ بل کی تین readings ہوتیں ہیں ' کمیٹی میں جاتا ہے ' پھر ہمارے پاس آیا ہے ۔ جناب اتنی جگہوں سے نکلا ہے لیکن یہ چیز confusing ہوگئی ۔ پڑھنے والا یہ تلاش کرے گا کہ اسکا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے ۔ کیا کوئی provision کی گئی ہے ۔ اس میں کوئی provision نہیں کی گئی ۔ میں وزیر قانون سے نہایت ادب سے التماس کروں گا کہ statement of objects and reasons کو لکھتے ہوئے اس کا ضرور معائنہ کریں کہ کیا اس کا متن سے کوئی تعلق ہے بھی کہ نہیں ۔ اس کا کوئی متن سے تعلق نہیں تھا۔ اس لئے اس کو نہیں ہونا چاہیئے تھا۔

جناب والا! میں دوسری گزارش یہ کروں گا کہ اکثر اوقات جناب نے بھی دیکھا ہم نے پہلے Criminal Procedure Code کا Amending Bill اسی اجلاس میں پاس کیاہے ۔ آج ہم Criminal Procedure Code کا دوسرا بل کر رہے ہیں اور اس میں بھی فاضل وزیر قانون ہمیشہ ہمیں یہی کہتے ہیں اور ان کا یہ بڑا اصرار ہوتا ہے کہ چھوٹا سا بل ہے ۔ ہم نے تو ایک دو ترامیم کی ہیں ۔ اس کے متعلق کیوں تقریر کرتے ہو وہ کیوں اس پر اعتراض کرتے ہو۔ جناب والا! میں آپ کے ذریعے فاضل وزیر قانون کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ بل کو piecemeal amend کرنا ایک درست اور اچھی روایت نہیں ہے۔ جب آپ ایک ہی اجلاس میں کسی ایک مسودہ قانون میں کوئی ترمیم لاتے ہیں تو یہ ترامیم پچھلی Criminal Procedure Code کے بل میں آ جانی چاہئیں تھیں ۔ اس طرح سے

ایک ایک مسودہ قانون کو مختلف قوانین سے ترمیم کرنا یہ بھی کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ جناب والا! اس لئے ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہئیے کہ اگر ایک مسودہ قانون کو ترمیم کرنا ہے تو جتنی ترامیم اس کے متعلق ہیں ۔ یہ کم از کم ایک سال تک تو لاگو ہوں ۔ یہ نہیں کہ ایک سال میں ہم Criminal Procedure Code کو دس دفعہ amend کریں اور Penal Code کو 15 دفعہ amend کریں اور مختلف statute سے لائیں ۔ پڑھنے والے کو بھی عدالتوں کو بھی وہ قوانین اور وہ مسودے تلاش کرنے پڑتے ہیں یہ بھی کوئی اچھی روایت نہیں ہے ۔ اس لئے فاضل وزیر قانون اس چیز کا بھی خیال رکھیں۔

جناب والا! تیسری چیز میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس میں پھر یہ بات آتی ہے کہ یہ مسودہ قانون اگر آپ دیکھیں جو ہمیں دیا گیا ہے تو اس میں قتل کی بجائے گھٹل لکھا ہوا ہے اور dacoity کی بجائے dacoit لکھا ہوا ہے ۔ جو مسودہ قانون تمام ہاؤس کو دیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین۔ اردو میں دیا گیا ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ نہیں جناب انگلش میں ہے ۔ اگر ہم اس کی amendment نہ لائیں تو ہمیں تو معلوم نہیں کہ حقیقت میں کیا ہے ۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم amendment لائیں اور اگر ہم amendment لائیں تو یہ ہو گا کہ یہ typographical mistakes ہیں پھر ہم typographical mistakes presume کر کے amendment دیں یا نہ دیں ۔ یہ بھی کوئی درست بات نہیں ہے ۔ اگر یہ غلطی محکمہ قانون کی ہے تو وہاں درست کی جائے اور اگر یہ غلطی سینٹ سیکرٹریٹ کی ہے تو یہاں درست کی جائے۔ تاکہ یہ چیزیں سمجھنے کے لئے اور انکے متعلق ترامیم پیش کرنے کے لئے ہمیں دقت نہ ہو ۔

جناب والا! چوتھی چیز میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مسودہ قانون میں یہ چیز دی گئی ہے کہ اگر کوئی عورت ملزمہ ہو تو اس کا physical remand یعنی اس کا جسمانی ریمانڈ پولیس کو نہیں دیا جائے گا ۔ یہ ایک اچھی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی مقدمہ میں ملوث ہو اور وہ گرفتار ہو جائے تو اسے چوبیس گھنٹے کے اندر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر دیا جائے ۔ پھر مجسٹریٹ کو یہ کہا گیا ہے کہ وہ ملزمہ کا جوڈیشل ریمانڈ دے اور ملزمہ کا جسمانی ریمانڈ پولیس کو نہ دے ۔ ویسے تو عدالت پولیس کو 14 دن تک جسمانی ریمانڈ دے سکتی ہے لیکن عورت کے معاملہ

میں اس چیز کی ممانعت کی گئی ہے ۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اس ملزمہ سے تفتیش کرنا مطلوب ہو تو investigating officer جیل میں جائے گا اور اس کے ساتھ ایک پولیس خاتون آفیسر بھی ہوگی ۔ وہاں جیل کے عملہ کا ایک آدمی بھی موجود ہوگا اور اس سے تفتیش و تحقیقات کی جائے گی ۔ لیکن جناب والا! اس میں ایک استثنیٰ برتا گیا ہے ۔ وہ استثنیٰ یہ ہے کہ اگر ملزمہ قتل اور ڈکیتی میں ملوث ہو تو وہ اس شق سے مستثنیٰ ہوگی ۔ جناب والا! میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اگر ایک عورت قتل یا ڈکیتی کی ملزمہ ہو تو کیا وہ پھر عورت نہیں رہتی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پھر بھی وہ عورت ہے اور ایک خاتون ہے ۔

آج اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ایک عورت کسی قتل کے مقدمہ میں ملزمہ ہوگی تو اسے غلط طور پر قتل کے کیس میں ملوث نہیں کیا جا سکتا ہے ۔ جناب والا! ہمارے معاشرے میں یہ چیزیں موجود ہیں کہ مقدمہ کو زیادہ سنگین بنانے کے لئے ، زیادہ pressure ڈالنے کے لئے غلط اور بے گناہ لوگ بھی ملوث کئے جاتے ہیں ۔ اسی طرح کسی خاندان کی ایک بے گناہ عورت بھی ملوث کی جا سکتی ہے اور اگر وہ ملوث ہوگی تو اسے تو تھانیدار لے جائے گا اور اسے 14 دن تھانے میں بند رکھے گا ۔ لیکن اگر ۴۱۱ یا کسی چوری کے مقدمہ میں ملوث ہو تو پھر اس کو جیل میں بھیجا جائے گا ۔ جناب والا! یہ جو تضاد ہے ، یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ استثنیٰ کیوں رکھا گیا ہے ۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ heinous offences میں سزا زیادہ ہو لیکن اگر استثنیٰ رکھنا ہے کہ ملزمہ عورت کو تھانے میں بند نہ کیا جائے اور اس کو جیل میں بھیجا جائے تو خاتون چوری کرے تو تب بھی خاتون ہے ، ڈکیتی میں ملوث ہو تو تب بھی خاتون ہے ۔ قتل کے مقدمہ میں involve ہو تو تب بھی خاتون ہے ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ استثنیٰ اس قانون میں نہیں ہونا چاہئیے تھا ۔ اگر عورت قتل کی ملزمہ ہے ، ڈکیتی کی ملزمہ ہے تو اسے بھی تھانہ میں بند نہیں ہونا چاہئیے ، بلکہ اسے بلا لحاظ اس بات کے کہ وہ کون سی ملزمہ ہے ، اسے judicial remand کے لئے جیل میں بھیج دیا جائے ۔ میرا اس اصول سے اتفاق نہیں ہے کہ اس کو استثنیٰ دیا جائے ۔

جناب والا! پانچویں بات میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں ایک اور اصول وضع کیا گیاہے اور وہ اصول یہ ہے اور اس کی میں language پڑھے دیتاہوں،

Notwithstanding anything contained in section 60, 61 or herein after to the

contrary where the accused forwarded under sub section is a female, the Magistrate shall not, except in the cases involving murder or dacoity supported by reasons to be recorded in writing authorize the detention of the accused in police custody, and the police officer making an investigation shall interrogate the accused referred in sub-section(1) in the prison, in the presence of an officer of the jail and a female police officer.

اس میں یہ بھی آنا چاہئیے تھا کہ وہ پولیس custody میں نہیں دیا جائے گا اور اسے جوڈیشل ریمانڈ کے تحت جیل بھیجا جائے گا ۔ یہ چیز تو درمیان میں لائے نہیں ۔انہوں نے یہ چیز تو واضح نہیں کی کہ اگر اس کو پولیس ریمانڈ پر نہیں بھیجے گی تو کہاں بھیجے گی۔ اس لئے یہ بھی لکھنا چاہیے کہ اسے judicial lock up میں بھیجا جائے گا یا اسے جیل میں بھیجا جائے گا اور اس کا جوڈیشل ریمانڈ دیا جائے گا۔ یہ چیز بھی اس draft میں wanting ہے ۔

جناب والا! چھٹی چیز ہے کہ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ that will go to prison اب prison سے عام فہم مطلب تو جیل ہی ہے لیکن prison کا لفظ عام طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی آدمی قید ہو جاتا ہے ۔ تو یہ imprisoned for such and such period ہوتا ہے ۔ اس میں لفظ جیل آنا چاہئیے تھا' میرے خیال میں یہ distinction درست تھی کیونکہ prisoner آدمی اس وقت بنتا ہے جب اس کو سزا دے دی جائے۔ ابھی تو وہ گرفتار ہو کر آیا ہے۔ تو اس کے لیے prisoner کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئیے تھا۔ پھر جناب اس مسودہ قانون میں ایک اور اصول دیا گیا ہے۔ اور اس کی بھی ہم مخالفت نہیں کرتے ۔ جناب پہلے یہ ہوتا تھا کہ جب ایک آدمی بری ہو گیا تو اس کے خلاف کسی مدعی نے یا اس کے کسی عزیز نے اپیل دائر کرنی ہو اور وہ اس سے اتفاق نہ کرتا ہو۔ سیشن جج ایک آدمی کو قتل کے مقدمے میں بری کر دیتا ہے۔ تو مدعی فریق کے لئے یہ لازم تھا کہ وہ پہلے ڈپٹی کمشنر کو درخواست دے اور ڈپٹی کمشنر جو ہے وہ پی پی سے رائے مانگے۔ رائے مانگنے کے بعد وہ فیصلہ کرے کہ میں نے اپیل کرنی ہے یا نہیں کرنی۔ اگر اس نے اپیل نہیں کرنی تو پھر اس کو سرٹیفکیٹ جاری کرتا تھا۔ اور پھر وہ مدعی سرٹیفکیٹ لی کر ہائی کورٹ میں نگرانی کے لئے جاتا تھا۔ اب اس کے بعد اگر انہوں نے اپیل کرنی ہے تو پھر وہ ایڈوکیٹ جنرل کو کاغذات بھیجتا تھا۔ ایڈووکیٹ جنرل رائے دیتے تھے۔

پھر لا سیکریٹری کو جاتا تھا اور چھ مہینے کے اندر وہ اپیل ہوتی تھی۔ اس مسودہ قانون میں حکومت نے جناب والا! یہ کیا ہے کہ مدعی کو بھی حق اپیل دے دیا ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ مدعی کو حق اپیل دے دیا ہے۔ لیکن یہ جو رکھاگیا ہے ۔ اس کی interpretation میں یہ بھی آئے گا کہ criminal cases میں عام طور پر سکینڈ اپیل نہیں ہوتی ۔ لیکن اس کو اگر آپ پڑھیں تو اس میں سکینڈ اپیل بھی provide ہو گئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ اگر مجسٹریٹ سزا دے تو اس کی اپیل سیشن جج کے پاس اور اگر سیشن جج سزا دے تو اس کی اپیل ہائیکورٹ کے پاس۔ لیکن یہ cases بھی acquittal میں آئیں گے کہ مجسٹریٹ نے سزا دے دی لیکن سیشن جج نے بری کر دیا۔ لیکن اب سیشن جج بری کرے گا تو اس کی بھی اپیل اب اس provision کے تحت ہو جائے گی۔ حالانکہ اس کی پھر revision ہونی چاہیئے اور revision میں ہائیکورٹ کے یہ جو اختیارات ہیں کہ وہ revision میں پھر کسی acquittal کی finding کو conviction میں convert نہیں کرتی ۔پھر ریمانڈکریں گے ۔ اس کو بھی amend ہونا چاہیئے۔ اس کے لیے میں نے ایک بل بھی دیا تھا۔ اور اس میں میں نے یہ provision رکھی تھی۔ میرے محترم فاضل وزیر قانون نے اس کی مخالفت نہیں کی تھی ۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہ provision اس میں آئے گی لیکن آج کی اس provision سے ایک تو second appeal allow ہو جائے گی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ conviction جس میں ہائیکورٹ کے اختیارات ہیں۔ اس کو آپ نے touch نہیں کیا۔ ان کو کسی کی نگرانی میں convert کرنے کا کسی equittal کو conviction میں---- تو یہ چیزیں جو ہیں یہ اس میں wanted ہیں۔

پھر جناب جہاں تک خاتون کے احترام کا تعلق ہے ۔ خاتون ہی وزیر اعظم ہیں اور خاتون ہی کے لئے یہ قوانین آ رہے ہیں۔ اور میرے فاضل دوست یہ لا رہے ہیں لیکن جہاں تک خواتین کی عزت و احترام کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یکساں ہونا چاہیئے اسی ہاؤس میں میں نے جناب والا! سوال اٹھایا تھا لیکن اس کی باری نہیں آئی۔ اتفاق سے سارہ بختیار جو ہیں یہ پی آئی اے کی ایک ملازمہ تھیں۔ اس کو وجہ بتائے بغیر سروس سے نکال دیا گیا ہے اور ہمارے ایک سینئر صاحب کی دختر نیک اختر ہیں۔ وہ بھی خاتون تھی۔ اس کی بھی عزت کیجئے۔ صرف جیل میں بھیجنے والوں کی عزت نہ کیجئے۔ عام شہری کی بھی عزت کیجئے۔ عام خواتین کی بھی عزت کیجئے۔ وہ ایک اچھے خاندان اور اچھے باپ کی بیٹی ہیں۔ ان کو تو پی آئی اے سے نکال کر جواب تک نہیں دیتے کہ

کیوں نکال رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم خواتین کی عزت کرتے ہیں۔ اور ہم خواتین کا regard کرتے ہیں اور خواتین کے لئے قانون بناتے ہیں۔ اگر قانون بناتے ہیں تو سب کے لیے یکساں کیجئے۔ جو جرم نہیں کرتے ان کو بھی احترام دیجئے صرف یہ نہیں کہ جو جرم کرتے ہیں ان کو احترام دیں۔ جناب میری یہ مودبانہ گزارش ہے ہم ان کے صحیح اصولوں اور صحیح بات کی ہم مخالفت نہیں کریں گے، ہم نے پہلے دن کہا تھا۔ جناب والا! کہ صحیح بات کی مخالفت نہیں کریں گے اور ہمارے لیڈر اور ہماری پارٹی کا بھی یہ حکم ہے کہ صحیح بات کی مخالفت نہ کی جائے۔ آپ صحیح اصول لائیں گے۔ تو حمایت کریں گے۔ ہم صحیح باتوں کی حمایت کرتے ہیں۔ غلط باتیں ہوں گی تو ان کی ہم مخالفت کریں گے اور ان باتوں کی نشاندہی کریں گے جو ان کے مسودہ ہائے قانون میں غلط ہیں اور صحیح نہیں ہیں۔ Thank you very much Sir.

جناب چیئرمین۔ اور کون بولنا چاہتا ہے۔ پروفیسر صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں۔ یحییٰ بختیار صاحب، ابھی تو کافی لوگ بولنا چاہتے ہیں۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ ٹائم کا خیال رکھیں۔

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ تھوڑا سا ٹائم کا خیال رکھیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ بات یہ ہے کہ ہمارے پاس قوانین کے pass کرنے کا جو سلسلہ ہے ۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے rules of procedure دوسروں سے مختلف ہیں ۔ لیکن میں نے جو پڑھا ہے، وہ یہ ہیں کہ Ist reading کے بعد وقفہ ہونا چاہئے ۔ second reading and third reading کے بعد وقفہ ہونا چاہئے۔ یہاں ایک ہی دن ہوتا ہے۔ pass کیا اور گھر گئے ۔

جناب چیئرمین ۔ ہمارے رولز کیا کہتے ہیں؟

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ First reading کے بغیر بھی ہو جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو آخر میں جب صلح صفائی ہو جائے تو تب ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ نہیں جناب صلح کی بات نہیں ہے ۔ جناب والا! آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں ۔ اور کوئی ایک طریقہ کار ----

جناب چیئرمین- نہیں اس کی اصل میں وجہ کیا ہے؟ جو دقت ہمیں پیش آتی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ایوان تقریباً دس، ساڑھے دس بجے شروع ہوتا ہے اور دو بجے تک ہمیں مشکل سے ساڑھے تین گھنٹے ملتے ہیں - انگلستان میں جہاں یہ سارے لوازمات ہیں - وہاں دو بجے شروع کرتے ہیں - اور دس بجے تک ، وہاں آٹھ گھنٹے روز کام ہوتا ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ - تو آپ کریں۔

جناب چیئرمین - نہیں ہماری مجبوریاں اور ہیں ناں جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ - دیکھیں اسکا یہ مطلب نہیں ہے جناب ، کہ quality of legislation کو zero کردیا جائے -

جناب چیئرمین- نہیں، نہیں ، اس سے میرا کوئی اختلاف نہیں ہے - میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو مشکلات ہیں، ان کا کیا حل کیا جائے- ساڑھے تین ، چار گھنٹے میں ، ایک گھنٹہ وقفہ سوالات ، آدھا گھنٹہ adjournment motions ، پھر privilege motions ، اور پھر legislation ، تو کیسے سارا ہو سکتا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ - آپ کوئی consensus سے طریقہ کار adopt کریں - لیکن جو اصل مقصد ہے elected House کا ، دونوں Houses کا ، وہ legislation ہے - اور قانون سازی میں ، میں دیکھتا ہوں کہ لا ، منسٹر صاحب کو بے انتہا جلدی ہوتی ہے - میں آپ کے بارے میں کچھ نہیں عرض کروں گا - یہ بات میں نے اس لئے کہی کہ آپ نے observation دی کہ جلدی کردو -

جناب چیئرمین- نہیں، نہیں، مجبوری ہے- کیا کیا جائے کام نہیں ہوتے ناں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I will adopt Sir, the argument of Ch. Anwar Bhinder so far as the question of piecemeal legislation is concerned. One thing is very clear, this Bill has been brought before this House because of the observation of the Federal Shariat Court. It is not something which has been initiated or originated by the Law Minister himself. There has been some

observation and that is why the Bill has been brought here, but the question is

کہ جب آپ beptize کررہے ہیں Criminal Procedure Code کو۔ اسکو غسل اسلامی دے رہے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ پورے provisions کو کیوں نہیں examine کرتے۔ کبھی دو sections، کبھی ایک section ، کبھی آدھا section ، کبھی پوتا section ، یہ کیوں کر رہے ہیں ۔ پہلا تو objection یہ ہے میرا کہ

the persuading force which has compelled you to bring this Bill in this House is the Federal Shariat Court and, therefore, I will object to this procedure of bringing two sections, three sections every day before this House. Instead, I will say that total Criminal Procedure Code be examined and whatever is found out against Islam that may be deleted, amended or whatever procedure they proposed to follow, we will agree with them. Secondly, when I was going through this Bill sir, I was really surprised that I was at a loss to understand as to where the question of lottery invoved as Mr Bhinder pointed out. I was just searching my papers but since the question has now been cleared, the Law Minister has not said a word about it. Thirdly, I want to submit. I do not know whether it is in your copy or not, I will point out, sub clause (7) of the Bill sir, not only that there is a typographical error for instance sub-clause (7) says,' if [for] the purpose of', word 'for' is missing from my copy.

Mr.Chairman: It is missing here also

لیکن ہم نے ڈال دیا ہے۔

Mr.Aftab Ahmed Sheikh: How the Bills have been drafted, not only that the Law Minister is in a hurry here in the House, he is also in a hurry in his office, his members, his people, his Ministry, his Secretary, Deputy Secretaries all are in a hurry. So, this is how we are legislating, this is how we

are drafting the Bill. Word 'for' which is an immaterial word, for the purpose of investigation. But 'for' is missing. I have put it with pencil. Now I will go to the Bill Sir.

قتل اور ڈکیتی کی بات تو بھنڈر صاحب نے کری، وہ بھی غلط لکھی تھی اس کے اندر۔

The purpose of the Bill is a sort of protection should be granted to the women under Criminal Procedure Code Section 167.

Now Sir, in sub-clause , for instance, in the 6th line, I am just discussing the principles of the Bill. The purpose to afford, to grant protection to the women, so that they may not be handed over to the custody of persons who are not properly equipped. Who are according to the customs and traditions not authorised to have their custody. Now, in 6th line, what I have proposed is before the words "Police custody, word " female" should be added. Detention of the accused in"female, " only this word has been added by me Just to make it sure that the custody is not given to male officers, because there have been a number of cases reported in the newspapers, where gang rapes have been done with women in custody of the male Police officers. So, that is what I have submitted here in sub-clause (5). Now, Sir sub-clause (6) reads "the Officer Incharge of the prison shall make appropriate arrangement foradmission of the investigating officer into the prison for the purpose of interrogating the accused" . There Sir, I have said that the sentence should start with the words , " subject to the Prison Act and the Rules made thereunder". This is what I have said." Subject to the Prison Act 3 of 1900 and the Prison Rules of 1978". Because, those rules prescribe certain mode, procedure, timing of admission in the prison So, I have just subjected sub clause (6) to these provisions of Law, Prison Act 1900. And then sub clause (7) word "for" I have

proposed to be added. After that we come to the sub clause (2-A). Clause 3, where 2-A is being proposed, as new Sub Section. Now see it is a very smallmistake, in line no.2, "High Court", here the word "H" should be capital. And there is "30 day" which should be " 30 days ". And after that the amendment is the same which has been proposed by Bhinder Sahib, comma and then afterwards what the Law Minister proposes, 'such order', it should not be a full stop. What I propose is, there should be a comma and then to the Court of Session if the order has been passed by a Magistrate and to the High Court in that case. If, however, the order of acquittal is passed by a Court of Session in appeal on the revision shall lie. This is a proposal, Sir

Mr. Chairman: Dr. Javed Iqbal Sahib. Should it be" aggrieved by an order of acquittal" or" aggrieved of an order of acquittal". This is written." a person aggrieved of an order".

Mr. Justice (Retd) Dr.Javed Iqbal: It should be" by an order"

(interruption)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں اسی لئے کہتا ہوں کہ آپ سبھی معاملات میں جلدی کریں۔ لیکن اس میں جلدی نہ کریں۔ اس میں کہیں comma نہیں ہے۔ کہیں full stop نہیں ہے۔ کہیں subject نہیں ہے۔ کہیں object نہیں ہے۔ کہیں verb نہیں ہے۔ کہیں High Court میں h کو capital میں نہیں لکھا۔ 30 days کو 30 day لکھا ہوا ہے۔ اب آپ بتانے کہ ہم اپنی ڈیوٹی انجام نہ دیں اس کو نہ پڑھیں اور پڑھ کر pin point نہ کریں۔ اقبال حیدر صاحب کہتے ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جماؤ جو قانون میں لے کر آیا ہوں فوراً پاس کرو۔

These are the pinciples on which we have talked that the Bill is being opposed because of these principles and these additions. That is all Sir, thank you.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی پروفیسر خورشید احمد۔ arif

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا میرے دونوں محترم سینیئر بھائیوں نے جو باتیں کہی ہیں میں ان سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں۔ میں پہلے بھی اقبال حیدر صاحب کو متوجہ کر چکا ہوں اور ہمیں بڑا دکھ ہوا ہے کہ responsible legislation کے تقاضے وزرات قانون پورا نہیں کر رہی اور یہ بہت بری بات ہے۔ میں ان کی مصروفیات کا الاؤنس دینے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر املا درست نہیں ہے sequence صحیح نہیں ہے اور consistency نہیں ہے تو پھر ایسی قانون سازی کا فائدہ کیا قانون سازی بڑی محنت طلب چیز ہے اور اس میں ایک ایک شوشہ ایک ایک comma ایک ایک لفظ اہمیت رکھتا ہے۔ پھر جناب والا! یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ ٹائپنگ کی غلطی ہے۔ کم از کم مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی اگر صرف ٹائپنگ کی غلطی ہوتی تو ایک جگہ dacoit یا doket کا لفظ جو ہے یہ دیا ہوا ہے sub-section(5) میں بھی اور پھر اگر آپ دیکھیں Statement of Objects میں تو وہاں بھی وہی ہے۔ نیچے سے چوتھی لائن آپ دیکھیں murder and doket تو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ محض accidental غلطی نہیں ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلطی بالکل planned consistent mistake ہے اور میرے نزدیک جو سب سے اہم مسئلہ ہے وہ وہی ہے جس پر بھنڈر صاحب نے آپ کو متوجہ کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خواہ قتل یا ڈاکے کی ملزمہ ہو یا کسی اور کی۔

جناب چیئرمین۔ کسی نے ڈکیتی کی وہ dacoit ہے یا doket وہ میرا خیال ہے۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا خیال ہے اردو میں سوچا ہے۔ اردو میں لکھ دیا ہے انگریزی جانے بغیر۔

جناب چیئرمین۔ یہی لگتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اور ایک جگہ murder لکھا ہے ایک جگہ قاتل لکھا ہے۔ sure نہیں ہے کہ قاتل کا معنی murderer ہوتا ہے یا کچھ اور۔ یہ بڑی غیر ذمہ دارانہ چیز ہے۔ اور ہم اس کو point out کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد ہمارے سامنے وہی ایک lame excuse ہے جس کی رٹ آٹھ سال سے لگائی جا رہی ہے کہ یہ اسمبلی سے پاس ہو گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسمبلی آنکھیں بند کر کے کیوں پاس کرتی ہے۔ وزرات آنکھیں بند کر کے کیوں draft تیار کرتی ہے۔ پھر سینٹ میں آکر ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہم اس کے اوپر انگوٹھا لگائیں۔ یہ بڑا serious معاملہ

ہے جناب چیئرمین! میں چاہوں گا کہ اس بات کو وزیراعظم صاحبہ کے علم میں لایا جائے Cabinet کو بھیجا جائے کہ سینیٹرز بار بار اس مسئلے کو اٹھا رہے ہیں they are seriously worried ہم تعاون کرنے کو تیار ہیں ہم آج ہی پاس کرادیں گے اس کو لیکن خدا کے لئے آپ کم از کم اپنے معیار کو بہتر کریں۔ کارکردگی اپنی بہتر بنائیں اور بار بار ہم سے اس قسم کی غلطیوں کا econdonement تب کریں۔

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہے کہ یہ غلطیاں تو شاید ہم ٹھیک بھی کر سکتے ہیں۔ There are typographical mistakes.

پروفیسر خورشید احمد۔ جی نہیں یہ typographical غلطیاں نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر آپ چاہیں تو by کو of کر سکتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ یہ typographical نہیں ہے یہ ڈرافٹنگ کی غلطی ہے typographic کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اگر ڈکٹیٹ میں a کی جگہ b ٹائپ ہو جائے تو اسے آپ ٹھیک کر دیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ of اور by کے فرق سے کتنی consequentials ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہ لکھا ہوا ہے جی رول 105 when a Bill is passed without amendment, the Secretary may, if necessary, correct the punctuation or gramatical or printing error. تو یہ gramatical ہو گیا ناں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ gramatical کے معنی یہ ہوں گے کہ کہیں 's' ہونا چاہئے تھا وہ نہیں لگایا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں تھوڑا expand کر کے انگریزی کی غلطی ہو تو وہ بھی ٹھیک کر دیا کریں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ نہیں جناب یہ بات صحیح نہیں ہے۔ ڈرافٹنگ کی غلطی اور چیز ہے typographical mistake اور چیز ہے۔ پھر جو اصول کا معاملہ ہے اس پر بھی ہم اصرار کریں گے اس بات پر کہ حکومت نظر ثانی کرے اس چیز پر کہ عورت اگر عورت کی حیثیت سے

قابل احترام ہے اور لازما ہے اور اسلام تو اس معاملے میں سب سے زیادہ اہمیت دیتا ہے تو پھر خواہ الزام قتل کا ہو ڈکیتی کا ہو یا کوئی اور الزام ہو باقی سب معاملات میں ہمارا رویہ ایک ہی ہونا چاہیئے اور وجہ اس کی اصل یہ ہے کہ ہمارے تھانے محفوظ نہیں ہیں ہمارے تھانے خود جرائم کا مرکز بن چکے ہیں ایسے حالات میں judicial custody جو ہے وہ لاکھ درجے بہتر ہے خواہ الزام کچھ بھی ہو۔ جناب والا! جب تک کوئی الزام ثابت نہ ہو جائے خواہ وہ مرد ہو یا عورت وہ اس وقت تک مجرم نہیں ہوتے وہ معصوم ہیں جب تک کہ prove نہ کر دیا جائے تو اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ عورت کا احترام ہرصورت میں ہو خواہ الزام کوئی سا بھی تو اس وجہ سے جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت خود اس کو review کرنے کے لئے دے دے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ جس شریعت کورٹ کا مشورہ یہ دے رہے ہیں۔ ۱۹۸۹ میں انہوں نے judgement دیا تھا اگر جون ۱۹۸۹ کے بعد آج ستمبر ۱۹۹۴ میں ہم جاگے ہیں amendment کرنے کے لئے تو ایک سیشن اور آگے بڑھا دیں اور اس کو ٹھیک کر کے لے آئیں لیکن اگر اس کے باوجود حکومت اصرار کرے گی تو کم از کم میں ضرور تعاون کروں گا اس protest کے ساتھ کہ قانون سازی کے اندر ضروری احتیاط نہیں برتی جا رہی ہے اور اس کام کو committees کے level کے اوپر یا وزارت کے level کے اوپر یا اسمبلی اور سینٹ کے level کے اوپر جس احتیاط اور ذمہ داری سے ہونا چاہیئے اگر ہم اس کو پورا نہیں کرتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ہم خدا اور خلق دونوں کو منہ دکھانے کے لائق نہیں ۔ ہمارے اعتراضات اس بنیاد پر ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ یحییٰ بختیار صاحب۔

Mr. Yahya Bakhtiar: Thank you very much Sir. I just want to point out one or two things in clause 5. It is, notwithstanding any thing contained in section 60 and 61 and herein before to the contrary where the accused is forwarded under sub section (2) is a female, the Magistrate shall not except in cases involving murder or dacoities, properly supported by the reason to be recorded in writing, authorize the detention or release in Police custody. Now, here the Magistrate authorises that the lady should be handed over to the

Police. Now, it further says "and the Police Officer making an investigation shall interogate the accused referred to in sub section (1) in prison in presence of an officer of jail." Why hand over at all, if she has remained in jail and to be interogated in jail? The police should also go there. Why hand her over for one minute to the Police custody? It makes no sense. I hope Sir, you have noted that point. It says, 'handover to the Police'. It means that she has been taken away to the Police Station. She is to be interogated somewhere. And that you say, you are not allowed, you can only interogate in jail. Secondly, Sir, in clause 6, the officer incharge of prison shall make appropriate arrangements for the admission of the investigating Police Officer into the prison for the purpose of interogating the accused. What does it mean? Make appropriate arrangements, that in a separate cell, where you can go and torture Why? This is a vague thing in this.

And last sir, clause 7, if for the purpose of investigation, it is necessary that the accused referred to in sub section (1) be taken out of prison, the officer incharge of the Police Station or the Police Officer making investigation not below the rank of Sub Inspector shall apply to the Magistrate in that behalf and the Magistrate may, for reasons to be recorded in writing permit taking of accused out of prison in the company of a female Police Officer appointed by him. So, no Sir, it should be in the company of a male relative of the female. Police is police either male or female, they join hands. Any woman could be tortured, could be molested. So, the purpose is defeated. If you think that these things do not provide protection which is intended, she should be provided protection. She should be afforded full opportunity. So, here I would say that in the company of a male relative, then she can have some security.

Otherwise police woman is more poor than a policeman. So, with these submission Sir, I thank you.

جناب چیئرمین۔جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل ۔جہاں تک اس بل کے مقاصد کا تعلق ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ظاہری طور پر وہ نیک ہیں اور اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا لیکن اس بل کو جس طرح draft کیا گیا ہے اور میرے ساتھیوں نے بھی غلطیوں کی نشاندہی کی وہ واقعی صحیح نہیں ہے ۔ اس میں غلطیاں ہیں اور اس کی تصحیح بذریعہ ترمیم نہایت ضروری ہے۔ جناب والا! موجودہ حکومت کے دور میں اور خاص کر عورت کی حکمرانی کے دور میں چادر اور چار دیواری کو قطعاً تحفظ حاصل نہیں رہا ہے اور نہیں ہے۔ جناب والا! اس دن بھی پشاور میں عورتوں کے پر امن جلوس پر اتنا زبردست لاٹھی چارج ہوا ہے اور tear gas ہوا ہے یہ شرم کی بات ہے ۔ اور یہاں تک کہ ان کے کپڑے پھاڑے گئے ہیں اور پھر تصویر اخبار میں آئی ہے کہ ایک برہنہ عورت کو چادر سے لپیٹا جا رہا ہے ۔عورت کی حکمرانی میں عورت کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے ۔جناب والا! 20 ستمبر کو ایک عورت ایم این اے کو اتنا مارا پیٹا گیا ۔زدو و کوب کیا گیا کہ وہ چل پھر نہیں سکتی تھی۔

جناب چیئرمین۔بل پر بات کریں پھر وقت ختم ہو جائے گا ۔ اور وہ بل رہ جائے گا۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔ Point of order ۔

جناب شفقت محمود ۔جناب ایک تو all these allegations are denied. Secondly this doesn't relate to the subject.

Mr. Chairman: Yes, already I have pointed out to the honourable Senator, so what is your point of order?

Mr. Shafqat Mehmood: My point of order is that the honourable Senator is not relevant.

جناب شہزاد گل۔شفقت محمود صاحب میں آپ کی پریشانی جانتا ہوں میں آگے نہیں جاتا لیکن یہ مسلمہ بات ہے کہ عورت کی عزت اور احترام جو ہے وہ ضروری ہے ۔

جناب چیئرمین۔ بل پر بات کریں جس طرح باتی کر رہے ہیں ۔

جناب شہزاد گل ۔ترمیم لائی جا رہی ہے ایک مجرم عورت کے متعلق اور یہ ایک مجرمانہ ذہنیت کی عکاسی ہے ۔دوسرا یہ کہ موجودہ حکومت کی جو ذہنیت ہے وہ مجرمانہ ہے اس لئے یہ بل مجرم عورت کے لئے ہے باقی پرامن عورتوں کے لئے کچھ کیا نہیں جا رہا ہے ان کے ساتھ تو بدسلوکی کی جا رہی ہے اور ایک مجرم عورت کے لئے ترمیم لائی جا رہی ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی ۔جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں ابھی تک معزز رکن نے یہ جو بل میں addition کر رہے ہیں یہ پڑھی بھی نہیں ہے ۔ابھی تک ۔اگر اس کو پڑھ لیا ہوتا تو اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی صحیح ہے ۔ آپ بل پر بات کریں اور general principles پر۔

جناب شہزاد گل ۔جناب والا! سیکشن ۱۶۷ میں ترمیم کی جا رہی ہے ،سیکشن ۱۶۷ یہ ہے جناب والا! کہ ایک پولیس افسر جب ملزم کو اپنی custody میں لیتاہے تو مجسٹریٹ کے پاس لاتا ہے اور پھر اس کو پولیس custody دی جاتی ہے اور پولیس custody کی میعاد جو ہے وہ 15 دن تکے ، اس کی مرضی ہے کہ وہ ایک دن دے ، دو دن دے ، مجسٹریٹ کی discretion ہے پولیس کی custody دینے کے لئے مجسٹریٹ کی اپنی discretion ہے لیکن جس طرح کہ drafting کی گئی ہے اور پھر 167 (5) addition sub clause میں لایا جا رہا ہے تو اس میں شروع میں تو یہی ہے

Notwithstanding anything contained in section 60 and 61 or herein before in to the contrary......

تو سیکشن ۶۰میں تو یہ ہے کہ پولیس آفیسر without warrant ایک شخص کو گرفتار کر سکتا ہے ۔ اور پھر اس کو جتنا جلدی ہو سکے وہ ایک مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرے گا اور اگر وہ پولیس سٹیشن کا انچارج نہ ہو ، کوئی دوسرا Assistant Sub-Inspector ہو یا کوئی دوسرا پولیس آفیسر ہو تو وہ 24 گھنٹے کے اندر انچارج پولیس سٹیشن کے حوالے کرے گا ۔۶۱ میں یہ ہے کہ اس کو ۲۴ گھنٹے اپنے پاس رکھ سکتے ہیں ۔ 24 گھنٹے کے بعد اس کولازمی طور پر مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا

جائے گا ۔ اور پھر مجسٹریٹ جو ہے اس کو ۱۶۷ کے تحت اگر وہ پولیس ریمانڈ دے تو ٹھیک اگر وہ پولیس ریمانڈ نہیں دیتا جو اس کے اختیار میں ہے تو پھر وہ اس کو judicial lock-up اپ میں بھیج دے گا ۔ اور یہ لفظ herein before جو ہے تو یہ sub clauses ایک سے چار تک جو پہلے ہیں ان کو اگر پڑھا جائے تو اس میں کسی جگہ بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ ایک ملزم کو مجسٹریٹ صرف پولیس custody میں دینے کا مجاز ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ ملزمہ کو یا ملزم کو judicial حوالات میں یا جیل بھیجا جائے گا ۔ پہلے تو یہ چاہئیے تھا کہ جو ترمیم یہ sub clause 5 میں لا رہے ہیں اس میں اس طرح ہونا چاہئیے تھا کہ اگر مجسٹریٹ پولیس custody میں نہ دے تو ملزمہ عورت کو جیل بھیج دیں: جیل بھیجنے کی بات ہی نہیں ہے ۔ جب تک وہ جیل نہیں جائے گی تب تک اس کی جیل میں پولیس آفیسر interrogation کیسے کرے گا ۔ ابھی جیل کی بات آئی ہی نہیں ۔ انہوں نے کہا کہ پولیس آفیسر جائے گا اور جیل آفیسر کی موجودگی میں، خاتون آفیسر کی موجودگی میں اس کو interrogate کر سکے گا ۔ جب تک وہ جیل جائے گی نہیں ۔ جب جیل بھیجی نہیں جائے گی اس کا interrogation کیسے ہو سکے گا یہ قطعاً ۱۶۷ کے تحت نہیں آتا ۔ پھر اسی بات کا ان کو خیال تھا لیکن drafting کی وجہ سے صرف sub clause (7) میں جناب والا! پھر وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ جیل میں ہو تو in the company of a jail officer or female police officer..... پھر ان کو یہ خیال آیا ہے لیکن یہ جو drafting ہوئی ہے یہ قطعاً غلط ہے اور اس میں ہم نے ترمیم پیش کی ہے، جناب والا! اس میں میری بھی ترمیم ہے اور وہ اس طرح ہے کہ ------

جناب چیئرمین۔ ترمیم پر آئیں گے پھر بات کریں گے۔ ابھی تو آپ principles پر بات کریں۔

جناب شہزاد گل۔ ٹھیک ہے جناب ۔ تو ایک یہ ہے کہ جو اس کی drafting ہے اس سے وہ مقصد حاصل نہیں ہوتا جو یہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔ اور دوسرا 417 ہے یہ انتہائی ضروری ترمیم ہے ۔ یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ایک شخص کو مجسٹریٹ کسی بھی وجہ سے acquit کر دیتا ہے ۔ merits پر ہو یا merits پر نہ ہو یا کسی اور extra merits پر ہو یا کوئی اور وجوہات کی بناء پر یعنی سفارش سے ۔ رشوت سے ۔ اگر اس کو acquit کر لیتے ہیں تو اس aggrieved person کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ جا کر اوپر اپیل کر سکے اور اس فیصلہ کو چیلنج کر سکے ۔ 417 کے تحت ڈسٹرکٹ

مجسٹریٹ کے پاس ، ڈپٹی کمشنر کے پاس ایک درخواست دی جاتی تھی ، اس درخواست پر وہ فائل منگواتا اور پھر اس پر بحث ہوتی ۔

جناب چیئرمین۔میرے خیال میں یہ بہتر بات ہو گئی کہ نہیں ۔

جناب شہزاد گل ۔ نہیں جی، اس میں اپیل دائر کرنے کے لئے چھ مہینے کی معیاد ہے اور اپیل گورنمنٹ کرے گی ، گورنمنٹ کی جانب سے ہائی کورٹ میں ایڈووکیٹ جنرل اپیل داخل کرتا ہے ۔ اب یہ ہے کہ aggrieved person کو از خود اپیل کا حق دیا جا رہا ہے ، یہ ایک درست بات ہے ، پہلے اس کو حق نہیں تھا وہ صرف revision کی درخواست کر سکتا تھا ۔ تو یہ مقصد ٹھیک ہے لیکن اس میں عدالت کا ذکر نہیں ہے کہ اپیل کس کو کی جائی گی ؟ اب مجسٹریٹ فیصلہ کرے گا ، ہائی کورٹ کو اپیل جائے گی ، مجسٹریٹ کے فیصلے کے خلاف تو اپیل سیشن کورٹ کو جاتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ وہ CRP اسی میں لکھا ہوتا ہے کہ ہائی کورٹ کے پاس کس کی جائے گی ،سیشن کورٹ کے پاس کس کی جائے گی، وہ تو لکھا ہوتا ہے ۔

جناب شہزاد گل۔نہیں ، اس میں تو نہیں ہے جی۔

جناب چیئرمین۔نہیں ،ہر ایک میں علیحدہ علیحدہ تو نہیں لکھا ہوتا۔

جناب شہزاد گل۔ نہیں جناب ، اس میں ایک خاص سیکشن لایا جا رہا ہے ، تو پھر اب اس طرح ہے کہ تھرڈ کلاس مجسٹریٹ ہے ، اس کی اپیل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ہوتی ہے ، وہ direct سیشن کورٹ میں ہوتی ہی نہیں اور نہ ہائی کورٹ میں جاتی ہے ، تھرڈ کلاس مجسٹریٹ کی اپیل جو ہے وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس ہوتی ہے ۔ تو اس میں بھی ہم نے ترمیم دی ہے کہ اگر مجسٹریٹ فیصلہ کرے تو وہ سیشن میں جائے اور اگر سیشن کورٹ فیصلہ کرے تو ہائی کورٹ میں جائے ۔

جناب چیئرمین۔ ہائی کورٹ کے بعد سپریم کورٹ۔

جناب شہزاد گل۔ اس کی جو drafting ہوئی ہے وہ غلط ہے یہ وقت کی ضرورت تھی کہ یہ ترمیم 417میں لائی جائے لیکن اچھے طریقے سے ، صاف ستھرے طریقے سے نہیں لائی گئی ہے ۔ اس وجہ سے ہم نے اس میں ترامیم دی ہیں ۔ جناب والا! ابھی کل انہوں نے ایک

انہوں نے Ordinance circulate کیا ہے اور ہمیں بھی ملا ہے ' لاٹ ہاؤس' یعنی اگلے ہفتے لاٹ ہاؤس بل ------

جناب چیئرمین۔لاٹ ہاؤس جب آئے گا تو پھر دیکھ لیں گے۔

جناب شہزاد گل۔ میری گزارش ہے کہ amended Bill ہم نے پاس کیا ایوان زیریں میں۔ اب پرسوں پھر ان کو خیال آیا کہ یہ غلط ہے۔اسی طرح پھر یہ Ordinance جاری کریں گے اس کی صحت کے لئے' تو اس سے بہتر ہے کہ یہ ترامیم جو ہیں ' یہ منظور کرلیں۔ اور ان ترامیم کی روشنی میں اس بل کو اگر پاس کیا جائے تو وہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ Law Minister صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I must thank the honourbale members, particulary, Sheikh Aftab, Bhinder Sahib and Professor Sahib for their very valued guidance and very valid point that they have raised. One about the inadvertent and redundant para 1 of the objects and second their proposition that all the amendments in one specific law should be combined instead of bringing them in peacemeal; sometime one will come to amend section 58, sometime 167. I have already taken note of that undesirable practice and in future I assure the members that their objection is valid and we will bring it in toto and infact we are reviewing the whole of Criminal Procedure Code and I would welcome their comments and suggestions in a high powered meeting. I will invite the honourbale members if any amendment required in the interest of the people, I will welcome their suggestions. In fact, they would help in bringing a comprehensive Criminal Law Reform Bill in the next session after a month or so. That will serve the purpose.

Sir, with regard to the typographical errors.. I must appreciate the fact that all the members have minutely examined the Bill. This is a

commendable and also a point of appreciation. It really helped me a lot and some of the mistakes are committed perhaps during the cyclostyling of the Bill. All the gramitical mistakes and omissions of the words can be corrected under the rules. I appreciate these views but I beg to defer with other amendments suggested by the honourable members and I reqeust this Bill be put to the House. One point, Sir. The honourbale members have mentioned about the women, or any mistreatment with women and particulary the example of the daughter of the honourable Sentor, Yahya Bakhtiar Sahib was given. I assure the members that I am hopeful that no injustice must have been done but I will make an inquiry as to why the daughter of the honourable Senator wasremoved from the pay roll of the PIA. I will definitely inquire into it.

Mr. Chairman: First of all, I will move the amendment moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that the Bill be referred to the Standing Committee concerned. I think that should come first and then we will deal with the other. So, it has been moved.

یہ آپ نے move کر دیا ہوا ہے؟

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I withdraw my amendment.

جناب چیئرمین۔ چلیں آپ کا بھی withdrawn ہو گیا۔

Does the House permit withdrawal of this.?

[Permission was granted]

O.K. . The House permits. So, I will put this motion before the House. It has been moved by Syed Iqbal Haider, the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs:

That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure 1898, the

Code of Criminal Procedure amendment Bill , 1994, as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now we will take it up clause by clause.

اس کی کچھ amendments بھی ہیں غالبا ۔ The qestion is that Clause 2. اب اس کی پہلے amendments take up ہوں گی میرے خیال میں ۔

Syed Iqbal Haider: I request the honourable members if the corrections are permissible under the rules, they may kindly withdraw the amendment and the correction will be made.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میں یہ عرض کروں ہم نے بات تو کر لی ہے amendment move کرکے اس کو ووٹ کے لئے put کر دیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ کیا پہلے یہ move کریں قتل اور ڈکیتی والی؟

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Yes Sir, that the words and commas "except in the cases involving *qatal* and dacoities, supported by reasons to be recorded in writing" accuring in line 8 and line 9 of clause 2, shall be deleted.

اس میں جناب یہ ہے کہ وہ سب پہ مساوی ہو۔ ہم نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ ایہ نہیں ہونا چاہیے کہ قتل اور ڈکیتی کی ملزم تو تھانیدار کے پاس جانے اور باقی جو ہیں وہ جیل میں جائیں۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ سب کے ساتھ مساوی سلوک ہو اور کوئی بھی تھانیدار کے پاس نہ جانے اور تھانے میں نہ رہے، وہ سب جیل میں جائیں۔

Mr. Chairman: So, it has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in...........

جناب شہزاد گل۔ عرض یہ ہے۔۔

جناب چیئرمین۔ جی، پہلے ایک، باری باری ہوتا ہے ناں جی۔ پہلے ان کی take up کرلیں، پھر آپ کی بھی کرتے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ اگر reject ہو جائے تو پھر یہ ہوگا کہ اب clause 2 کے متعلق جتنی amendments ہیں، وہ ہم سے آئیں گے۔ جناب والا! ایسا نہ ہو کہ پھر یہ کہیں کہ یہ تو redundant ہو گئی کیونکہ ---

جناب چیئرمین۔ بس اگر redundant ہو گئی تو پھر ہو گئی ناں۔ پھر کیا کریں گے اگر ایک amendment کے reject ہونے سے باقی redundant ہوجاتا ہے تو پھر وہ تو ہو گیا ناں۔ پھر کیا کریں۔

جناب شہزاد گل۔ نہیں میری گزارش ہے کہ ہم amendment پیش کر دیں گے تو پھر clause 2 کے متعلق وہ اکٹھے جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ کو اتنی اجازت دے سکتا ہوں کہ انہوں نے جو بات کی ہے، اس پہ آپ مختصر بات کر لیں۔ لیکن amendment تو ایک ہی move ہوگی ناں۔ یعنی amendment جو ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ ایک ان کی amendment نہ مرے۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ قتل کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ اگر وہ مرتی ہے تو مرے گی، میں کیا کر سکتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ jointly ووٹ کروالیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کیسے ہو سکتا ہے۔

جناب شہزاد گل۔ میری اب clause 2 کے متعلق amendment ہے۔ انہوں نے ایک amendment پیش کی، میں نے بھی دی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، اگر آپ کی مختلف amendment ہے پھر تو ٹھیک ہے۔ لیکن اسی میں شامل ہے تو پھر ختم ہو جائے گی۔

جناب شہزاد گل۔ نہیں ان سے مختلف ہے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھ لیتے ہیں ناں' باری باری آئیں۔ باری باری قتل کریں ان کو۔

It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in clause 2, in the proposed new sub section (5), the words and commas, "except in cases involving *qatal* and dacoities, supported by reasons to be recorded in writing", occuring in the 4th and 5th lines be deleted.

(The motion was negatived)

جناب چیئرمین۔ اچھا اب clause 2 کی اور کس کی amendment ہے۔ دیکھتے ہیں جی۔ تو یہ تو شہزاد گل صاحب آپ کا نوٹس ہی پورا نہیں ہے۔

جناب شہزاد گل۔ باقی تو سب آنے' ایک ساتھ دئیے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ نے اس کا نوٹس کب دیا تھا۔

جناب شہزاد گل۔ اب تو مجھے یاد نہیں ہے' پرسوں میرے خیال میں۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں اس میں--

جناب شہزاد گل۔ آفس میں ہے یہ سب کچھ--

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں کل دیا تھا آپ نے نوٹس۔

جناب شہزاد گل۔ نوٹس کی مجھے تاریخ تو یاد نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے کل دیا ہے۔ نوٹس ہے ۲۷ کو' تو کم از کم دو دن کا نوٹس ہونا چاہئیے۔

جناب شہزاد گل۔ ابھی تو ہے جناب والا! کل دئیے ہیں اور آپ کے سامنے ہیں اور Law Minister صاحب کے پاس کاپی ہے' میرے پاس بھی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کاپی تو میرے پاس بھی ہے۔ ۲۷ کو آپ نے نوٹس دیا ہے۔ قانون یہ کہتا ہے کہ دو clear days کا نوٹس ہونا چاہیے۔

جناب شہزاد گل۔ اس کے ساتھ میں نے جو اور دینے تھے، وہ تو سارے آ چکے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، جو آ گئے وہ آ گئے، وہ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ

جناب شہزاد گل۔ تو پھر یہ کیوں نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ وہ پڑھ لیں ناں، یہ کہہ رہے ہیں۔ ایک منٹ پہلے شہزاد گل صاحب کو ذرا take up کر لیں۔ باری باری ناں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آپ ruling دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں، ruling میں کوئی نہیں دوں گا۔ بات سمجھیں۔ جی

جناب شہزاد گل۔ under the rule آپ کو اختیار ہے کہ دو دن سے کم پر بھی اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، پر میں اختیار کیوں استعمال کروں۔ آپ مجھے کوئی وجہ بتائیں ناں تا کہ آپ کے حق میں اس اختیار کو استعمال کروں۔

جناب شہزاد گل۔ Rule 88 کے تحت آپ دو دن سے کم بھی یعنی----

جناب چیئرمین۔ نہیں۔

جناب شہزاد گل۔ میں نے تو دے دیا ہے اب مجھے --

جناب چیئرمین۔ نہیں، کوئی وجہ بتائیں کہ آپ کے حق میں یہ اختیار کیوں استعمال کیا جائے؛ کوئی مجبوری بتائیں، کوئی وجہ بتائیں کہ بھئی یہ مجبوری تھی، کوئی وجہ تھی تو پھر تو، لیکن discretion کو کیوں استعمال کروں۔

جناب شہزاد گل۔ بات اس طرح ہے جناب والا! کہ پہلے دن Contract Act جو تھا، Contract (amendment) Bill جو تھا وہ نمبر 1 پر رکھا گیا تھا۔ اس پر first reading شروع ہونی تھی۔

جناب چیئرمین۔ ایک compromise کر لیتے ہیں ناں۔

جناب شہزاد گل۔ میں گزارش کروں۔

جناب چیئرمین۔ ایک compromise کر لیتے ہیں کہ آپ بات کر لیں۔ amendment میں put نہیں کروں گا کیونکہ نوٹس پورا نہیں ہے۔ آپ بات کر لیں، کیا کرنا چاہتے ہیں؛

جناب آفتاب احمد شیخ۔ تو آپ نے ruling دے دی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں، ruling نہیں ہے۔ compromise suggest کر رہا ہوں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا! یہ تو پھر وہی بات ہو جاتی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آپ نے رولنگ دے دی ناں اس معاملے میں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں، I am suggesting a compromise۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہی ڈر رہا تھا کہ آپ رولنگ نہ دے دیں۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ruling نہیں دی ہے۔ I am suggesting a compromise.

جناب شہزاد گل۔ نہیں نہیں، میری یہی گزارش ہے۔ وجہ بتاتا ہوں کہ کیوں اس طرح ہوا۔ وجہ کیا ہے کہ وقت پر نہیں دیا گیا۔ جناب والا! پہلے دن Contract Act پر First reading شروع ہوئی، تقاریر بھی ہوئیں، یہ حاجی صاحب یہاں پر تھے یعنی حافظ فضل محمد ----

جناب چیئرمین۔ نہیں یہی مجبوری بھنڈر صاحب کو کیوں پیش نہیں آئی۔

جناب شہزاد گل۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ بہت سے قوانین ایک ساتھ آ جاتے ہیں تو میں نے اوروں میں بھی دی ہیں ۔ یہ بھی ساتھ ہی دی تھی اور باقی تو آ گئی ہیں پتا نہیں یہ کیوں ایک دن late ہو گئی ہے۔لیکن آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس کو condone کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آفتاب صاحب کی بات سن لیتے ہیں شاید ان کے پاس کوئی حل ہو۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض یہ ہے کہ الفاظ جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ ordinarily ...

جناب چیئرمین- ہاں یہ صحیح بات ہے -

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: In this rule, they has been quoted. It is very casually, very casually.

جناب چیئرمین- یہ صحیح بات ہے - لیکن give me some reason کہ اگر ایک ممبر وقت پہ دے دیتا ہے تو دوسرا کیوں نہیں دے سکتا -

جناب آفتاب احمد شیخ- میری بات سن لیں ناں Ordinarily the notice of an amendment shall be given two clear days before the day on which this relevant clause of or the schedule to the Bill is to be considered Ordinarily. Sir section 80 میں سی پی سی میں ordinarily period fix. ہے-

'in order 8 rule 10 C.P.C. ordinarily within 30 days statement will be filed. But in the Court'.

جناب چیئرمین- extraordinary ایک بات ہو جاتی ہے -

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now my submission is Sir, we will request this grace, grace of the Chairman.

جناب چیئرمین - کوئی وجہ بھی تو بتائیں ناں - خالی give me some good reasons.

جناب آفتاب احمد شیخ-جناب بات یہ ہے کہ ......

جناب چیئرمین- میرا خیال ہے آپ اس پہ بات کر لیں اسے ہاؤس میں put نہیں کرتے -

جناب آفتاب احمد شیخ-بات تو ہوئی - اب عرض یہ ہے کہ'

In the Indian Parliament, even at the spur of the movement, the amendment that is tendered has been accepted by the Chairman and has been put to the House for vote. So, therefore, Sir, my submission is, the word "ordinarily" is not

something frivolus. It is mandatory.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It is something which is directly and entirely.....

Mr. Chairman: So, ordinarily, I should violate that rules?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: No, No, I don't say Sir, but since the last three or four months, or three, four sessions of the Parliament, this is for the first time that we have been presenting these amendments.

جناب چیئرمین۔ نہیں جب کوئی point out کرتا ہے تو پھر بات سامنے آ جاتی ہے

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں جناب یہ amendment جو ہے this is for the purpose of further improving the legislation. But this is one of the most important reasons, just to improve the legislation. اقبال حیدر صاحب نے flood کر دیا ہے Bills کا ۔ اتنے Bills دیئے ہیں کام کرنے کے لئے ۔ اب ایک تو میں اپنی reasons دوں ۔ ایک تو میں جیل میں ہوں ، ٹائپنگ کی سہولت نہیں ہے ، سب ہاتھ سے لکھنا ہے ۔ کتابیں نہیں ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ یہ تو بڑی valid reason ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کوئی چیز میرے پاس available نہیں ہے ۔ اب میرے کیس میں بھی اگر آپ مجھے سب کے برابر treat کر رہے ہیں ۔

Mr. Chairman: Did you request for any of these facilities to me?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I have, I have come to the Library.

جناب چیئرمین۔ تو لائبریری میں تو آپ کو جانے کی اجازت ہے۔ جانے کی کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔میں آیا ہوں۔ کتابیں تو لائبریری سے لی ہیں میں نے۔ لیکن ٹائپنگ، لکھنا، دینا یہ ساری چیزیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال آپ اس طرح کریں کہ آپ بات کرلیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ترمیم ہے آپ کی so we would not put it, because you know I said the rules...., what is your point?.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بات یہ ہے کہ........

(اذان ظہر)

جناب آفتاب احمد شیخ۔اذان کے بعد بات کروں گا۔

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider

Syed Iqbal Haider: Sir, I move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, The Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs:

That the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment)Bill, 1994], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! بھنڈر صاحب نے اور شیخ آفتاب صاحب نے بڑی عنایت کی ہے اور انہوں نے اس Civil Defence اور Senate Election کے Bill پہ consensus فرمایا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب دو بلوں پر consensus ہے ۔ لیکن Civil Defence کا بل نکلوا لیں۔

Syed Iqbal Haider: Thank you very much Sir. Item No.16

Mr. Chairman: Yes, Iqbal Haider Sahib, please move item No.16.

The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994 - Passed.

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, I move:

That the Bill further to amend the Civil Defence Act,1952, [The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994] as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب والا! یہ بل سینٹ میں move ہوا تھا اور سینٹ کی قائمہ کمیٹی نے اس کو مشترکہ طور پر پاس کیا ہے اور اس ایک بنیادی ترمیم یہ کی ہے کہ Civil Defence services کی دوران جنگ کے علاوہ دیگر حالات میں بھی services کے استعمال کے لیے قانون میں ترمیم کی گئی ہے ۔ اس کے اوپر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اختلاف نہیں ہے اور میں حزب اختلاف کے اراکین کا شکرگزار ہوں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے اس میں amendment for referring it to the Select Committee دی تھی ۔ I don't press that. پہلی motion put کر دیں ۔

Syed Iqbal Haider: Thank you Sir.

Mr. Chairman: So, it has been moved by Syed Iqbal Haider, the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs:

That further to amend the Civil Defence Act, 1952 [The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. The question is that Clause 2 do form part of the Bill

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب اس میں powered لکھا ہوا ہے occurring in line 3 of clause 21, the word power be substituted. اس میں تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

Syed Iqbal Haider: It is typograhical mistake. I agree Sir.

Mr. Chairman: It will be corrected. Now, the question is that clause 2 do form part of the Bill.

(The motion was carried.)

Mr.Chairman: The motion is carried. Clause 2 forms part of the Bill.

جی پھر اب کیا کیا جائے ۔ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہہ دیں لیکن اسے ہاؤس میں put نہیں کیا جائے گا ۔

The Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994.

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب چیئرمین، آپ نے مجھے اجازت دی ہے کہ بل پر دوبارہ بات کر سکتا ہوں میں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ ترمیم جو کروانا چاہتے ہیں اس پر بات کر لیں اور مختصر بات کریں ۔

And then I will put the matter to the vote of the House.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ٹھیک ہے۔ بات یہ ہے کہ ....

جناب چیئرمین۔ یہ amendment کیا ہے آپ کی ۔ آپ کیا چاہتے ہیں ؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔جیسا کہ میں نے پہلے آپ سے عرض کیا اور میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں کیا ترمیم کرانا چاہتا ہوں ؛ اس میں کچھ تو common ہیں for instance

گی - تو ایک ترمیم جس پہ میں اصرار کر رہا تھا وہ تھا کہ word 'female' in the sixth line

police custody سے پہلے 6 لائنیں دیکھیں Clause 2 میں sub-clause (5) جو amend

ہے اس میں لائن----

جناب چیئرمین - تو اس میں آپ چاہتے ہیں کہ Authorized detention of the accused.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sixth line - "in female police custody"

جناب چیئرمین- نہیں یہ کیا بات ہوئی؟

جناب آفتاب احمد شیخ-یہ ہے ناں جناب بات۔

جناب چیئرمین- نہیں وہ کہتے ہیں ناں کہ

Notwithstanding anything herein contained in section 60 and 61 or herein before to the contrary where the accused is forwarded under sub-section (2) is a female the Magistrate shall not except in cases involving so and so authorize the detention or release in police custody. The word is 'shall not', authorize in police custody'

تو آپ کہہ رہے ہیں کہ shall not in female police custody? وہ تو not میں آتا ہے ناں

کہ police custody میں نہیں دے گا وہ except فلاں فلاں situation یہاں تو ٹھیک ہے وہ۔

جناب آفتاب احمد شیخ-ٹھیک ہے ٹھیک ہے I am sorry. اچھا sub clause

(6) دیکھ لیں - اس میں یہ ہے کہ subject to the Prison Rules. Act and the Prison

Rules یہ opening word میں نے رکھا ہے - اس لئے کہ اس میں رکھا یہ گیا ہے کہ

The officer incharge of a prison shall make appropriate arrangements for the admission of the investigating officer into the prison for the purpose of interrogating the accused کوئی ٹائم نہیں کوئی وقت نہیں، کچھ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ subject to یہ ہونا چاہئیے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کیوں کہ اس میں سارا procedure دیا ہوا ہے اس لئے عرض کیا ہے میں نے اور آخر میں یہ ہے کہ بھنڈر صاحب کی وہی ترمیم تھی جو میں نے دی تھی۔

جناب چیئرمین۔ بھنڈر صاحب کی ترمیم تو آنے گی بعد میں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔وہ کوئی مسئلہ نہیں ہے سر میری اتنی ہی بات تھی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ترمیم تو بڑی اچھی ہے لیکن اب کیا کریں۔ مجبوری ہو گئی ہے۔

So, I will put the clause to the vote of the House. The question is that clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill.

Clause 3 میں بھی amendment ہے بھنڈر صاحب کی۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I beg to move

That in clause 3 for the porposed new sub-section 2(a) the following be substituted namely:

2(a). Any person aggrieved by an order of acquittal or an accused person by a Magistrate may within 30 days file an appeal in the Court of Session and if the order of acquital is passed by the Court of Session, on the original side to the High Court If, however, the order of the acquittal has passed in appeal by the Court of the Session then only the revision shall lie and not the second appeal

ویسے جناب اصولی طور پر میں نے ان سے بات کر لی ہے اصولی طور پر تو میرا خیال ہے وہ مجھ سے متفق ہیں۔ لیکن اسے ووٹ کے لئے put کر دیجئیے۔

Syed Iqbal Haider: Opposed.

Mr. Chairman: Opposed. So, I will put this amendment to the vote of the House. It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that in clause 3 for the proposed new sub-section 2(a) the following be substituted namely:-

2(a). Any person aggrieved by an order of acquittal of an accused person by a Magistrate may within 30 days file an appeal in the Court of Session and if the order of acquittal is passed by the Court of Session, on the original side of to the High Court. If, however, the order of acquittal is passed in appeal by the Court of Session then only the revisiion shall lie and not the second appeal.

(The motion was negatived)

Mr. Chairman: The amendment is rejected. So the question is that clause 3 do form part of the Bill?

(The motin was adopted)

Mr. Chairman: Clause 3 forms part of the Bill.

The question is :

That clause 1 short title and commencement and the preamble do form part of the Bill?

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1, Short Title . Commencement and the Preamble for m part of the Bill. نمبر پڑھیں۔ Next Iqbal Haider Item No.13.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman, I move

That the Bill further to amend the Civil Defence Act, 1952 [The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994] be passed.

Mr. Chairman : It has been moved by Syed Iqbal Haider, the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs:

That the Bill further to amend the Civil Defence Act, 1952 [The Civil Defence (Amendment) Bill, 1994], be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب میں پوچھنا چاہوں گا کہ جو privilege motions آپ نے refer کئے ہیں۔ اس میں میرا privilege motion اور بھنڈر صاحب کا privilege motion ہے کیا وہ دونوں شامل ہیں؟

جناب چیئرمین ۔ جی سب شامل ہیں۔ جو آج وصول ہوئے تھے اس مسئلے پر جس پر بحث ہوتی رہی ہے۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب چیئرمین! کیا مجھے کل بولنے کا موقع ملے گا۔

جناب چیئرمین ۔ وہ جب سندھ کی صورتحال پر discussion ہو گی تو پھر ضرور ہر ایک کو موقع ملے گا۔

So, the House is adjourned to meet again tomorrow at 9.30 a.m.

[The House then adjourned to meet again at 9.30 a.m on Thursday, September 29, 1994].

PCPPI—4642(97) Senate—26-11-97—180.